e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 291 Friday , July 25 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۲۹۱) لکھنؤ، بروز جمعہ ۲۵-جولائی ۲۰۲۵ء مطابق ۲۹ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

پرائمری اسکولوں کا انضمام: سیتاپور میں جوں کا توں حالات بنائے رکھنے کا حکم

لکھنؤ: 24 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے پرائمری اسکولوں کے انضمام کے معاملے میں الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے انضمام کے عمل میں سامنے آنے والی مبینہ بے ضابطگیوں کے پیش نظر جمعرات کو سیتاپور کے اسکولوں کے انضمام پر جوں کے جوں حالات کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے۔ چیف جسٹس کی سربراہی میں ڈویژن بنچ نے یہ حکم خصوصی اپیلوں کی سماعت کے بعد دیا۔ چیف جسٹس ارون بھنسالی اور جسٹس جسپریت سنگھ کی ڈویژن بنچ کے سامنے جمعرات کو خصوصی اپیلوں پر ریاستی حکومت اور بنیادی تعلیم کے محکمے کے وکلاء نے بحث کی۔ اس سے قبل درخواست گزاروں کے وکلاء دلائل دے چکے ہیں۔ فریقین کے وکلاء نے اپنے دلائل کی تائید میں نظیریں بھی پیش کیں۔ عدالت نے کیس کی اگلی سماعت 21 اگست کو مقرر کی ہے۔ پہلی خصوصی اپیل 5 بچوں اور دوسری 17 بچوں نے اپنے والدین کے ذریعے دائر کی ہے۔

بکرو واقعہ کی جانچ کرنے والے سابق ڈی جی پی گپتا کا انتقال

لکھنؤ: 24 جولائی (یو این آئی) کانپور کے بکرو واقعہ کی جانچ میں اہم کردار ادا کرنے والے اتر پردیش کے سابق ڈی جی پی کے ایل گپتا کا بدھ کی دیر رات انتقال ہوگیا۔ وہ 1965 بیچ کے آئی پی ایس افسر تھے۔ اپنے میعاد کار کے دوران وہ اتر پردیش پولیس کے سربراہ رہنے کے علاوہ اتر پردیش جوڈو ایسوسی ایشن اور اتر پردیش ٹینس ایسوسی ایشن کے عہدیدار سمیت کئی اہم عہدوں پر اپنی خدمات دے چکے تھے۔ ان کے آخری رسومات کی ادائیگی جمعرات کو ہوگی۔ ریاست کے سابق ڈی جی پی رہے کے ایل گپتا نے کانپور کے بکرو واقعہ کی جانچ میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ سپریم کورٹ نے 24 جولائی 2024 کو اس معاملے کی جانچ کے لئے ریٹائرڈ جج بی ایس چوہان کی قیادت میں تین رکنی کمیشن تشکیل کو منظوری دی تھی۔ کمیشن میں جسٹس ششی کانت اگروال کے علاوہ کے ایل گپتا بھی بطور رکن شامل تھے۔

ہند-برطانیہ کے مابین آزادانہ تجارت کا معاہدہ

برطانیہ میں 99 فیصد ہندوستانی اشیا پر کوئی ڈیوٹی نہیں ☐ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں دوہرا معیار برداشت نہیں کیا جائے گا: ہندوستان-برطانیہ

لندن/نئی دہلی، 24 جولائی (یو این آئی) ہندوستان اور برطانیہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں دوہرے معیار کی کوئی جگہ نہیں ہے اور انتہا پسند نظریات کی حامل قوتوں کو جمہوری آزادیوں کا غلط استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی وزیر اعظم نریندر مودی، جو برطانیہ کے سرکاری دورے پر ہیں، جمعرات کو لندن میں اپنے ہم منصب کیئر اسٹارمر کے ساتھ دو طرفہ بات چیت کے بعد ایک پریس بیان میں کہا کہ جمہوری آزادیوں کا غلط استعمال کرکے جمہوریت کو نقصان پہنچانے والوں کا احتساب ہونا چاہیے۔ پہلگام دہشت گردانہ حملے کی سخت مذمت کرنے پر برطانیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا، "ہم اس بات پر متفق ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں دوہرے معیار کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ ہم اس بات سے بھی اتفاق کرتے ہیں کہ انتہا پسند نظریات کی حامل قوتوں کو جمہوری آزادیوں کا غلط استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ جمہوری آزادیوں کا غلط استعمال کرنے اور جمہوریت کو کمزور کرنے والوں کا احتساب ہونا چاہیے۔" انہوں نے دونوں ممالک کے درمیان آزادانہ تجارت کے معاہدے پر دستخط کو تاریخی قرار دیتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کی معیشتوں کو اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ انہوں نے کہا، "آج ہمارے تعلقات میں ایک تاریخی دن ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ کئی سالوں کی محنت کے بعد، آج دونوں ممالک کے درمیان ایک جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدہ طے پایا ہے۔ ہندوستانی ٹیکسٹائل، جوتے، زیورات، سمندری غذا کی مصنوعات اور انجینئرنگ مصنوعات کو برطانیہ کی مارکیٹ تک بہتر رسائی ملے گی۔ ہندوستان کی زرعی مصنوعات اور کھانے کی مصنوعات کی صنعت کے لیے برطانوی مارکیٹ میں نئے مواقع پیدا ہوں گے۔" وزیر اعظم نے کہا کہ یہ معاہدہ ملک کے نوجوانوں اور چھوٹے، مائیکرو اور میڈیم انٹرپرائزز کے لیے خاص طور پر فائدہ مند ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا، "یہ معاہدہ ہندوستان کے نوجوانوں، کسانوں، ماہی گیروں اور ایم ایس ایم ای سیکٹر کے لیے خاص طور پر فائدہ مند ثابت ہوگا۔ دوسری طرف، برطانیہ میں بنی مصنوعات جیسے طبی آلات اور ایرو اسپیس کے اجزاء ہندوستان کے لوگوں اور صنعت کو قابل رسائی اور سستی قیمتوں پر دستیاب ہوں گے۔" مسٹر مودی نے کہا کہ دونوں ملک جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو ایک نئی سمت دینے کے لیے ویژن 2035 پر بھی بات چیت کریں گے۔ انہوں نے کہا، "آج ہم اگلی دہائی میں اپنی جامع اسٹریٹجک شراکت داری کو نئی رفتار اور توانائی دینے کے لیے ویژن 2035 پر بھی بات کریں گے۔ یہ ٹیکنالوجی، دفاع، آب و ہوا، تعلیم اور عوام سے عوام کے رابطے کے شعبوں میں مضبوط، قابل اعتماد اور پرجوش شراکت داری کا روڈ میپ ہوگا۔" مختلف ممالک کے درمیان جاری تنازعات اور محاذ آرائی پر انہوں نے کہا کہ تمام ممالک کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کا احترام کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا، "ہم ہند-بحرالکاہل میں امن و استحکام، یوکرین میں جاری تنازعہ اور مغربی ایشیا کی صورتحال پر خیالات کا تبادلہ کرتے رہے ہیں۔ تمام ممالک کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کا احترام ضروری ہے۔ آج کے دور کا تقاضا ترقی ہے، توسیع پسندی نہیں۔" وزیر اعظم نے گزشتہ ماہ احمد آباد میں ہوائی حادثے میں ہلاک ہونے والے برطانوی شہریوں کے اہل خانہ سے تعزیت بھی کی۔ کرکٹ کو دونوں ملکوں کے درمیان شراکت داری کی ایک بہترین مثال قرار دیتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ ہندوستان اور برطانیہ اعلیٰ اسکورنگ شراکت داری قائم کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ انہوں نے کہا "ہم دونوں کے لیے کرکٹ صرف ایک کھیل نہیں ہے، بلکہ ایک جذبہ ہے۔ اور یہ ہماری شراکت داری کی ایک بہترین مثال بھی ہے۔ بعض اوقات سوئنگ اور مس ہوسکتے ہیں، لیکن ہم ہمیشہ سیدھے بلے سے کھیلتے ہیں! ہم ایک مضبوط اور زیادہ اسکور کرنے والی شراکت قائم کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔"

ہندوستان-برطانیہ جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدے کی جھلکیاں

نئی دہلی، 24 جولائی (یو این آئی) ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان جمعرات کو ہونے والے جامع اقتصادی اور تجارتی معاہدے (انڈیا-یو کے سیٹا) کی کچھ جھلکیاں حسب ذیل ہیں:

- آزاد تجارتی معاہدے کے لیے مذاکرات جنوری 2022 میں شروع ہوئے اور 06 مئی 2025 کو مکمل ہوئے۔
- معاہدے پر 24 جولائی 2025 کو وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل اور برطانیہ کے وزیر تجارت جوناتھن رینالڈس نے وزیر اعظم نریندر مودی اور میزبان وزیر اعظم سر کیر اسٹارمر کی موجودگی میں دستخط کیے تھے۔
- وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر اور برطانیہ کی وزیر خزانہ ریچل ریوز بھی موجود تھیں۔
- معاہدہ سالانہ دو طرفہ تجارت کو 34 بلین ڈالر تک بڑھا سکتا ہے اور موجودہ تجارت کو 2030 تک سالانہ 56 بلین ڈالر سے دوگنا کرسکتا ہے۔
- انڈیا-یو کے سیٹا میں پراویڈنٹ فنڈ کنٹریبیوشن (ڈی سی سی) میں دوہری کٹوتی سے بچنے کا معاہدہ-ایک بڑی کامیابی ہے۔ یہ ہندوستانی کارکنوں اور ان کے آجروں کو برطانیہ میں تین سال کے لیے سماجی تحفظ کے تعاون سے چھوٹ دیتی ہے۔
- ایم ایس ایم ای سیکٹر کے لیے بہت بڑا موقع؛ تروپور، بنارس، بھاگلپور، کانچی پورم، جے پور، چمڑے کی صنعتوں جیسے کانپور، آگرہ اور کولہاپور میں ملبوسات اور ٹیکسٹائل کی صنعتوں کے لیے نئے مواقع۔
- برطانیہ کو چمڑے اور جوتے کی برآمدات 900 کروڑ ڈالر تک جاسکتی ہیں۔
- ہندوستان کے حساس شعبے جیسے ڈیری، سیب اور خوردنی تیل محفوظ۔
- کسٹم کا آسان عمل، سنگل ونڈو کلیئرنس۔
- اشیا، خدمات اور سرکاری خریداری میں ہندوستانی فرموں کے ساتھ مساوی سلوک۔
- ہندوستان کے چھوٹے یونٹ برطانیہ کی حکومت کو بھی سامان فروخت کرسکیں گے۔

سپریم کورٹ نے ممبئی ٹرین دھماکہ کیس میں 12 ملزمان کو بری کرنے کے فیصلے پر روک لگادی

نئی دہلی، 24 جولائی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے 2006 کے ممبئی ٹرین دھماکہ کیس میں تمام 12 افراد کو بری کرنے کے بمبئی ہائی کورٹ کے 21 جولائی کے فیصلے پر جمعرات کو روک لگاتے ہوئے کہا کہ فی الحال انہیں گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس این کوٹیشور سنگھ کی بنچ نے اس سلسلے میں یہ حکم دیا۔ بنچ نے سالیسٹر جنرل تشار مہتا کی اس عرضی کو قبول کرلیا، جس میں کہا گیا تھا کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کو دیگر زیر التوا مہاراشٹرا کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ (ایم سی او سی اے) مقدمات میں مثال نہیں سمجھا جائے گا۔ عدالت عظمیٰ نے مہاراشٹر حکومت کی طرف سے ہائی کورٹ کے فیصلے کی صداقت کو چیلنج کرنے والی خصوصی اجازت کی درخواست پر تمام متعلقہ ملزمان کو نوٹس جاری کیا۔ بنچ نے اس دلیل پر غور کیا اور واضح کیا کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کو نظیر کے طور پر نہیں سمجھا جائے گا۔ ہائی کورٹ نے پیر 21 جولائی 2025 کو فیصلہ سنایا تھا۔ اس نے خصوصی مکوکا عدالت کے 2015 کے فیصلے کو پلٹ دیا، جس میں پانچ ملزمان کو سزائے موت اور سات کو عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ مکوکا عدالت نے کمال انصاری (اب متوفی)، محمد فیصل شیخ، احتشام صدیقی، نوید حسین خان اور آصف خان کو سزائے موت سنائی تھی۔ عدالت نے تنویر احمد ابراہیم انصاری، محمد ماجد شفیع، شیخ محمد، محمد ساجد مرغوب انصاری، مزمل عطا الرحمان شیخ، سہیل محمود شیخ اور ضمیر احمد شیخ کو عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ 11 جولائی 2006 کو ممبئی کی لوکل ٹرینوں میں سات بم دھماکے ہوئے تھے۔ اس واقعے میں 189 افراد ہلاک اور 820 زخمی ہوئے تھے۔

کوآپریٹو پالیسی معیشت کو مضبوط کرے گی: شاہ

نئی دہلی، 24 جولائی (یو این آئی) امور داخلہ اور امداد باہمی کے مرکزی وزیر امت شاہ نے قومی کوآپریٹو پالیسی 2025 کے افتتاح کے بعد کہا کہ آج کا دن ایک تاریخی دن ہے اور امداد باہمی کے راستے پر چل کر ملک کی معیشت مضبوط ہوگی۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ امداد باہمی وزارت نے گزشتہ چار برسوں میں کئی کامیابیاں حاصل کی ہیں لیکن اس کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ آج ملک کی سب سے چھوٹی کوآپریٹو یونٹ کا ممبر فخر کے ساتھ کھڑا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کوآپریٹو پالیسی 2025 کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ سال 2002 میں حکومت ہند نے کوآپریٹو پالیسی بنائی تھی، اس وقت بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت تھی اور آج دوسری کوآپریٹو پالیسی بی جے پی کی حکومت لائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صرف وہی لوگ جو حکومت کے وژن کو سمجھتے ہیں، جو ہندوستان، اس کی ترقی اور ہندوستان کی ترقی کے لیے ضروری تمام عوامل کو سمجھتے ہیں، وہ کوآپریٹو سیکٹر کو اہمیت دے سکتے ہیں۔ اگر ملک اور معیشت کی بنیادی اکائی خوشحال اور صاحب روزگار ہے تو وہ معاشی ماڈل کبھی ناکام نہیں ہوسکتا۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ کوآپریٹو پالیسی بناتے وقت اس بات کو ذہن میں رکھا گیا تھا کہ پالیسی کا فوکس فرد، گاؤں، زراعت، گاؤں کی خواتین، دلت، قبائلی پر ہو۔ اس کا وژن کوآپریٹیو کی خوشحالی کے ذریعے 2047 تک ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کرنا ہے۔ اس کا مشن پیشہ ورانہ، شفاف، تکنیکی، ذمہ دار اور مالی طور پر خودمختار اور کامیاب چھوٹے کوآپریٹو یونٹس تیار کرنا ہے۔ ہم ہر گاؤں میں کم از کم ایک کوآپریٹو ادارے کے ہدف کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔

راہل نے الیکشن کمیشن پر کرناٹک میں ووٹر لسٹ میں گڑبڑی کا لگایا الزام

الیکشن کمیشن نے راہل گاندھی کے الزامات کی تردید کی

نئی دہلی، 24 جولائی (یو این آئی) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر راہل گاندھی نے جمعرات کو ایک بار پھر الیکشن کمیشن پر الزام لگایا کہ وہ اپنی آئینی ذمہ داریوں کو نبھانے میں ناکام رہی ہے اور اس نے کرناٹک میں انتخابی گڑبڑی ہونے دی۔ مسٹر گاندھی نے آج پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا "یہ ایک سنگین معاملہ ہے۔ الیکشن کمیشن اس طرح کام نہیں کر رہا ہے جیسا کہ اسے کرنا چاہیے تھا۔ آج اس نے ایک بیان دیا جو مکمل طور پر بکواس ہے۔" مسٹر گاندھی نے الزام لگایا کہ "سچ یہ ہے کہ الیکشن کمیشن اپنا کام صحیح طریقے سے نہیں کررہا ہے۔ اب ہمارے پاس کرناٹک کی ایک سیٹ پر الیکشن کمیشن کی جانب سے گڑبڑی کرنے کی اجازت دینے کے 90 فیصد نہیں بلکہ 100 فیصد ٹھوس ثبوت ہیں۔" کرناٹک کی ایک سیٹ پر ووٹروں کے اندراج اور ووٹروں کے ناموں کو حذف کرنے میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں کا الزام لگاتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا "ووٹروں کے ناموں کو حذف کرنا، ووٹروں کے ناموں کا اضافہ، 18 سال سے زیادہ عمر کے نئے ووٹروں کو ہم نے پکڑا ہے۔" مسٹر گاندھی نے کہا "ہم الیکشن کمیشن کو پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ اس سے بچ جائیں گے تو آپ غلط سوچ رہے ہیں۔"

الیکشن کمیشن نے گزشتہ لوک سبھا انتخابات کے دوران کرناٹک میں دھاندلی کے کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے الزامات کو بے بنیاد اور دھمکی آمیز قرار دیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے آج ایک بیان میں کہا کہ کچھ حقائق تمام ہندوستانیوں کو معلوم ہونے چاہئیں۔ اس کے مطابق کانگریس پارٹی کی طرف سے کرناٹک کی ووٹر لسٹ کے تعلق سے عوامی نمائندگی ایکٹ 1950 کی دفعہ 24 کے تحت ضلع مجسٹریٹ یا چیف الیکٹورل آفیسر کے سامنے ایک بھی اپیل دائر نہیں کی گئی، جو کہ جائز قانونی اقدام تھا۔ الیکشن کمیشن نے کہا کہ لوک سبھا انتخابات 2024 کے طریقہ کار کے سلسلے میں داخل کردہ 10 انتخابی عرضیوں میں سے کسی بھی شکست خوردہ کانگریسی امیدوار کی جانب سے ایک بھی عرضی دائر نہیں کی گئی، جبکہ یہ عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 80 کے تحت حاصل قانونی حق ہے۔ کمیشن نے کہا کہ وہ سوچنے پر مجبور ہے کہ اب چیف الیکشن کمشنر پر ایسے بے بنیاد اور دھمکی آمیز الزامات کیوں لگائے جا رہے ہیں؟ مسٹر گاندھی نے آج الزام لگایا تھا کہ الیکشن کمیشن اپنی آئینی ذمہ داریوں میں ناکام رہا ہے اور کرناٹک انتخابات میں گڑبڑی ہونے دی۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ الیکشن کمیشن اس طرح کام نہیں کر رہا جیسے اسے کرنا چاہیے تھا۔ مسٹر گاندھی نے الزام لگایا کہ "سچ تو یہ ہے کہ الیکشن کمیشن اپنا کام صحیح طریقے انجام نہیں دے رہا ہے۔ اب ہمارے پاس الیکشن کمیشن کے ذریعے کرناٹک کی ایک سیٹ پر بدانتظامی کی اجازت دینے سے 90 فی صد نہیں بلکہ 100 فی صد ٹھوس ثبوت ہیں۔"

سینئر صحافی ارشاد صدیقی سپردِ خاک، صحافتی دنیا غمزدہ

سدھارتھ نگر/لکھنؤ۔ سینئر صحافی اور ۔اودھ نامہ کے سدھارتھ نگر بیورو چیف ارشاد صدیقی ایک ہولناک سڑک حادثے میں جاں بحق ہو گئے تھے۔ یہ افسوسناک واقعہ پوروانچل ایکسپریس وے پر سلطان پور ٹول پلازہ کے قریب اس وقت پیش آیا جب ان کی گاڑی بے قابو ہو کر حادثے کا شکار ہو گئی۔ حادثے کے وقت ارشاد صدیقی گاڑی میں اکیلے سفر کر رہے تھے۔

> صحافت کا یہ نقصان بھلایا نہیں جا سکے گا۔ ارشاد صدیقی کی یادیں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ وہ صرف ہمارے ساتھی نہیں بلکہ اودھ نامہ فیملی کا ایک لازمی جزو تھے۔ ان کی وفاداری، محنت اور شرافت ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ ان کا جانا ہمارے لیے ذاتی اور پیشہ ورانہ دونوں حیثیتوں میں ایک بڑا صدمہ ہے۔
> تقدیس فاطمہ رضوی، سی ای او اودھ

ارشاد صدیقی کے ناگہانی انتقال نے پورے صحافتی حلقے کو سوگوار کر دیا ہے۔ ارشاد صدیقی ایک ایسا نام تھا جسے نہ صرف پوروانچل بلکہ لکھنؤ کی صحافت میں بھی گہری شناخت حاصل تھی۔ وہ کئی دہائیوں سے صحافت سے وابستہ تھے اور "اودھ نامہ" کے علاوہ کئی معتبر اخبارات سے بھی ان کا تعلق رہا۔ ایمانداری، غیر جانب داری اور سماجی مسائل سے جڑی صحافت ان کی پہچان تھی۔

ان کی تدفین سدھارتھ نگر کے بی ایس اے گراؤنڈ کے قریب واقع قبرستان میں کی گئی۔ اس سے قبل ان کے جسدِ خاکی کو ان کے گھر پر دیدارِ عام کے لیے رکھا گیا، جہاں ان کی اہلیہ، بیٹا، بیٹی اور دیگر اہلِ خانہ موجود تھے۔

آخری رسومات میں قائدِ حزبِ اختلاف ماتا پرساد پانڈے، چیئرمین جاوید، اعجاز صدیقی، اجیت موریا، نہال چودھری، پنکج شریواستو، علی احمد، رام آنند پانڈے، شیام بہاری گپتا، کیلاش ناتھ دویدی، انکت شریواستو، چھنے خاں، جمیل صدیقی، منیندر مشرا، ظہیر صدیقی، سندیپ مدھیشیا، صدر نگر پالیکا چیئرمین گووند مادھو، چیئرمین نمائندہ ڈومریاگنج عتیق الرحمن، سرفراز بھرمر، سلمان عامر، سنتوش شریواستو، نورالحق خاں، اروند اوجھا، وملیش کمار، آکاش، ایڈووکیٹ مہتاب حیدر رضوی، پرویز احمد، عبداللہ، انیس خاں، عمر صدیقی، بال مکند ترپاٹھی، ارچش مان مشرا، رام سیوک لودھی، روی گپتا، سدھیر شریواستو، ابھیے ترپاٹھی، اجے پاٹھک، سورج، نفیس حیدر ایڈووکیٹ، اجے شریواستو، راجیو اگرہری سمیت کئی معزز افراد، صحافتی تنظیموں کے نمائندگان، سیاسی جماعتوں کے رہنما اور میڈیا سے جڑی شخصیات نے شرکت کی اور انہیں کندھا دے کر رخصت کیا۔ نمازِ جنازہ میں ہزاروں افراد شریک ہوئے۔ ان کے انتقال پر

> ارشاد صدیقی کی وفات نے ہمیں اندر تک جھنجھوڑ دیا ہے۔ اس نقصان کی تلافی ممکن نہیں۔ ان کا اودھ نامہ کے لیے جو کردار تھا وہ ایک ذمہ دار فرد خانہ کی مانند تھا۔ انہوں نے ہمیشہ ادارے کو اپنا خاندان سمجھا اور اسی احساس کے ساتھ کام کیا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ان کی روح کو سکون نصیب ہو۔
> عالم رضوی، مقامی مدیر، اودھ نامہ

سدھارتھ نگر اور لکھنؤ کے صحافیوں، سیاست دانوں، سماجی کارکنوں اور عوام الناس نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور انہیں پرخلوص خراجِ عقیدت پیش کیا۔

اس موقع پر ہر زبان پر یہی الفاظ تھے: "ایسا نیک اور سچا انسان اگر رخصت ہو جائے تو یہ سماج اور صحافت دونوں کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہوتا ہے۔"

بھاگوت سمیت سنگھ کی اعلیٰ قیادت کی 'مسلم دانشوروں اور مذہبی رہنماؤں' سے ہریانہ بھون میں ملاقات

نئی دہلی۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت جمعرات کو دہلی کے ہریانہ بھون میں 'مسلم مذہبی رہنماؤں' کے ساتھ میٹنگ کر رہے ہیں۔ اس میں آر ایس ایس کی اعلیٰ قیادت 70 سے زائد مسلم مذہبی دھرم گرو، دانشوروں، مولاناؤں اور علماء سے ملاقات کی ہے ابھی اس کی تفصیلات نہیں آئی ہیں۔ آل انڈیا امام آرگنائزیشن کے سربراہ عمر احمد اور آر ایس ایس کے جنرل سکریٹری دتاتریہ ہوسابلے، شریک جنرل سکریٹری کرشنا گوپال، رام لال، اندریش کمار اور آر ایس ایس کے دیگر عہدیداروں نے اس میٹنگ میں شرکت کی۔ درحقیقت، آر ایس ایس اپنی الحاق شدہ تنظیم مسلم راشٹریہ منچ (ایم آر ایم) کے ذریعے مسلم علما، مذہبی رہنماؤں اور کمیونٹی کے سرکردہ لوگوں سے بات چیت کرتی ہے۔ 2023 میں، MRM نے کہا تھا کہ وہ ایک قوم، ایک پرچم، ایک قومی ترانے کے لیے پورے ملک میں مہم چلائے گی۔ اس سے قبل ستمبر 2022 میں موہن بھاگوت نے کئی مسلم مذہبی رہنماؤں سے ملاقات کی تھی۔ میٹنگ میں گیانواپی تنازعہ، حجاب تنازعہ اور آبادی کنٹرول جیسے مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

'ادے پور فائلز' مسلمانوں کو دہشت گرد کے طور پر پیش کرتی ہے

مولانا ارشد مدنی نے سپریم کورٹ میں داخل کیا حلف نامہ

نئی دہلی: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے فلم 'ادے پور فائلز' کے خلاف سپریم کورٹ میں ایک تفصیلی حلف نامہ داخل کیا ہے، جس میں انہوں نے الزام لگایا ہے کہ فلم ہندوستانی مسلمانوں کو دہشت گردوں کے ہمدرد اور ملک دشمن قوتوں کے آلہ کار کے طور پر پیش کرتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ فلم نہ صرف مسلمانوں کی شبیہ کو خراب کرتی ہے بلکہ ملک میں فرقہ وارانہ نفرت کو بڑھاوا دینے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ مولانا مدنی کے مطابق فلم میں جان بوجھ کر ایسا بیانیہ تخلیق کیا گیا ہے جو ہندوستانی مسلمانوں کو پاکستان کے دہشت گردوں کے ساتھ ہمدردی رکھنے والا دکھاتا ہے، جو سراسر غلط، گمراہ کن اور سماجی ہم آہنگی کے لیے خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس فلم کے مندرجات میں تعصب اور نفرت چھپی ہوئی ہے، جو ایک مخصوص مذہب کے ماننے والوں کو نشانہ بناتی ہے۔ مولانا مدنی نے اپنے حلف نامے میں وزارتِ اطلاعات ونشریات کی اسکریننگ کمیٹی کی رپورٹ کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا، جس نے فلم میں صرف چھ معمولی ترامیم کی سفارش کی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ تبدیلیاں بالکل ناکافی ہیں اور کمیٹی نے ان کی جانب سے اٹھائے گئے سنجیدہ اعتراضات کو نظر انداز کیا۔ مزید برآں، مدنی نے اس بات پر اعتراض کیا کہ اسی سینسر بورڈ کے ارکان کو اسکریننگ کمیٹی میں شامل کیا گیا جس کے سرٹیفکیٹ کو جمعیۃ نے عدالت میں چیلنج کیا ہے، جو کہ مفادات کے ٹکراؤ کی مثال ہے۔ انہوں نے سپریم کورٹ سے مطالبہ کیا کہ فلم کی ایک نجی اسکریننگ کرائی جائے تاکہ معزز جج صاحبان خود اس کے مواد اور مقصد کا اندازہ لگا سکیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس فلم کی ریلیز ملک کے پرامن ماحول کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل 10 جولائی کو دہلی ہائی کورٹ نے اس فلم پر عبوری پابندی عائد کی تھی، جسے فلم سازوں نے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا۔ 16 جولائی کو عدالت عظمیٰ نے پابندی ہٹانے سے انکار کرتے ہوئے کہا تھا کہ مذہبی منافرت کے خدشے کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور مرکز کی اسکریننگ کمیٹی کو اعتراضات پر فوری غور کرنا چاہیے۔

'ادے پور فائلوں' پر عبوری روک جاری رکھنے سپریم کورٹ کرے گی فیصلہ آج

نئی دہلی، 24 جولائی (یو این آئی) راجستھان کے ادے پور میں درزی کنہیا لال تیلی کے قتل پر مبنی ہندی فلم 'ادے پور فائلز' پر عبوری روک جاری رہنے چاہیے یا نہیں، سپریم کورٹ اس معاملے پر مختصر سماعت کے بعد جمعہ کو حکم جاری کرے گی جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوائے مالیہ باگچی کی بنچ نے جمعرات کو متعلقہ فریقوں کے دلائل کو تفصیل سے سننے کے بعد کہا کہ اس معاملے پر کل فیصلہ کیا جائے گا فلم کی ریلیز شروع کرنے میں تاخیر کے خلاف فلم کے پروڈیوسرز کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل گورو بھاٹیہ کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراض پر، بنچ نے کہا'' آپ نے صحیح انتظار کیا، کیونکہ قانون یہی چاہتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کیا عبوری روک جاری رہنا چاہیے؟'' بنچ کی سربراہی کر رہے جسٹس کانت نے کہا کہ ہم کل 10-15 منٹ مزید لیں گے اور معاملے کو نمٹائیں گے۔

غزہ: اسپتال زخمیوں کیلئے ٹراما سینٹر بن گئے: عالمی ادارہ صحت

خوراک کی تلاش میں فلسطینیوں کے قتل پر اسرائیلی مذمت کا سلسلہ جاری

جنیوا، 24 جولائی (یو این آئی) عالمی ادارہ صحت نے کہا ہے کہ غزہ کے اسپتال ٹراما سینٹر بن گئے ہیں جو امداد کے متلاشی افراد پر حملوں کے نتیجے میں زخمیوں سے بھر رہے ہیں۔

ڈبلیو ایچ او نے اپنے بیان میں کہا کہ کھانے کی تلاش میں ایک ہزار سے زائد افراد شہید ہو چکے ہیں ہمارے اپنے عملے کو بھی کھانے اور پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ بیان کے مطابق غزہ میں ہر شخص خوراک کی تلاش میں ہے اور زندگی مفلوج ہو چکی ہے فوری خوراک کی فراہمی ہی بحران کو روک سکتی ہے۔ غزہ میں 20 فیصد سے زائد حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین غذائی قلت کا شکار ہیں جب کہ غزہ میں شدید غذائی قلت کی شرح 10 فیصد سے تجاوز کرگئی ہے۔ ڈبلیو ایچ او کا کہنا ہے کہ غزہ میں اجتماعی بھوک ایک انسانی ساختہ سانحہ ہے غزہ میں 80 دن سے زائد مسلسل ناکہ بندی نے قحط پیدا کر دیا ہے۔ غزہ میں بھوک سے بلکتے بچوں اور قحط کی خوفناک صورتحال پر امریکی یہودی بھی بول پڑے۔ امریکی یہودی کمیٹی نے ردعمل میں کہا ہے کہ بھوک کو بطور ہتھیار استعمال کرنا ناقابل قبول ہے ہر ضرورت مند کو بروقت اور محفوظ امداد ملنی چاہیے۔ یہودی کمیٹی نے بیان میں کہا کہ انسانی امداد پر سیاست یا سزا دینا اخلاقی طور پر ناقابل قبول ہے۔ نسل کشی کی پالیسی پر گامزن اسرائیل کی جانب سے امداد روکنے سے غزہ میں بھوک سے شہید ہونے والوں کی تعداد 111 ہوگئی۔ گزشتہ 24 گھنٹے میں فاقہ کشی و غذائی قلت سے 10 فلسطینی شہید ہوئے۔ غزہ میں اسرائیلی محاصرے کے باعث اجتماعی قحط پر 100 سے زائد این جی اوز نے انتباہ جاری کرتے ہوئے عالمی برداری سے مدد کی اپیل کی ہے۔ انسانی حقوق تنظیموں کا کہنا ہے کہ فوری اور مستقل جنگ بندی کی جائے اور امداد پر پابندیاں ہٹائی جائیں۔ مرسی کور، ایم ایس ایف، نارویجن رفیوجی کونسل سمیت 109 تنظیموں نے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ امدادی کارکن خود قطاروں میں کھڑے ہو کر خوراک لینے پر مجبور ہو گئے، اسرائیل کی مکمل ناکہ بندی نے غزہ میں قحط، افراتفری اور موت کو جنم دیا ہے۔

متحدہ عرب امارات (یو اے ای) نے اقوام متحدہ میں غزہ پر اسرائیلی محاصرے اور شہریوں پر مظالم کی شدید مذمت کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ غزہ کا محاصرہ فوری ختم کیا جائے اور سیاسی عمل بحال کیا جائے۔ اماراتی وفد نے کہا کہ غزہ میں انسانی بحران سنگین ہے اور فوری طور پر بلا رکاوٹ امداد کی فراہمی کی ضرورت ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق اقوام متحدہ میں متحدہ عرب امارات نے مطالبہ کیا ہے کہ غزہ میں انسانی بحران سنگین ہو چکا ہے جہاں فوری طور پر امداد کی بلا رکاوٹ فراہمی کی ضرورت ہے۔ متحدہ عرب امارات نے غزہ پر اسرائیلی محاصرے اور شہریوں پر مظالم کی شدید مذمت بھی کی ہے۔ متحدہ عرب امارات نے دو ریاستی حل پر زور دیا ہے اور فلسطینی مسئلے کا سیاسی حل ناگزیر قرار دیا ہے۔ کینیڈین وزارت خارجہ نے غزہ میں اقوام متحدہ کی زیر قیادت امداد کی فوری بحالی کا مطالبہ کردیا۔ اسرائیلی فورس کی جانب سے غزہ میں خوراک کی تلاش میں فلسطینیوں پر حملے کر کے انہیں شہید کیے جانے کا سلسلہ جاری ہے جب کہ بچے خوراک کی شدید کمی کی وجہ سے بھوک کے مر رہے ہیں۔ فلسطینیوں پر ڈھائے جانے والے بدترین مظالم پر کینیڈین وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ خوراک کی تلاش میں فلسطینیوں کا قتل ناقابل قبول ہے۔ کینیڈین وزارت خارجہ نے غزہ میں اقوام متحدہ کی زیر قیادت امداد کی فوری بحالی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ڈبلیو ایچ او کے عملے، تنصیبات اور امدادی قافلوں پر اسرائیلی حملے قبول نہیں۔ دوسری جانب بدھ کو اسرائیلی فوج کی بربریت پر تل ابیب میں نیتن یاہو حکومت کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ رپورٹس کے مطابق آٹے کے تھیلے اور فاقہ کش فلسطینی بچوں کی تصاویر اُٹھائے اسرائیلی مظاہرین نے غزہ میں امداد کی فوری فراہمی اور جنگ بندی کا مطالبہ کیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز غزہ میں غذائی قلت سے مزید 4 بچوں سمیت 15 فلسطینی انتقال کر گئے جس کے بعد بھوک اور غذائی قلت سے انتقال کر جانے والوں کی تعداد اب 101 ہوگئی ہے۔ اقوام متحدہ کی فلسطینی پناہ گزینوں کی ایجنسی اونروا نے انکشاف کیا ہے کہ غزہ میں 10 لاکھ سے زائد بچے شدید بھوک کا شکار ہیں۔

برازیل کا اسرائیل کے خلاف عالمی مقدمے میں جنوبی افریقہ کا ساتھ دینے کا اعلان

برازیلیا، 24 جولائی (یو این آئی) عالمی عدالت انصاف میں غزہ میں اسرائیل کی جانب سے روا رکھی گئی نسل کشی کے مقدمے میں برازیل نے جنوبی افریقہ کا ساتھ دینے کا اعلان کردیا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق برازیل کے صدر لوئیز اناسیو لولا ڈا سلوا طویل عرصے سے غزہ میں اسرائیل کے اقدامات کے سخت ناقد رہے ہیں۔ ان کا موقف فلسطینی عوام کے حق میں اور اسرائیلی پالیسیوں کے خلاف رہا ہے۔ برازیل نے عالمی عدالت انصاف میں اسرائیل کے خلاف غزہ میں کی جانے والی نسل کشی کے مقدمے میں فریق بنتے ہوئے جنوبی افریقہ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا ہے۔ برازیل کی وزارت خارجہ کی جانب سے بتایا گیا کہ آئی سی جے میں اسرائیلی اقدامات کے خلاف باضابطہ حصہ بننے کی درخواست آخری مراحل میں ہے۔ بتاتے چلیں کہ جنوبی افریقہ کی جانب سے اسرائیل کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں 2023ء سے مقدمہ دائر کیا گیا تھا جس میں اسرائیل پر 1948ء عالمی کنونشن برائے نسل کشی کی خلاف ورزی کرنے کا الزام ہے۔ جنوبی افریقہ کی جانب سے دائر کیے گئے مقدمے میں بتایا گیا کہ اسرائیل نے فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس کا بہانہ بنا کر شہریوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے اسکولوں، اسپتالوں اور عوامی پناہ گاہوں کو نشانہ بنایا۔ اسرائیل کے خلاف اس مقدمے میں ترکیہ، اسپین اور کولمبیا سمیت دیگر ممالک نے بھی شامل ہونے کی کوشش کی ہے۔

روس: مسافر طیارہ پہاڑی علاقے میں گر کر تباہ

49 افراد کی ہلاکت کا خدشہ

ماسکو، 24 جولائی (یو این آئی) روس کا ایک مسافر طیارہ ایک دور دراز پہاڑی علاقے میں گر کر تباہ ہو گیا ہے، اور اس میں سوار 5 بچوں سمیت تمام 49 افراد کے ہلاک ہونے کا خدشہ ہے۔ برطانوی اخبار 'دی سن' کی رپورٹ کے مطابق 50 سال پرانا اے این 24 طیارہ کم بادلوں اور موسلادھار بارش میں ٹنڈا ایئرپورٹ پر لینڈنگ کی دوسری کوشش کے دوران لاپتہ ہو گیا تھا، یہ حادثہ روس کے دور افتادہ علاقے، امور ریجن میں پیش آیا۔ یہ طیارہ خاباروفسک بلاگووشچینسک ٹنڈا روٹ پر پرواز کر رہا تھا جب یہ غائب ہو گیا۔ ہنگامی امدادی حکام نے بدترین خدشات کی تصدیق اس وقت کی جب طیارے کے جلے ہوئے ملبے کو ایئرپورٹ سے 9 میل دور دریافت کیا گیا۔ وزارت ایمرجنسی کی جانب سے بتایا گیا کہ طیارے کا ڈھانچہ جل رہا تھا، جب Mi-8 ریسکیو ہیلی کاپٹر نے گھنے جنگلات اور پہاڑی علاقے میں کریش سائٹ کا پتہ لگایا۔ تاحال کسی زندہ بچ جانے والے کے آثار نہیں ملے ہیں، روسی حکام نے ہیلی کاپٹرز کی مدد سے حادثے کے مقام کا جائزہ لینا شروع کر دیا ہے۔ وزارتِ ہنگامی حالات نے بھی تلاش کی تصدیق کی اور کہا ہے کہ طیارہ، مقامی ہوائی اڈے ٹینڈا سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر، ریڈار سے غائب ہو گیا اور اس کے بعد سے طیارے کے عملے سے کوئی رابطہ نہیں ہو سکا۔ وزارت کے بیان میں کہا گیا ہے کہ "طیارہ، خاباروسک۔ بلاگووشچنسک۔ ٹینڈا روٹ پر پرواز کر رہا تھا اور ابتدائی معلومات کے مطابق طیارے میں تقریباً 40 افراد سوار تھے۔ واقعے کے بارے میں مزید معلومات کی تصدیق کی جا رہی ہے"۔

بنگلادیش: شیخ مجیب قتل کیس کا فیصلہ سنانے والے سابق چیف جسٹس کو گرفتار کرلیا گیا

، 24 جولائی (یو این آئی) بنگلادیش میں شیخ مجیب الرحمان قتل کیس سمیت اہم کیسز کا فیصلہ سنانے والے سابق چیف جسٹس اے بی ایم خیر الحق کو گرفتار کرلیا گیا۔ ڈھاکہ میٹرو پولیٹن پولیس کی ڈیٹیکٹو برانچ (ڈی بی) نے آج صبح بنگلادیش کے سابق چیف جسٹس اے بی ایم خیر الحق کو ڈھاکہ کے علاقے دھان منڈی میں واقع گھر سے گرفتار کیا ہے۔ ڈی بی کے جوائنٹ کمشنر محمد ناصر الاسلام نے تصدیق کی ہے کہ انہیں منٹو روڈ پر ڈی بی ہیڈ کوارٹر منتقل کر دیا گیا ہے، جہاں سابق چیف جسٹس سے تفتیش جاری ہے۔ ان کے خلاف متعدد مقدمات درج ہیں۔ بنگلادیشی میڈیا کے مطابق اے بی ایم خیر الحق 2010 میں ملک کے 19ویں چیف جسٹس کے طور پر تعینات ہوئے تھے اور اگلے ہی برس 67 سال کی لازمی ریٹائرمنٹ عمر کو پہنچنے پر سبکدوش ہوگئے تھے۔ اپنی عدالتی مدت کے دوران انہوں نے کئی اہم فیصلے سنائے، جن میں سب سے نمایاں نگران حکومت کے نظام کو ختم کرنے کا تاریخی فیصلہ تھا۔ انہوں نے بنگا بندھو (شیخ مجیب الرحمان) قتل کیس، آئین کی پانچویں ترمیم کے مقدمے، اور دارالحکومت کے آس پاس دریاؤں کے تحفظ سے متعلق کیس میں بھی فیصلے دیے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد 2013 میں انہیں لاء کمیشن کا چیئرمین مقرر کیا گیا اور بعد ازاں کئی مرتبہ اس عہدے پر دوبارہ تعیناتی ہوئی۔ تاہم گزشتہ سال 5 اگست کو عوامی لیگ حکومت کے خاتمے کے بعد انہوں نے 13 اگست کو اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔

براک اوباما نے 2016 کے صدارتی انتخابات میں مداخلت کی: تلسی گیبارڈ

واشنگٹن، 24 جولائی (یو این آئی) امریکہ کی قومی خفیہ ایجنسی کی ڈائریکٹر تلسی گیبارڈ نے کہا ہے کہ سابق صدر براک اوباما نے 2016 کے امریکی انتخابات میں مداخلت کی ہے۔ وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے گفتگو میں گیبارڈ نے کہا ہے کہ اوباما نے 2016 کے امریکی انتخابات میں مداخلت کر کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے لئے مفید انٹیلی جنس رپورٹوں میں ہیرا پھیری کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایسے ناقابل تردید شواہد موجود ہیں جن سے مفصل شکل میں ظاہر ہوتا ہے کہ صدر اوباما اور ان کی قومی سلامتی ٹیم نے اس کام کے غلط ہونے کو جان بوجھ کر ایک خفیہ کمیونٹی جائزہ تیار کرنے کی ہدایت کی تھی"۔ گیبارڈ نے کہا ہے کہ انہیں علم تھا کہ وہ، روس کے 2016 کے انتخابات میں مداخلت کر کے صدر ٹرمپ کو جتوانے سے متعلق ایک من گھڑت کہانی پھیلانے جا رہے ہیں اور انہوں نے امریکی عوام کے سامنے پیش کیا جیسے یہ حقیقت ہو۔ لیکن یہ سچ نہیں تھا"۔ گیبارڈ کے الزامات ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب ٹرمپ نے اوباما کو اپنے خلاف بغاوت کی کوشش کا قصوروار ٹھہرایا ہے۔ ٹرمپ نے منگل کے روز صحافیوں کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ "آپ کو جس سازش کے بارے میں بات کرنے کی ضرورت ہے وہ صدر اوباما کی گرفتاری ہے"۔ انہوں نے مزید کہا تھا کہ "اوباما 2016 سے 2020 تک اس ملک کے ساتھ کیا کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے انتخابات میں ہیرا پھیری کرنے کی کوشش کی اور وہ پکڑے گئے ہیں۔ اس کے بہت سنگین نتائج برآمد ہونے چاہئیں۔ تاہم اوباما کے دفتر نے بدھ کے روز ایک بیان میں ان الزامات کو عجیب و غریب، اشتعال انگیز اور توجہ ہٹانے کی کمزور کوشش قرار دیا ہے۔ بیان میں اس وقت کے چیئرمین اور موجودہ وزیر خارجہ مارکو روبیو کی سربراہی میں سینٹ کی انٹیلی جنس کمیٹی کی 2020 کی رپورٹ کا حوالہ دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ اب تک پیش کیا جانے والا کوئی بھی ثبوت اس وسیع پیمانے پر تسلیم شدہ نتیجے کی تردید نہیں کرتا کہ روس نے 2016 کے صدارتی انتخابات پر اثر انداز ہونے کے لیے کام کیا تھا لیکن وہ کسی بھی ووٹ کو تبدیل کرنے میں ناکام رہا تھا۔

طالبان حکومت تسلیم کرنے سے متعلق خبریں قیاس آرائی پر مبنی: پاکستان

اسلام آباد، 24 جولائی (یو این آئی) پاکستانی دفتر خارجہ کے ترجمان کا کہنا ہے کہ طالبان حکومت کو تسلیم کرنے سے متعلق خبریں قیاس آرائی پر مبنی ہیں، افغانستان میں موجود دہشت گردوں کی پناہ گاہیں مستقل تشویش کا باعث ہیں۔ ترجمان دفتر خارجہ شفقت علی خان نے ہفتہ وار پریس بریفنگ میں کہا کہ پاکستان اور افغان وزارت خارجہ کے درمیان دورے کی تاریخوں پر مشاورت جاری ہے، افغان وزیر خارجہ کے دورہ پاکستان کی تیاری ہو رہی ہے، طالبان حکومت تسلیم کرنے سے متعلق خبریں قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ افغانستان میں موجود دہشت گردوں کی پناہ گاہیں مستقل تشویش کا باعث ہیں۔ ترجمان دفتر خارجہ کا کہنا تھا کہ رجسٹرڈ افغان پناہ گزینوں کی واپسی کی ڈیڈ لائن 30 جون کو مکمل ہو چکی ہے، پناہ گزینوں کی واپسی کی ڈیڈ لائن میں توسیع کے لیے حکومت کو تجاویز پیش کی ہیں، فیصلہ ہونا باقی ہے، توسیع یا پابندی سے متعلق فیصلہ وزارت داخلہ اور ریاستی ادارے کریں گے۔ ترجمان نے بتایا کہ پاکستان کے وزیر داخلہ کا دورہ افغانستان انتہائی اہم تھا، دورے میں افغان ہم منصب سے سکیورٹی اور انسداد دہشت گردی پر تفصیلی بات چیت ہوئی، ٹی ٹی پی اور دیگر دہشت گردوں کی حوالگی کا معاملہ زیر غور آیا، افغان قیادت نے پاکستانی خدشات پر مثبت رویہ دکھایا ہے، پاکستان اور افغانستان کے درمیان سکیورٹی پر تکنیکی بات چیت جاری ہے، دونوں ممالک کے تعلقات میں بہتری کا رجحان واضح ہے، مثبت سفارتی رجحان کو مزید مستحکم کرنے کے لیے دونوں ممالک کوشاں ہیں۔ ترجمان دفتر خارجہ کا کہنا تھا کہ ایران کے ساتھ تعلقات کو پاکستان کثیر الجہتی اور عوامی رابطوں پر مبنی سمجھتا ہے، پاکستان ایران جوہری مذاکرات میں سفارتکاری کی کوششوں کی حمایت کرتا ہے، جوہری معاہدے کا حل سفارتی سطح پر ہونا چاہیے، پاکستان اور ایران کے درمیان اعلیٰ سطح کے دوروں پر مشاورت جاری ہے، ایرانی صدر کے دورے کی تاریخ 26 جولائی دونوں ممالک کے درمیان طے نہیں ہوئی تھی۔

امریکی افواج کو عراق سے چلی جائیں: ایران وعراق اتفاق

بغداد، 24 جولائی (یو این آئی) ایران اور عراق کے ممبر پارلیمان نے اتفاق کیا ہے کہ امریکی افواج عراق سے واپس چلی جائیں۔ ایرانی میڈیا کے مطابق عراقی صوبے کربلا میں منعقد ہونے والے دونوں ممالک کے ممبر پارلیمان کے ایک اجلاس میں ایرانی ممبر پارلیمان نے مطالبہ کیا کہ امریکی افواج عراق سے چلی جائیں۔ جس پر عراقی حکومت کی جانب سے اتفاق کیا گیا ہے، عراق اور پورے خطے سے امریکی افواج کے انخلاء سے استحکام آئے گا۔ اجلاس میں ایرانی ممبر پارلیمنٹ ابراہیم رضائی نے کہا کہ امریکہ پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا، اس لیے امریکی فوجی انخلاء ناگزیر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیل اپنی توسیع پسندانہ پالیسیوں پر عمل کر رہا ہے۔

مستونگ میں فورسز کی کارروائی میں 3 دہشت گرد ہلاک

راولپنڈی، 24 جولائی (یو این آئی) مستونگ میں سیکیورٹی فورسز کی کارروائی میں 3 دہشت گرد ہلاک ہوگئے، میجر اور سپاہی نے جام شہادت نوش کیا۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے مطابق فورسز نے مستونگ میں دہشت گردوں کے خلاف انٹیلیجنس بیسڈ آپریشن کیا۔ سیکیورٹی فورسز کی موثر کارروائی میں یافتہ 3 دہشت گرد مارے گئے، فائرنگ کے تبادلے میں میجر زیاد اور سپاہی ناظم حسین بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔ ترجمان پاک فوج کے مطابق ہلاک دہشت گردوں سے اسلحہ، گولیاں اور دھماکہ خیز مواد برآمد کیا گیا۔ آئی ایس پی آر کا کہنا ہے کہ علاقے میں ممکنہ دہشت گردوں کے خاتمے کے لیے کلیئرنس آپریشن جاری ہے، سیکیورٹی فورسز دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پرعزم ہیں۔

غزہ: جنگ کے باعث ماحولیاتی بحران جنم لینے لگا

غزہ، 24 جولائی (یو این آئی) غزہ میں جنگ کے باعث ماحولیاتی بحران جنم لینے لگا۔ آلودہ پانی، زہریلی مٹی اور بیماریاں پھیلانے والا کچرا جمع ہوگیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق سوق فراس بازار اب 2 لاکھ ٹن کچرے کا ڈھیر بن چکا ہے، 45 فیصد غزہ شہر خالی، سڑکیں تباہ اور کچرا بے قابو ہو رہا ہے۔ غزہ میں 350 سے زائد نئے کچرے کے ڈھیر 60 فیصد خیموں اور 15 فیصد پانی کے قریب ہیں۔ غزہ میں پانی کی فراہمی کا واحد ذریعہ آلودگی کے خطرے سے دوچار ہے، 55 ملین ٹن ملبہ، زہریلی دھول، اور دھاتی آلودگی مٹی اور پانی میں شامل ہو رہی ہے، جنگ سے پیدا ہونے والی زہریلی باقیات نسلوں تک اثر انداز ہوں گی۔ جنگ کے بعد سے 84 ہزار کیوبک میٹر سیوریج روزانہ بحیرہ روم میں جا رہا ہے۔ غزہ کے 95 فیصد زرعی زمین ناقابل استعمال ہو چکی ہے، خوراک کی قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہیں۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا کہ ماحولیاتی تباہی سرحدوں سے باہر بھی اثرات مرتب کرے گی۔

اسرائیلی کنیست کا مغربی کنارے کو ضم کرنے کا فیصلہ مسترد کرتے ہیں: ترکیہ

انقرہ، 24 جولائی (یو این آئی) ترکیہ نے مقبوضہ مغربی کنارے کو اسرائیل میں ضم کرنے کی اسرائیلی حکومت کی جانب سے منظور کردہ قرارداد کو مسترد کرتے ہوئے اسے بین الاقوامی قوانین کے تحت کالعدم قرار دیتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اس سے علاقائی استحکام کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ ترک وزارت خارجہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ مغربی کنارے فلسطینی علاقہ ہے جو 1967 سے اسرائیل کے قبضے میں ہے۔ اسرائیل کی جانب سے اسے ضم کرنے کی کوئی بھی کوشش غیر قانونی اور اشتعال انگیز کوشش ہے جس کا مقصد امن کی کوششوں کو نقصان پہنچانا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ نیتن یاہو حکومت کی پرتشدد پالیسیوں اور غیر قانونی اقدامات کے ذریعے اقتدار میں رہنے کی کوششیں ہر روز نئے بحرانوں کا باعث بن رہی ہیں، جو بین الاقوامی نظم و نسق اور علاقائی سلامتی کے لیے سنگین خطرہ ہیں۔ انہوں نے بین الاقوامی برادری سے فوری اور پابند کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ "نسل کشی اسرائیل کی جارحیت" کے سامنے "بین الاقوامی نظام کی قانونی اور اخلاقی ذمہ داریوں کو موثر طریقے سے پورا کیا جانا چاہیے"۔ اسرائیل نے 1967 کی مشرق وسطیٰ کی جنگ کے بعد سے مغربی کنارے پر قبضہ کر رکھا ہے۔ فلسطینی وزارت صحت کے مطابق 2023 کے اواخر میں غزہ پر اسرائیل کے تازہ ترین فوجی حملے کے آغاز کے بعد سے مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی افواج اور غیر قانونی آبادکاروں کے ہاتھوں تقریباً ایک ہزار فلسطینی شہید اور سات ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔ جولائی 2024 میں جاری ہونے والی ایک تاریخی رائے میں عالمی عدالت انصاف نے فلسطینی علاقے پر اسرائیل کے قبضے کو غیر قانونی قرار دیا اور مقبوضہ مغربی کنارے اور مشرقی یروشلم میں تمام بستیوں کو خالی کرنے کا مطالبہ کیا۔

پاکستان-چین کے درمیان شپنگ انڈسٹری میں تعاون بڑھانے کیلئے مفاہمت کی یادداشت

اسلام آباد، 24 جولائی (یو این آئی) پاکستان اور چین نے جہاز رانی (شپنگ) کی صنعت میں تعاون کے فروغ کے لیے مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کردیے۔ پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے جاری کردہ بیان کے مطابق پاکستان صنعت میں بڑی تبدیلی آنے والی ہے کیونکہ آج پاکستان اور چین نے جہاز رانی (شپنگ) کی صنعت میں تعاون کے فروغ کے لیے مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کیے ہیں۔ مفاہمت کی یادداشت پر پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن (پی این ایس سی) کے چیف ایگزیکٹو آفیسر اور چین کے شینڈونگ شینشو گروپ کے چیئرمین نے دستخط کیے، اس موقع پر وفاقی وزیر برائے میری ٹائم افیئرز محمد جنید انور چوہدری بھی موجود تھے۔ جنید چوہدری نے دستخط کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس ایم او یو پر دستخط پاکستان اور چین کے درمیان سمندری شعبے میں بڑھتی ہوئی شراکت داری کی علامت ہیں، جس سے پاکستان کی شپنگ انڈسٹری میں مستقبل میں تعاون، سرمایہ کاری اور ترقی کی راہیں ہموار ہوں گی۔ انہوں نے زور دیا کہ یہ تعاون علاقائی تجارت اور رابطے کو فروغ دے گا، اور مشترکہ اقتصادی مقاصد کے ذریعے پاکستان کے کردار کو عالمی سمندری صنعت میں مزید مضبوط کرے گا۔ کراچی میں قائم پی این ایس سی پاکستان کی سب سے بڑی قومی جہاز راں کارپوریشن ہے جو وزارت بحری امور کے تحت کام کرتی ہے، شینڈونگ شینشو گروپ کارپوریشن، جو شینڈونگ صوبے کے زبوشی میں قائم ہے، بین الاقوامی تجارت اور شپنگ کے شعبے میں ایک نمایاں چینی ادارہ ہے۔ وفاقی وزیر نے مزید کہا، کہ یہ ایم او یو دونوں اداروں کے درمیان باہمی اعتماد اور تعاون کا ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے، جس کا مقصد کاروباری فوائد کا حصول اور پاکستان کے سمندری شعبے میں سرمایہ کاری کے لیے سازگار حالات پیدا کرنا ہے۔ بیان کے مطابق، اس مفاہمتی یادداشت کا بنیادی مقصد کئی اہم شعبوں میں مشترکہ کوششیں کرنا ہے، جن میں مائع بلک ٹینکرز، خشک بلک کیریئرز اور کنٹینر شپ جیسے تجارتی کارگو جہازوں کی خرید و فروخت شامل ہے، جو مشترکہ یا انفرادی ملکیت میں یا نفع و نقصان کی شراکت کی بنیاد پر کی جائے گی۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ ایم او یو میں شینشو کی جانب سے پی این ایس سی کو مختلف چارٹر میکانزم کے تحت جہاز کرائے پر دینے کی شقیں بھی شامل ہیں، جن میں ٹائم چارٹر، اسپاٹ چارٹر اور بیئر بوٹ چارٹر شامل ہیں۔

بھوک کو فلسطینیوں کی نسل کُشی کیلئے جنگی ہتھیار بنانے پر

اسرائیل کے اندر سے آوازیں اُٹھنے لگیں

تل ابیب، 24 جولائی (یو این آئی) بھوک کو فلسطینیوں کی نسل کشی کے لیے جنگی ہتھیار بنانے پر اسرائیل کے اندر سے آوازیں اُٹھنے لگیں۔ غزہ میں قحط کی صورتحال انتہائی سنگین ہو چکی ہے، اسرائیلی فوج کی مستقل ناکہ بندی کے باعث مصر سرحد پر کھڑے امدادی ٹرکوں کو داخلے کی اجازت نہیں دی جا رہی جس کے باعث فلسطینی ایک وقت کی روٹی کو بھی ترس گئے ہیں۔ بدھ کو اسرائیلی فوج کی بربریت پر تل ابیب میں نیتن یاہو حکومت کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ رپورٹس کے مطابق آٹے کے تھیلے اور فاقہ کش فلسطینی بچوں کی تصاویر اُٹھائے اسرائیلی مظاہرین نے غزہ میں امداد کی فوری فراہمی اور جنگ بندی کا مطالبہ کیا۔ اس کے علاوہ نیویارک میں بھی غزہ کے لوگوں کو بھوکا رکھنے کے خلاف مظاہرہ کیا گیا اور غزہ میں غذا کا بحران ختم کرنے اور ٹرمپ حکومت سے اسرائیل کی حمایت بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ دوسری جانب مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر رام اللہ میں مظاہرین نے اسرائیل کی بھوک پالیسی کو جنگی اور انسانی جرم قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز غزہ میں غذائی قلت سے مزید 4 بچوں سمیت 15 فلسطینی انتقال کر گئے۔ جس کے بعد بھوک اور غذائی قلت سے انتقال کر جانے والوں کی تعداد اب 101 ہوگئی ہے۔ فلاحی تنظیم سیودی چلڈرن کا کہنا ہے غزہ میں صورتحال تباہ کن ہے، ہر فرد بھوک کا شکار ہے۔ اقوام متحدہ کی فلسطینی پناہ گزینوں کی ایجنسی اونروا نے انکشاف کیا ہے کہ غزہ میں 10 لاکھ سے زائد بچے شدید بھوک کا شکار ہیں۔ اونروا کے مطابق مارچ سے اب تک اسرائیل نے صرف محدود مقدار میں خوراک اور انسانی امداد غزہ میں داخل ہونے دی ہے جو موجودہ ضروریات کے لیے انتہائی ناکافی ہے۔

طالبان واپس لوٹنے والے افغانوں کو نشانہ بنا رہے ہیں، یو این

اقوام متحدہ نے جمعرات 24 جولائی کو کہا ہے کہ طالبان حکام ایران اور پاکستان کی جانب سے وطن واپسی پر مجبور کیے جانے والے افغانوں کے خلاف تشدد اور من مانی حراست سمیت انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ ایران اور پاکستان کی جانب سے بڑے پیمانے پر افغان شہریوں کی ملک بدری کی مہم شروع کی گئی ہے، جس کی وجہ سے لاکھوں افغانوں کو افغانستان واپس جانے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ رواں برس یعنی 2025ء میں اب تک 1.9 ملین سے زائد افراد افغان باشندے اپنے ملک لوٹے ہیں، جن میں سے زیادہ تر ایران سے لوٹنے والے افغان باشندے ہیں۔ رپورٹ کے اجراء کے ساتھ اقوام متحدہ کی جانب سے جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ملک واپس آنے والے افراد میں خواتین اور لڑکیاں، سابق حکومت اور اس کی سکیورٹی فورسز سے وابستہ افراد، میڈیا ورکرز اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں۔ ان خلاف ورزیوں میں تشدد اور بدسلوکی، من مانی گرفتاری اور حراست اور ذاتی سلامتی کو خطرات شامل ہیں۔ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے مہاجرین (یو این ایچ سی آر) نے حال ہی میں اندازہ لگایا تھا کہ 2025ء میں 30 لاکھ افراد افغانستان واپس جا سکتے ہیں۔ افغانستان میں اقوام متحدہ کے امدادی مشن اور اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر کی یہ رپورٹ واپس آنے والے 49 افغانوں کے انٹرویوز پر مبنی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ افغانوں کے خلاف ان کی مخصوص پروفائل کی بنیاد پر خلاف ورزیاں کی گئی ہیں جن میں خواتین، میڈیا ورکرز اور سول سوسائٹی کے ارکان کے ساتھ ساتھ اگست 2021ء میں ختم ہونے والی سابق حکومت سے وابستہ افراد بھی شامل ہیں۔ طالبان حکومت نے اس سے قبل واپس لوٹنے والے ایسے افغان باشندوں کے ساتھ بدسلوکی کے الزامات کی تردید کی تھی اور طالبان کی شورش کے خلاف دو دہائیوں پر محیط جنگ کے دوران نیٹو افواج اور سابق حکومت کے لیے کام کرنے والوں کے خلاف عام معافی کا اعلان کیا تھا۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق فولکر ترک نے رواں ماہ کے اوائل میں ایک بیان میں کہا تھا، کسی کو بھی ایسے ملک میں واپس نہیں بھیجا جانا چاہیے جہاں اسے اپنی شناخت یا ذاتی تاریخ کی وجہ سے ظلم و ستم کا سامنا ہو۔" انہوں نے مزید کہا، افغانستان میں، یہ خواتین اور لڑکیوں کے لیے اور بھی زیادہ واضح ہے، جنہیں ایسے متعدد اقدامات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو صرف ان کی جنس کی بنیاد پر ظلم و ستم کے مترادف ہیں۔" گزشتہ چار برسوں کے دوران طالبان حکام کی جانب سے خواتین کو عوامی زندگی سے الگ تھلگ کر دیا گیا ہے۔ طالبان نے خواتین کے لیے یونیورسٹیوں، عوامی پارکوں، جم اور بیوٹی سیلونوں میں داخلے پر پابندی عائد کر رکھی ہے، جسے اقوام متحدہ نے صنفی امتیاز قرار دیا ہے۔ طالبان حکومت کا کہنا ہے کہ اسلامی قانون کی ان کی تشریح ہر ایک کے حقوق کی ضمانت دیتی ہے اور امتیازی سلوک کے الزامات بے بنیاد ہیں۔ روس وہ واحد ملک ہے جس نے 2021ء میں ملک سے غیر ملکی افواج کے انخلا کے بعد اقتدار پر قبضہ کرنے کے بعد سے طالبان حکومت کو تسلیم کیا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے لوک نائک جے پرکاش نارائن کے مجسمے کی نقاب کشائی کی

اسرن چوراہے کی خوبصورتی کے کاموں کا افتتاح بھی کیا

لکھنؤ، 24 جولائی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج ضلع گورکھپور کے اسرن چوراہے پر واقع لوک نائک جے پرکاش نارائن کے مجسمے کی نقاب کشائی کی اور ان کے مجسمے پر پھول مالا چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر انہوں نے اسرن چوراہے کے خوبصورتی کے کاموں کا بھی افتتاح کیا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ لوک نائک جے پرکاش نارائن، باپو مہاتما گاندھی کے سچے پیروکار تھے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی بھارت اور بھارتی اقدار و اصولوں کو فروغ دینے کے لیے وقف کر دی۔ انہی اقدار اور اصولوں کی مضبوط بنیاد پر بھارتی جمہوریت قائم ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جے پرکاش نارائن نے اپنی زندگی خود کے لیے نہیں بلکہ دوسروں اور ملک کے لیے گزاری۔ انہوں نے اس وقت بھارتی جمہوریت کو نئی زندگی دی جب ملک میں آمرانہ روش کے سبب ایسا محسوس ہونے لگا تھا کہ جمہوریت دم توڑ دے گی۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ یہ ہمارے لیے سعادت کی بات ہے کہ ہمیں آج ان کے مجسمے کے خوبصورتی کے کام سے جڑنے کا موقع ملا ہے۔ جب یہ مجسمہ پہلی بار نصب کیا گیا تھا، اس وقت گورکھپور یونیورسٹی کے سینئر پروفیسر اشوک کمار نے اس میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ آج وہ ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں، لیکن ان کے اہل خانہ اس پروگرام میں شامل رہے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ لوک نائک جے پرکاش نارائن کا جنم اتر پردیش اور بہار کی سرحد پر واقع ستاب دیارا گاؤں میں ہوا تھا، جو کہ دریائے گنگا اور سرجو کے سنگم پر آباد ہے۔ جے پرکاش جی کو زندگی کے آخری لمحے تک اپنے گاؤں سے گہرا لگاؤ رہا۔ سنہ 1977 میں انہوں نے اپنی حکومت سے درخواست کی تھی کہ ان کے گاؤں میں ایک صحت مرکز بنایا جائے، اور اپنی اہلیہ محترمہ پربھاوتی کے نام پر اس مرکز کا نام رکھا جائے۔ تاہم پچھلی حکومتوں نے اس مطالبے کو نظرانداز کیا۔ ہماری حکومت نے نہ صرف اس صحت مرکز کو 100 بیڈ کا بنایا بلکہ اس کا نام بھی ان کی اہلیہ کے نام پر رکھا۔ وزیر اعلیٰ نے لوک نائک جے پرکاش نارائن کی یادوں کو زندہ رکھنے کے لیے گورکھپور ضلع انتظامیہ، ترقیاتی ادارے، نگر نگم اور دیگر اداروں کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب چوراہے کی توسیع کے دوران مجسمے کی دوبارہ تنصیب کی بات آئی تو متعلقہ اداروں نے عمدہ خوبصورتی اور ترقیاتی کاموں کے ذریعہ اس کو ایک متاثر کن شکل دی۔ یہ مقام ہم سب کے لیے نئی تحریک کا ذریعہ بنے گا۔ اس موقع پر رکن پارلیمان شری روی کشن شکل، میئر ڈاکٹر منگلیش سریواستو، ایم ایل سی ڈاکٹر دھرمیندر سنگھ، ایم ایل اے مہندر پال سنگھ، وپن سنگھ، پردیپ شکل، شری رام چوہان، راجیش ترپاٹھی، سرون نشاد، ڈاکٹر وملیش پاسوان سمیت دیگر عوامی نمائندگان اور اعلیٰ سرکاری افسران موجود تھے۔

کے جی ایم یو تھیریوٹک ڈرگ مانیٹرنگ سسٹم شروع کرے گا

لکھنؤ: 24 جولائی (یو این آئی) دسمبر تک کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی علاج معالجے کی ادویات کی نگرانی کا نظام شروع کردے گی۔ اس سے یہ معلوم کرنے میں مدد ملے گی کہ شدید بیمار مریضوں کو دی جانے والی دوا کتنا فائدہ دے رہی ہے۔ اس کے ساتھ معلومات بھی درستگی کے ساتھ دستیاب ہوں گی۔ اس سے ڈاکٹروں کو مریضوں کی جان بچانے میں آسانی ہوگی۔ جمعرات کو، شعبہ کریٹیکل کیئر میڈیسن کے ایچ او ڈی، پروفیسر اویناش اگروال نے کہا کہ اس سے فوری اور قلیل مدتی طبی (ایکیوٹ کیئر مریضوں) دیکھ بھال کی ضرورت والے مریضوں کی شرح اموات میں 10 فیصدی کی کمی آئی ہے۔ ہوتی ہے۔ صحت سے متعلق ادویات کا اس میں بڑا کردار ہے۔ درحقیقت، صحت سے متعلق دوا علاج کا ایک طریقہ ہے جس میں علاج انسان کی فطرت، ماحول اور گروپ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ اس طریقے سے مریضوں کی درجہ بندی کرنا اور ان کا درست علاج کرنا آسان ہوتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ علاج کا یہ طریقہ تقریباً ایک سال قبل کے جی ایم یو میں شروع کیا گیا تھا۔ کریٹیکل کیئر میڈیسن ڈیپارٹمنٹ نے اس طریقہ سے تقریباً 300 سنگین مریضوں کا علاج کیا۔ مریض اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ آنے والے وقت میں، علاج معالجے کی نگرانی کے متعارف ہونے سے، ڈاکٹروں کے لیے یہ انتخاب کرنا آسان ہو جائے گا کہ مریض کے لیے کونسی دوا زیادہ موزوں ہے۔ جس کی وجہ سے مریض جلد صحت یاب ہوگا۔ پروفیسر اگروال نے کہا کہ ایلوپیتھی میں مریض کو دی جانے والی ادویات کے اثرات اور مضر اثرات دونوں ہوتے ہیں۔ پری سیزن میڈیسن ڈاکٹروں کو مریض کے لئے ان دواؤں کو منتخب کرنا آسان بناتی ہیں جس کا اچھا اثر زیادہ ہو اور منفی یعنی مضر اثرات بہت کم ہوں۔ اس کام میں تھیریوٹک ڈرگ مانیٹرنگ کافی کارگر ثابت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اس عمل کے تحت آئی سی یو میں داخل مریض کو دی جانے والی اینٹی بائیوٹک اور دیگر ادویات کے اثرات خون کے ٹیسٹ کے ذریعے دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس سے یہ جاننا آسان ہو جائے گا کہ دوا کا مریض پر بہتر اثر ہو رہا ہے یا نہیں۔ دوا کا اثر معلوم ہونے کے بعد مریض کو ٹھیک کرنا آسان ہو جائے گا۔

دانش آزاد انصاری نے درگاہ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کی درگاہ پر پیش کی عقیدت کی چادر

لکھنؤ: 24 جولائی۔ اتر پردیش حکومت میں مسلم وقف وحج برائے اقلیتی امور وزیر مملکت جناب دانش آزاد انصاری نے آج حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ امبیڈکر نگر کچھوچھہ شریف کے 639 ویں عرس مبارک کے موقع پر بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اس مبارک موقع پر وزیر موصوف نے درگاہ پر عقیدت کی چادر پیش کی۔ اور ملک میں امن وامان ترقی اور بھائی چارہ کے لئے دعا کی۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں وزیر موصوف جناب دانش آزاد انصاری نے کہا کہ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ نے ہمیشہ محبت انسانیت اور اتحاد کا پیغام دیا ہے۔ جو آج کے دور میں اور بھی زیادہ اہم ہے۔ وزیر موصوف نے یہ بھی کہا کہ اتر پردیش حکومت اقلیتوں کی فلاح اور وقف املاک کے تحفظ اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو مضبوط کرنے کے لئے مسلسل کوشاں ہے۔ عرس کے موقع پر کثیر تعداد میں زائرین اور عقیدت مند موجود رہے۔

بی ایچ یو ایگزیکٹیو کونسل میں بی جے پی لیڈروں کی شمولیت کی مخالفت

لکھنؤ: 24 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے نے بی ایچ یو کی ایگزیکٹو کونسل میں بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ مہندر ناتھ پانڈے اور مسٹر اشوک تیواری کو شامل کرنے کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بنارس ہندو یونیورسٹی (بی ایچ یو) کو راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کا مرکز نہیں بننے دیں گے۔ رائے نے کہا، "یونیورسٹی نے ماہرین تعلیم کو منتخب کرنے کے بجائے سیاستدانوں اور آر ایس ایس کے حمایتیوں کو مقرر کیا ہے۔ یہ اقدام ایک عالمی شہرت یافتہ یونیورسٹی کو برباد کرنے اور اسے آر ایس ایس کے دفتر میں تبدیل کرنے کے مترادف ہے۔ ایگزیکٹو کونسل کی سیاست کرنا بدقسمتی ہے اور ہم اس سیاست کو فوری طور پر ختم کرنے اور اہل افراد کو کونسل کا ممبر بنانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔" کونسل میں آر ایس ایس کے اثر ورسوخ کو قابل مذمت قرار دیتے ہوئے، انہوں نے کہا، "ہم نے گزشتہ سال یہ مسئلہ اٹھایا تھا اور تجویز پیش کی تھی کہ کونسل میں ماہرین تعلیم، وائس چانسلرز، سائنسدانوں اور تعلیم کے شعبے سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات کو شامل کیا جائے جنہیں پدم شری یا پدم بھوشن جیسے باوقار اعزازات سے نوازا گیا ہو۔ بی جے پی کے ریاستی ترجمان راکیش ترپاٹھی نے کانگریس کو نشانہ بناتے ہوئے کہا، "بی ایچ یو کی ہمیشہ شاندار روایت رہی ہے۔ بی ایچ یو کی اس شاندار روایت کو آگے بڑھانے میں بی جے پی ہمیشہ سب سے آگے رہی ہے۔ بی جے پی لیڈر مہندر ناتھ پانڈے جی کو ورکنگ کونسل میں لے جانے سے اس کی شاندار تاریخ میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ وہ بھی وہاں سے تعلیم یافتہ ہیں۔ ترپاٹھی نے کہا کہ کانگریس کو اس مسئلہ پر معمولی سیاست نہیں کرنی چاہئے۔ کانگریس اپنا وہ وقت بھول جاتی ہے جب اس نے یونیورسٹیوں میں اس قسم کے لوگوں کی تقرری کی تھی۔

انٹگرل یونیورسٹی میں بین الاقوامی طلباء کی گریجویشن تقریب 2025 کا انعقاد

مختلف ممالک کے طلباء کو ڈگریاں اور سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا

لکھنؤ، 24 جولائی۔ انٹگرل یونیورسٹی میں بین الاقوامی گریجویشن ڈے 2025 کی شاندار تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں مختلف ممالک سے انٹگرل یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلباء کی کامیابیوں کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اس رنگا رنگ تقریب میں عمان، تنزانیہ، نائیجیریا، سوڈان، نیپال، گامبیا سمیت کئی دیگر ممالک سے انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ پروگرامز میں زیر تعلیم 62 بین الاقوامی طلباء کو ڈگریوں سے نوازا گیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی اور یونیورسٹی کے بانی و چانسلر پروفیسر سید وسیم اختر نے طلباء کو مبارکباد دیتے ہوئے اپنے متاثر کن خطاب میں زور دیا کہ وہ ایمانداری، جدت اور عزم کے ساتھ آگے بڑھیں اور معاشرے کی بہتری میں اپنے علم و ہنر کا بامعنی استعمال کریں۔ پرو چانسلر ڈاکٹر سید ندیم اختر نے طلباء کی کاوشوں کو سراہا اور انٹگرل یونیورسٹی کو عالمی تعلیم کا مرکز قرار دیا اور فارغ التحصیل طلباء سے اپیل کی کہ وہ دنیا بھر میں یونیورسٹی کی اقدار اور روایات کے ثقافتی سفیر بنیں۔ وائس چانسلر پروفیسر جاوید مسرت نے طلباء کی حدود سے ماورا علم کے حصول اور ثقافتی ہم آہنگی کے جذبے کو سراہا۔ انہوں نے مختلف ثقافتوں کے درمیان تا عمر سیکھنے اور مکالمے کی ضرورت پر زور دیا۔ تقریب کا آغاز ایگزیکٹو ڈائریکٹر برائے بین الاقوامی امور جناب سید عدنان اختر کے خطبہ استقبالیہ سے ہوا جس نے انٹگرل یونیورسٹی کے عالمی شہریوں کی تعمیر کے مشن کا خاکہ پیش کیا۔ یونیورسٹی کے رجسٹرار پروفیسر محمد حارث صدیقی نے تمام مہمانوں، فیکلٹی ممبران، طلباء اور ان کے اہل خانہ سے اظہار تشکر کیا۔ کنٹرولر امتحانات پروفیسر عبدالرحمن خان نے فارغ التحصیل طلباء کے ناموں کا اعلان کیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی پروفیسر فرقان قمر، چیف ایڈوائزر برائے چانسلر، پروفیسر سید عقیل احمد، ڈائریکٹر ایچ آر ڈی سی، ڈاکٹر ندا فاطمہ، ایگزیکٹیو ڈائریکٹر، انٹگرل اسٹارٹ اپ فاؤنڈیشن، جناب سید فوزان اختر، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، آئی آئی ایم ایس آر بھی موجود تھے۔ اس موقع پر ہندوستان کے ثقافتی تنوع کے لیے وقف ایک دستاویزی پیشکش نے تقریب میں جان ڈال دی۔ انٹگرل یونیورسٹی آج 40 سے زیادہ ممالک کے طلباء کا تعلیمی گہوارہ ہے، جو اپنی بین الاقوامی جامعیت اور تعلیم میں عمدگی کی علامت ہے۔ بین الاقوامی گریجویشن تقریب 2025 مستقبل کے باشعور اور ذمہ دار ذہن رکھنے والے رہنماؤں اور لیڈروں تشکیل دینے کے لیے یونیورسٹی کے عزم کا زندہ ثبوت ہے۔

شہدائے کربلا کی یاد میں مجالس کا انعقاد

عزاخانہ اختر حسین میں مجلس کل

لکھنؤ۔ شہدائے کربلا کی یاد میں شہر بھر میں عزاداری اور مجالس کا سلسلہ جاری ہے۔ مسجد میر حیدر حسین، گولا گنج میں منعقدہ مجلس کو مولانا علی عباس خان نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ عزاداریٔ حضرت امام حسینؑ ہمیشہ باقی رہے گی کیونکہ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ مولانا نے کہا کہ امام حسینؑ نے کربلا میں اپنی اور اپنے جانثاروں کی قربانی دے کر اسلام اور اس کی تعلیمات کو بچا لیا۔ اسی سلسلے میں مسجد پڑائن، امین آباد میں مولانا میثم زیدی نے مجلس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت علیؑ کا ذکر عبادت ہے، اور یہ مجالس اسی ذکر علیؑ کے لیے منعقد کی جاتی ہیں۔ ان مجالس میں شرکت کرنا اور ان کا انتظام کرنا بھی عبادت ہے۔ امام باڑہ اصغر حسین۔ قمر حسین، حسن پوریاں میں مجلس کے دوران افسر دبیری نے مرثیہ خوانی کرتے ہوئے واقعۂ کربلا کو بیان کیا۔ اس موقع پر معروف مرثیہ خواں جناب اون رضوی کو شال عزا پہنائی گئی۔ ادھر کشمیری محلہ کے عزاخانہ اشرف حسین میں مولانا کلب جواد اور عزاخانہ پیارے مرزا حسن پوریاں میں مولانا رحمت حسین نے مجالس سے خطاب کیا۔ مجالس کے بعد انجمن گنجہائے مظلومیہ نے نوحہ خوانی کی۔ اسی طرح، امام باڑہ بلقیس جہاں، سرفراز گنج اور چھوٹا امام باڑہ، حسین آباد میں مولانا ضمیر عباس جعفری نے مجالس عزا سے خطاب کیا۔

انجمن مقصد حسینی کی شب بیداری آج سے

انجمن مقصد حسینی کی دو روزہ شب بیداری کا انعقاد امام باڑہ مقصد حسینی، ٹھیکر روڈ پر جمعہ و ہفتہ کی شب کو کیا جائے گا۔ شب بیداری کی پہلی مجلس جمعہ کو رات 9 بجے مولانا کلب احمد نقوی خطاب کریں گے، جب کہ دوسری مجلس ہفتہ کو رات 9 بجے ہوگی جسے ذاکر اہل بیت علی انور جعفری خطاب کریں گے۔ مجالس کے بعد مختلف انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔

الوداعی مجلس اتوار کی شب 9 بجے منعقد ہوگی، جسے مولانا محمد عباس خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد علم مبارک امام باڑہ مقصد حسینی سے برآمد ہو کر امام باڑہ جھاؤ لال تک لے جایا جائے گا۔ قرعہ اندازی جمعہ کی شام 5 بجے امام باڑہ مقصد حسینی میں منعقد کی جائے گی۔

عزاخانہ اختر حسین میں مجلس کل

شہدائے کربلا کی یاد میں مجالس و شب بیداریوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی سلسلے میں ہفتہ کو عزاخانہ اختر حسین، حسن پوریاں میں ایک مجلس و شب بیداری کا انعقاد کیا جائے گا۔ مجلس سے رات 8 بجے مولانا کلب جواد نقوی خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد انجمن گنجہائے مظلومیہ، کاظمیہ عابدیہ، معراج المومنین سمیت متعدد انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔ مجلس کا آغاز قاری حبیب عالم رضوی کی تلاوت قرآن پاک سے ہوگا۔ اسی روز شام 4 بجے خواتین کی مجلس کا انعقاد ہوگا، جس سے ایک ذاکرہ خطاب کریں گی۔

انجمن قمر بنی ہاشم کی طرحی شب بیداری کا آغاز

لکھنؤ کی مشہور و معروف انجمن قمر بنی ہاشم کی طرحی شب بیداری کا آغاز آج سے شروع ہوگا شب بیداری کی ساری تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں درگاہ حضرت عباس و پورے علاقے کو برقی قمقموں سے سجا دیا گیا ہے۔ انجمن کی طرحی شب بیداری میں قرعہ اندازی کے ذریعہ جن انجمنوں کے نمبر نکلے ہیں وہ اس طرح ہیں۔

پہلی شب: انجمن گلدستہ حیدری، انجمن حسینیہ قدیم، انجمن چشمۂ کوثر، انجمن جلاء الایمان، انجمن شام غریباں، انجمن نیر الاسلام

دوسری شب: انجمن غلامان حسین، انجمن محبان حسین، انجمن گلزار اہلبیت، انجمن ناصر الاسلام، انجمن تصویر العزاء، انجمن شمشیر حیدری

تیسری شب: انجمن شبریہ، انجمن گلدستہ اسلام، انجمن رجائے حسین، انجمن نور حسینی، انجمن معراج الاسلام، انجمن شہیدان کربلا

تینوں شبوں میں انجمن کے شاعر فاضل لکھنوی کے دئے ہوئے مصرع: "شہ کی عباس نے ہر لمحہ اطاعت کی ہے" پر اپنا اپنا کلام انجمنیں پیش کریں گی۔ اس کی اطلاع انجمن کے سکریٹری نشر و اشاعت محمد اطہر نے دی ہے۔

ڈرائیور اور کنڈکٹر کا کریکٹر ویری فکیشن اور وقتاً فوقتاً طبی معائنہ کرایا جائے

ڈسٹرکٹ روڈ سیفٹی اور اسکول ٹرانسپورٹ سیفٹی کمیٹی کی میٹنگ میں ڈی ایم کی ہدایات

بلند شہر 24 جولائی (پریس ریلیز) آج ضلع مجسٹریٹ مسز شروتی کی سربراہی میں کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں ڈسٹرکٹ روڈ سیفٹی کمیٹی اور اسکول ٹرانسپورٹ سیفٹی کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ سڑک حادثات کو کم کرنے کے لیے بلیک اسپاٹس کی نشاندہی کریں اور ان میں بہتری لائیں، چوراہوں وغیرہ کو بہتر بنائیں۔ اسسٹنٹ ڈویژنل ٹرانسپورٹ آفیسر کو بغیر لائسنس کے ڈرائیونگ، نشے میں ڈرائیونگ، اوور لوڈنگ وغیرہ جیسے قانون نافذ کرنے والے کاموں کے لیے باقاعدگی سے چیکنگ کرنے کی ہدایت دی گئی۔ پولیس اور ایگزیکٹو آفیسر، میونسپل کونسل بلند شہر کو ہدایت دی گئی کہ وہ شہری علاقے میں ٹریفک کی ہموار نقل وحرکت اور پارکنگ کے انتظامات کو یقینی بنائیں۔ میٹنگ میں سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دنیش کمار سنگھ نے بتایا کہ ریاست میں این ایچ 34 پر سب سے زیادہ حادثات ہوئے ہیں، جن کو روکنے کے لیے ضلع انتظامیہ اور پولیس انتظامیہ کی جانب سے جلد ہی ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ کمیٹی فیلڈ کا معائنہ کرکے حادثات کو روکنے کے لیے مکمل کارروائی کرے گی۔ اس کے ساتھ ہی ایس ایس پی نے ہائی وے پر غیر قانونی کٹ کو روکنے اور ہائی وے پر چلنے والے ای۔ رکشاؤں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی بھی ہدایات دیں۔ اسکول ٹرانسپورٹ سیفٹی کمیٹی میں ضلع مجسٹریٹ نے تمام ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں کے کریکٹر ویری فکیشن کروانے، ڈرائیوروں کا وقتاً فوقتاً طبی معائنہ کرانے اور طالبات کو لے جانے والی گاڑیوں میں ایک خاتون اسسٹنٹ کو تعینات کرنے کی ہدایت دی۔ ڈی ایم نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ جو گاڑیاں فٹ نہیں ہیں انہیں کسی بھی حالت میں چلنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اگر کوئی گاڑی ان فٹ ملتی ہے تو اس کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی بھی ہدایات دی گئیں۔ اس موقع پر چیف ڈیولپمنٹ آفیسر مسز نشا گریوال، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فائنانس اینڈ ریونیو ابھیشیک کمار سنگھ، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (انتظامیہ) پرمود کمار پانڈے اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔

سی سی آر ایچ اور لکھنؤ یونیورسٹی کے درمیان ایم او یو پر دستخط

لکھنؤ: 24 جولائی (یو این آئی) مرکزی کونسل فار ریسرچ ان ہومیوپیتھی (سی سی آر ایچ) نے جمعرات کو لکھنؤ یونیورسٹی کے ساتھ ایک پراجیکٹ پر مبنی مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کئے۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر آلوک کمار رائے اور سی سی آر ایچ کے ڈائرکٹر جنرل ڈاکٹر سبھاش کوشک نے باضابطہ طور پر مفاہمت کی یادداشت کا تبادلہ کیا۔ اس معاہدے پر سی سی آر ایچ کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر سبھاش کوشک اور لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ کے رجسٹرار ڈاکٹر بھاونا مشرا نے دستخط کئے۔ سی سی آر ایچ اور لکھنؤ یونیورسٹی کے درمیان مفاہمت نامے سے پودوں پر مبنی دوائیوں کے معیار کے مطالعہ کو فروغ ملے گا۔

لکھنؤ میں سوامی پرساد موریہ کے گھر کے باہر احتجاج

ہندو تنظیم کے کارکنوں کا اظہار برہمی، کانوریوں پر دیا تھا متنازع بیان

لکھنؤ: 24 جولائی (پی این ایس) اپنی جنتا پارٹی کے سربراہ سوامی پرساد موریہ اکثر اپنے بیانات کی وجہ سے سرخیوں میں رہتے ہیں۔ سابق کابینہ وزیر سوامی پرساد موریہ کے کانوریوں پر دیئے گئے متنازعہ بیان کے بعد لکھنؤ میں ہنگامہ مچ گیا ہے۔ سابق کابینہ وزیر کے گھر پر احتجاج کرنے والے ہندو تنظیم کے لوگوں کو پولیس نے حراست میں لے لیا ہے۔ تنظیم سے وابستہ لوگ گنگا جل سے پاک کرنے کے لیے ان کے گھر پہنچے تھے لیکن پولیس فورس نے انہیں ایسا کرنے سے پہلے ہی روک دیا۔ اس دوران ان کے گھر کی سیکورٹی بڑھا دی گئی۔ پولیس نے وشو ہندو رکشا پریشد کے کارکنوں کو حراست میں لے کر احتجاجی مقام ایکو گارڈن بھیج دیا۔ حال ہی میں سابق کابینہ وزیر سوامی پرساد موریہ نے کانوریوں پر ایک متنازعہ تبصرہ کیا تھا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ غنڈے اور مافیا کانوریوں کے بھیس میں ہنگامہ برپا کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو حکومت کی طرف سے تحفظ حاصل ہے۔ وشو ہندو رکشا پریشد کے عہدیدار ہبلو گپتا نے بتایا کہ وہ سوامی پرساد موریہ کے گھر کو گنگا جل سے پاک کرنے جا رہے تھے۔ ہندو ہونے کے باوجود وہ ہندوؤں کی توہین کر رہا ہے۔ اگر ہندو لڑکیوں کے ساتھ غلط باتیں ہو رہی ہیں تو سوامی اس کے خلاف کیوں کچھ نہیں بولتے۔

حکومت کان میں تیل ڈال کر بیٹھی ہے، تبدیلی مذہب پر سوامی پرساد موریہ نے بھاجپا کو بنایا تنقید کا نشانہ

لکھنؤ: 24 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش میں ان دنوں غیر قانونی تبدیلی مذہب کا معاملہ گرم ہے۔ ایک طرف اس سے وابستہ افراد کے خلاف مثالی کارروائی کی جا رہی ہے۔ دوسری جانب اس پر سیاست بھی گرم ہو گئی ہے۔ چھنگور بابا سے آگرہ تک غیر قانونی تبدیلی کے واقعات منظر عام پر آئے ہیں۔ اس کو لے کر سابق وزیر اور اپنی جنتا پارٹی کے سربراہ سوامی پرساد موریہ نے بی جے پی حکومت پر شدید حملہ کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ 5000 لوگ مذہب تبدیل کر چکے ہیں، کیا حکومت کان تیل ڈال کر بیٹھی ہے؟ یہ سب بی جے پی حکومت کے تحفظ میں ہو رہا ہے۔ سابق وزیر سوامی پرساد موریہ نے چھنگور بابا معاملے پر بی جے پی حکومت پر تنقید کی ہے۔ سوامی پرساد موریہ نے کہا کہ غیر قانونی تبدیلی مذہب کو کنٹرول کرنے کا ذمہ دار کون ہے، جبکہ ملک اور زیادہ تر ریاستوں میں بی جے پی کی حکومت ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یہ سب بی جے پی حکومت کے تحفظ میں ہو رہا ہے۔ سابق وزیر نے یہ بھی کہا کہ اتنے دنوں سے ایسی حرکتیں ہو رہی ہیں اور حکومت کان میں تیل ڈال کر بیٹھی ہے۔ 5000 لوگوں کی تبدیلی ایک دن میں نہیں ہوئی۔ یہ سب کچھ کئی سالوں سے ہو رہا تھا۔ سوامی پرساد موریہ نے کہا کہ جب بی جے پی 10 سال تک مرکز میں اقتدار میں تھی تو وہ کیا کر رہی تھی۔ انہوں نے یہ سوال بھی کیا کہ حکومت جو کہ ہر روز ہندو مسلم مسائل پر بات کرتی رہتی ہے، اس پر خاموش کیوں ہے؟ صرف تبدیلی مذہب ہی نہیں، سوامی پرساد موریہ نے حکومت کو امن وامان کے حوالے سے بھی کٹہرے میں کھڑا کیا۔ اپنی جنتا پارٹی کے قومی صدر سوامی پرساد موریہ نے کہا کہ اگر سماج وادی پارٹی نے غنڈوں اور مافیا کو پالا ہے تو بی جے پی بھی پیچھے نہیں ہے۔ آج غنڈے اور مافیا بی جے پی حکومت کی حفاظت میں اس طرح کے گھناؤنے کھیل کھیل رہے ہیں۔ سابق وزیر نے مزید کہا کہ پوری ریاست کو انارکی کی لپیٹ میں لے لیا گیا ہے۔ ہر روز ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی نوجوانوں کا قتل ہو رہا ہے۔ بہن بیٹیوں کی عصمت دری ہو رہی ہے۔ سابق وزیر نے کہا کہ جرائم پیشہ لوگ بے خوف دندناتے پھر رہے ہیں۔ پولیس انتظامیہ ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے سے قاصر ہے کیونکہ مجرم اتفاق سے وزیر اعلیٰ کی برادری سے نکلے یا بی جے پی لیڈر بن گئے۔ یہ سب غنڈوں اور مافیا کو تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ بی جے پی کو ایس پی پر الزام لگانے سے پہلے اپنے معاملات کو دیکھنا چاہیے۔

سی بی آئی افسر بن کر بزرگ خاتون سے لاکھوں روپے کی ٹھگی، 22 دن تک ڈیجیٹل طور پر رکھا قید

لکھنؤ: 24 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش میں سائبر فراڈ کے معاملات پر پولیس کی تمام سختی کے باوجود جعلساز اپنی نئی چالوں سے لوگوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ راجدھانی لکھنؤ میں جعلسازوں نے 73 سالہ معمر خاتون کو 22 دن تک ذہنی طور پر قید کر کے لاکھوں روپے کا جھانسہ دے دیا۔ لکھنؤ سائبر کرائم پولیس اسٹیشن کے انچارج برجیش کمار یادو نے بتایا کہ خاتون سے 56 لاکھ روپے کا دھوکہ دہی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی، کرائم برانچ اور سی بی آئی کے افسران کی شکل بنا کر جعلسازوں نے خاتون کو اتنا خوفزدہ کیا کہ اس نے بینک بیلنس سے لے کر گولڈ لون کی رقم تک سب کچھ جعلسازوں کے بتائے ہوئے کھاتوں میں منتقل کر دیا۔ دراصل یہ معاملہ لکھنؤ کے عیش باغ علاقے کی رہنے والی ریتا ٹھسین کا ہے۔ ریتا، جو اکیلی رہتی ہے اور ایک چھوٹی سی دکان چلا کر روزی کماتی ہے۔ 20 جون کو جعلسازوں کے جال میں پھنس گئی۔ ایک خاتون نے اسے فون کیا، خود کو کرائم برانچ کی افسر سنیتا کماری بتایا اور کہا کہ اس کے بینک کھاتوں میں جمع رقم اور زیورات غیر قانونی کمائی سے کمائے گئے تھے۔ اس کے بعد وکرم سنگھ نامی شخص نے فون کر کے اپنا تعارف ایک سینئر افسر کے طور پر کرایا اور کہا کہ اس کے خلاف سی بی آئی میں مقدمہ درج کیا گیا ہے، جس کے تحت اسے 10 سال قید اور 10 لاکھ روپے جرمانے کی سزا ہو سکتی ہے۔ جعلساز ریتا کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے اسے مسلسل ویڈیو کال کرتے رہے اور اسے ڈیجیٹل گرفتاری کی دھمکیاں دیتے رہے۔ کہا گیا کہ جب تک تفتیش جاری ہے وہ کسی سے بات نہیں کر سکتی اور نہ ہی باہر جا سکتی ہے۔ اسے ہر وقت فون پر رہنا چاہئے۔ خوف کی وجہ سے ریتا ٹھسین نے RTGS کے ذریعے دھوکہ بازوں کے ذریعہ دیے گئے پانچ مختلف بینک کھاتوں میں رقم منتقل کی۔ بتایا جا رہا ہے کہ اکاؤنٹ میں رقم ختم ہونے پر اس نے اپنے زیورات رہن رکھ کر 14 لاکھ روپے کا گولڈ لون لیا اور وہ بھی دھوکہ بازوں کے کھاتوں میں جمع کرا دیا۔ ریتا نے جعلسازوں کی ہدایت پر اس بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا۔ لیکن جب جعلسازوں نے اس پر زیادہ رقم کے لیے رشتہ دار سے رابطہ کرنے کا دباؤ ڈالا تو اس نے اپنی بھابھی کو سب کچھ بتا دیا۔ بہنوئی اسے فوراً سائبر تھانے لے گئے، جہاں سارا معاملہ سامنے آ گیا۔ ریتا ٹھسین نے بتایا کہ دھوکہ بازوں نے ان سے آدھار کارڈ، پین کارڈ، بینک پاس بک اور بینک کی تفصیلات بھی مانگیں۔

اودھ نامہ

قصورواروں کی شناخت لازمی

وزیر اعظم نریندر مودی کے زمانے کو محض اس لیے نہیں یاد کیا جائے گا کہ بلقیس بانو کے ساتھ ظلم وزیادتی کرنے والے اور انسانیت کے دامن کو تار تار کردینے والے مجرمین پر رحم کھا کر رہا کردیا گیا بلکہ اس لئے بھی یاد رکھا جائے گا کہ عدالتِ عظمیٰ کے ذریعہ ان لوگوں کا رسوا ہو کر جیل لوٹنا پڑا۔اور عدالت میں اس مقدمی کی پیروی کرنے والے انصاف پسند لوگوں کو بھی یاد رکھا جائے گا جن کی کوششوں سے ان مجرمین کو عبرت جناک سزا مل سکی۔وزیر اعظم کے دور اس لئے بھی یاد رکھا جائے گا کہ سابق رکن پارلیمنٹ سادھوی پرگیہ ٹھاکر کی خاطر خود وزارتِ داخلہ کے تحت کام کرنے والی این آئی اے کا سخت سے سخت سزا یعنی پھانسی کا مطالبہ کیا گیا۔یہ مودی یُگ کا وہ معجزہ ہے جس کا تصور بھی محال تھا۔اس فیصلے نے وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کو بے چین کردیا ہے۔مہاراشٹر کی صوبائی حکومت عدالتِ عالیہ کے خلاف سپریم کورٹ میں جارہی ہے لیکن وہاں فیصلہ جو بھی ہو پرگیہ کے لیے پھانسی مطالبہ اور ٹرین دھماکے میں گرفتار بے گناہ قیدیوں کی رہائی چیخ چیخ کر کہہ رہی ہے کہ ہر مسلمان دہشت گرد نہیں اور نہ تمام ہندو دیش بھگت ہیں۔ممبئی ٹرین دھماکہ معاملہ میں دیر سے سہی مگر انصاف تو ملا۔

11 جولائی 2006ء کو ممبئی کی لوکل گاڑیوں میں ۷رسلسلہ وار بم دھماکے ہوئے تھے جن میں 189 افراد کی موت اور تقریباً 800ر لوگ زخمی ہوگئے۔اس وقت کے وزیر اعظم منموہن سنگھ نے ممبئی آکر سوگواروں کے آنسو پونچھے اور جرم کا ارتکاب کرنے والوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کا وعدہ کیا تھا۔آگے چل کر انتظامیہ نے 13ر مسلم نوجوانوں پر دھماکہ کرنے کا الزام لگا کر گرفتار کرلیا۔ان میں سے کمال انصاری تو فیصلے سے قبل کورونا بیماری کا شکار ہوئے اور دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ان کے علاوہ محمد فیصل عطاء الرحمن شیخ، احتشام قطب الدین صدیقی، نوید حسین خان، آصف خان، تنویر احمد محمد ابراہیم انصاری، کو سیشن کورٹ نے 2015 میں پھانسی کی سزا سنادی نیز باقی ۷رمحمد ماجد محمد شفیع، شیخ محمد علی عالم شیخ، محمد ساجد مرغوب انصاری، مزمل عطاء الرحمن شیخ، سہیل محمود شیخ، ضمیر احمد لطیف الرحمن شیخ کو عمر قید کی سزا سنائی گئی نیز ایک ملزم وحید شیخ کو بری کردیا گیا۔اس فیصلہ کے آنے میں 9 برس لگے۔مذکورہ بالا فیصلے کو عدالتِ عالیہ میں چیلنج کیا گیا تو وقت نے دیکھا کہ اگلے نو سالوں تک سماعت ہی نہیں ہوئی اور بالآخر 19 برس بعد بمبئی ہائی کورٹ نے تمام 12 ملزمین کو بری کردیا کیونکہ استغاثہ کیس کو ثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہا۔جسٹس انیل کلور اور جسٹس شیام چنڈک کی خصوصی بنچ نے بہت تفصیل و انہماک کے ساتھ یہ فیصلہ لکھا جس کا لب لباب یہ ہے کہ استغاثہ یہ تک نہیں ثابت کرسکا کہ آخر کس قسم کے بم استعمال کئے گئے تھے۔اس کے ذریعہ جو شواہد پیش کیے گئے ان کی بنیاد پر ملزمین کو خاطی نہیں قرار دیا جاسکتا ہے۔اس کے علاوہ گواہوں کے بیانات اور ملزمین سے مبینہ برآمدگی ہائی کورٹ کو مطمئن نہیں کرسکی۔استغاثہ یعنی پولیس کی بابت یہ انکشاف کیا گیا کہ وہ اہم گواہوں پر جرح میں ناکام رہا۔اس نے نہ تو برآمد کردہ اشیاء کی ٹھیک سے مہر بندی کی اور نہ ہی انہیں سنبھال کر رکھا۔ہائی کورٹ نے بعض ملزمین کے اقبالیہ بیانوں کو بھی یہ کہہ کر مسترد کردیا کہ وہ انہیں اذیت دے کر لئے گئے تھے نیز ناکافی اور جھوٹے تھے۔یہ ایک دوسرے کے کاپی پیسٹ بھی پائے گئے۔عدالت کے مطابق ملزمین نے ثابت کردیا کہ اقبال جرم کرواتے وقت انہیں اذیت دی گئی تھی۔یعنی پولیس کے جھوٹ کی ہانڈی بھری عدالت میں پھوٹ گئی۔

عدالت نے ملزمین کی شناختی پریڈ کو اس بنیاد پر مسترد کردیا کہ پولیس کے جن عہدیداروں نے یہ پریڈ کرائی انہیں اس کا اختیار ہی نہیں تھا۔عدالت نے شواہد کی گواہی کو اس لیے قبول کرنے سے انکار کردیا کیونکہ عینی شاہدین نے پولیس کے سامنے واقعہ کے 4 ماہ بعد ملزمین کی شناخت کی تھی اور عدالت میں اس کی نوبت 4 سال بعد آئی۔عدالت نے اس حقیقت کی جانب بھی انگشت نمائی کی کہ واقعہ کے دن تو گواہوں کے لیے ملزمین کو اچھی طرح دیکھنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا اس لیے ان سے درست شناخت کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے؟ تعجب کی بات یہ ہے کہ اتنی بڑی خامیوں کی جانب سیشن کورٹ کی توجہ کیوں نہیں گئی؟ اس سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ عام طور پر ایسے نازک معاملات میں نچلی عدالتیں گہرائی میں جانے کے بجائے انتظامیہ کی تائید کردیتی ہیں۔(اس کی کئی مثالیں دی جاسکتی ہیں) لیکن خدا کا شکر ہے عدالتِ عالیہ نے اپنی ذمہ داری بخیر و خوبی ادا کی۔ہائی کورٹ کے اس فیصلے سے جہاں بے قصور قیدیوں کے اہل خانہ اور سماج کے سارے عدل پسند لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی وہیں مسلمانوں سے نفرت کرنے والے زعفرانی تلملا اٹھے ہیں۔لیکن اب وہ بالکل درست اور منطقی سوال کررہے ہیں کہ اگر یہ لوگ بے قصور ہیں تو آخر اصلی مجرم کون ہیں اور کہاں ہیں کیا اصل مجرمین کو جان بوجھ یا گیا ہے، یا پھر یہ محض ان اتفاقات میں سے ایک اتفاق ہے جن میں اکثر و بیشتر پولیس اپنی چارج شیٹ کو ثابت نہیں کرپاتی۔شیوسینا (شندے) کے ترجمان سنجے نروپم نے بھی ایسے ہی سوالات کیے ہیں اور بالکل درست موقف اختیار کرتے ہوئے فیصلہ پر مایوسی کا اظہار کرنے کے بعد کہا کہ اگر ان ملزمین میں سے کوئی بھی سلسلہ وار ٹرین بم دھماکہ کے لئے ذمہ دار نہیں ہے تو پھر یہ بم دھماکے کس نے کئے؟ کیا ہماری جانچ ایجنسی کے کام میں کوئی کمی رہ گئی ہے؟ انہوں نے جانچ ایجنسی سے پوچھا کہ کیا جن ملزمین کو انہوں نے پکڑا تھا ان کے خلاف ضروری ثبوت نہیں ملے تھے؟ کیا وہ ثبوت جمع نہیں کرسکے تھے۔ان ملزمین کا باعزت بری کردیا جانا پولیس کی دانستہ غلطی ہے یا نادانستہ ان سے تفتیش میں سستی ہوئی ہے۔سنجے نروپم نے امید ظاہر کی ہے کہ حکومت اور جانچ ایجنسی بامبے ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کے خلاف اونچی عدالت جائے گی لیکن سوال یہ ہے کہ ان جعلی شواہد کی بنیاد پر بے قصور لوگوں کو سزا دلوانے کے بجائے کیا اصلی مجرموں کو پہچانا جاسکے گا۔بی جے پی کے ترجمان کریٹ سومیا صدمہ میں ہیں اور ممبئی کے شہریوں کی خاطر انصاف کی خاطر دھماکہ کرنے والے دہشت گردوں کو پھانسی پر لٹکانا چاہتے ہیں اور بالکل لٹکایا جانا چاہئے،م، ہندوستان کے دیگر شہریوں کی طرح ہمارا بھی یہی مطالبہ ہے کہ ممبئی ٹرین بم دھماکے کے جو بھی اصل مجرم ہیں انہیں یقینی طور پر سخت سے سخت سزا دی جائے لیکن اس کے لیے کسی بے قصور کے بجائے قصوروار کی شناخت لازمی ہے۔

ابھی تو اتنی گھٹن بڑھے گی کہ سانس لینا عذاب ہوگا

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

21 جولائی سے پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس جاری ہے،آج چوتھا دن ہے لیکن خبر یہ ہے کہ چوتھے دن بھی ایوان میں جم کر ہنگامہ آرائی ہوئی اور پارلیمنٹ میں گزشتہ چار دنوں سے کوئی کام کاج نہیں ہوسکا،دہلی کے ایوان پارلیمنٹ سے لیکر بہار کے ایوان اسمبلی تک ہنگامہ اور احتجاج جاری ہے،لوک سبھا میں اپوزیشن قائد راہل گاندھی اور لوک سبھا رکن پرینکا گاندھی نے الزام لگایا ہے کہ ایوان میں صرف حکمراں پارٹی کے لوگوں کو بولنے کی اجازت دی جاتی ہے اور اپوزیشن کے لوگوں کو بولنے سے روکا جاتا ہے،راہل نے اجلاس کے بعد پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر میڈیا سے بات چیت کی،انہوں نے کہا کہ ایوان میں صرف حکومت کے لوگوں کو بولنے کی اجازت ہے لیکن اپوزیشن کو اپنے خیالات پیش کرنے کی اجازت نہیں ہے انہوں نے کہا کہ میں اپوزیشن لیڈر ہوں ایوان میں بات کرنا میرا حق ہے لیکن حزب اقتدار والے مجھے بولنے نہیں دیتے ہیں۔راہل گاندھی نے الزام عائد کیا کہ پارلیمنٹ میں اکثر و بیشتر اپوزیشن کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع نہیں دیا جاتا،جبکہ حکومت کے اراکین کو بار بار بولنے کا موقع دیا جاتا ہے،راہل گاندھی نے کہا کہ بطور اپوزیشن لیڈر انہیں ایوان میں بولنے کا حق حاصل ہے مگر حکومت کے لوگ اپنی باتیں کہہ رہے ہیں جبکہ انہیں بولنے کی اجازت نہیں دی جارہی ہے،انہوں نے کہا کہ اپوزیشن آپریشن سندور اور پہلگام دہشت گرد حملے پر فوری بحث کا مطالبہ کررہی ہے،صحافیوں سے بات کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ایوان میں وزیر دفاع کو بولنے کی اجازت دی جاتی ہے حکومت کے لوگ بولتے ہیں لیکن جب اپوزیشن کچھ کہنا چاہتی ہے تو ہمیں اجازت نہیں دی جاتی، میں اپوزیشن لیڈر ہوں یہ میرا حق ہے مگر مجھے بولنے نہیں دیا جاتا انہوں نے مزید کہا اگر حکومت اجازت دے تو ایوان میں بحث تو ہوگی لیکن مسئلہ یہ ہے اور روایت یہ کہتی ہے کہ اگر حکومت کے اراکین بولتے ہیں تو اپوزیشن کو بھی موقع ملنا چاہیے ہم تو صرف چند جملے کہنا چاہتے تھے لیکن ہمیں روکا جارہا ہے،راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی پر طنز کرتے ہوئے کہا وہ ایک سیکنڈ میں ایوان سے باہر نکل گئے،پرینکا گاندھی نے بھی الزام لگایا کہ اگر حکومت ہر مسئلے پر بات کرنے کو تیار ہے تو وہ بات کرے لیکن یہ لوگ اپوزیشن لیڈر کو بولنے کا موقع ہی نہیں دیتے دوسرے لفظوں میں اپوزیشن کو ایوان میں بولنے کی اجازت نہیں ہے،ادھر راجیہ سبھا میں کارروائی شروع ہونے کے بعد اسی دن شام میں اچانک نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکر نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا،جس سے سیاسی گلیاروں میں ایک بھونچال آگیا اور اپوزیشن پارٹیاں حکومت پر حملہ آور ہوگئی کہ آخر اچانک دھنکو کی طبیعت کیسے خراب ہوگئی اور استعفے میں ان کی صحت کو بنیاد کیونکر بنایا گیا؟ جس تیز رفتاری سے دھنکو نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیا، آزاد بھارت میں یہ پہلا موقع ہے جب کسی نائب صدر جمہوریہ نے اتنی عجلت میں اس طرح سے اپنا استعفیٰ پیش کیا ہو،استعفیٰ کے بعد اب خبر ہے کہ ان کو جو سرکاری بنگلہ ملا تھا وہ بھی خالی کرانے کی تیاری چل رہی ہے، انکے گھر میں جو آفس تھی اسے سیل کردیا گیا اور سوشل میڈیا کی ٹیم کو بھی وہاں سے ہٹادیا گیا،اب عنقریب وہ بنگلہ ان کو خالی کرنا ہوگا،اسی طرح ان کو وداعی خطاب کا موقع بھی نہیں دیا گیا یعنی بغیر وداعی خطاب کے ہی وہ اپنے عہدے سے سبکدوش کردیے گئے،یہ کام جتنی تیز رفتاری اور پراسرار انداز میں ہوا ظاہر ہے کہ اپوزیشن اس پر سوال پوچھ رہی ہے لیکن حکومت کی طرف سے ابھی تک کوئی واضح ردعمل نہیں آیا ہے،صرف وزیر اعظم نے ان کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے،باقی دوسرے لیڈران اور حکومت کے نمائندے اس مسئلے پر خاموش ہیں،صدر کانگرس پارٹی ملکارجن کھڑگے اور دیگر اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈران سوال پوچھ رہے ہیں کہ دھنکو کیوں مستعفی ہوئے؟ حکومت اس کی وضاحت پیش کرے لیکن ہر طرف سناٹا پسرا ہوا ہے،ملک ارجن کھڑگے نے مطالبہ کیا کہ حکومت اس بارے میں وضاحت پیش کرے،جگدیپ دھنکو جنہوں نے اگست 2022 سے 14ویں نائب صدر جمہوریہ کے عہدے پر خدمات انجام دی،21 جولائی کو پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے پہلے دن ہی اپنی خدمات سے سبکدوشی اختیار کی ان کے اچانک استعفیٰ سے ہر ایک کو حیرت ہوئی بلکہ اپوزیشن کو حکومت پر تنقید کرنے کا نیا ہتھیار ہاتھ آگیا کیونکہ بیشتر اپوزیشن لیڈران اسے سیاسی اقدام خیال کررہے ہیں،راجیہ سبھا کے قائد اپوزیشن وصدر کانگرس پارٹی ملک کارجن کھڑگے نے اخباری نمائندوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس اقدام کے پیچھے کے جو اسباب ہیں اس سے انہیں کچھ لینا دینا نہیں ہے،حکومت اسے جانتی ہے اس پر تبصرہ کرنا ہمارا کام نہیں ہے،استعفیٰ قبول کیا جائے یا نہیں یہ حکومت کا معاملہ ہے اس سے ہمیں کچھ لینا دینا نہیں، استعفیٰ ایسے وقت دیا گیا جب پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس شروع ہوا جس سے قیاس آرائیاں شروع ہوگئی کانگرس لیڈر گورو گوگوئی نے بھی دھنکو کے اچانک استعفیٰ پیش کرنے اور مرکز کی جانب سے بیان جاری نہ کرنے پر سوال کیا اور کہا کہ وہ نائب صدر جمہوریہ کی اچھی صحت کے لئے دعا گو ہیں۔دھنکو کے خلاف 6 ماہ قبل ہی اپوزیشن نے تحریک عدم اعتماد پیش کی تھی،نائب صدر جمہوریہ باعتبار عہدہ راجیہ سبھا کے صدر نشین ہوتے ہیں،جگدیپ دھنکو کے بحیثیت نائب صدر جمہوریہ استعفے کے بعد ان کے جانشین کا تقرر بعجلت ممکنہ کرنا ہوگا،دستور کے آرٹیکل 68 کے شق نمبر 2 کے تحت نائب صدر جمہوریہ کے عہدے کو زیادہ عرصہ خالی نہیں رکھا جاسکتا، آئندہ نائب صدر جمہوریہ کے انتخاب کی صورت میں حکمراں NDA کو واضح اکثریت حاصل ہے، نائب صدر جمہوریہ کو لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے رکن منتخب کرتے ہیں جبکہ ایوان بالا کے نامزد ارکان بھی ووٹ دینے کے اہل ہوتے ہیں،مرکزی وزارت داخلہ نے بحیثیت نائب صدر جگدیپ دھنکو کے استعفیٰ کے سلسلے میں ایک اعلامیہ جاری کردیا ہے، گزٹ نوٹیفکیشن پر مرکزی معتمد داخلہ گووند موہن کے دستخط ہیں،دھنکو اپنی میعاد کے دوران استعفیٰ دینے والے تیسرے نائب صدر جمہوریہ بنے ہیں سابق میں نائب صدر وی وی گری نے تین مئی 1969 کو اس وقت کے صدر جمہوریہ ذاکر حسین کے انتقال کے بعد کارگزار صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دی تھی اور دو جولائی سن 1969 کو وہ آزاد امیدوار کی حیثیت سے صدارتی انتخاب لڑنے کے لئے بحیثیت نائب صدر مستعفی ہوئے وہ اپنی میعاد مکمل نہ کرنے والے پہلے نائب صدر بنے تھے، نائب صدر بھیرون سنگھ شیخاوت نے یو پی اے امیدوار پرتیبھا پاٹل کے خلاف صدارتی چناؤ ہارنے کے بعد 21 جولائی 2007 کو عہدے سے استعفیٰ دیا تھا،شیخاوت کے استعفے کے بعد نائب صدر کا عہدہ 21 دن تک خالی رہا،جس کے بعد محمد حامد انصاری کو اس عہدے کے لئے منتخب کیا گیا۔ نائب صدر آر وینکٹ رمن، شنکر دیال شرما اور کے آر نارائن نے بھی اپنے عہدوں سے استعفیٰ دیا لیکن انہوں نے صدر کی حیثیت سے اپنے انتخاب کے بعد استعفیٰ دیا تھا، کرشن کانت واحد نائب صدر ہیں جن کا عہدے پر میعاد کے دوران انتقال ہوا، 27 جولائی 2002 میں وہ آنجہانی ہوگئے تھے۔

دوسری جانب سیاسی لڑائی کے لئے ای ڈی کے استعمال پر سپریم کورٹ نے برہمی کا اظہار کیا اور کہا کہ ہمیں سخت تبصرہ کرنے کے لئے مجبور نہ کریں، سپریم کورٹ نے کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارامیا کی اہلیہ بی ایم پاروتی اور ریاستی وزیر بیراتھی سریش کے خلاف MUDA کیس میں عرضی کو مسترد کردیا، Live law کے مطابق کرناٹک ہائی کورٹ کی کارروائی کو منسوخ کرنے کے خلاف انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کی اپیل پر غور کرنے سے انکار کرتے ہوئے، عدالت عظمیٰ نے پوچھا "ای ڈی کو سیاسی لڑائیوں کے لئے کیوں استعمال کیا جارہا ہے؟" سی جے آئی بی آر گوائی نے اے ایس جی سالیسٹر جنرل تشار مہتا سے کہا "براہ کرم ہمیں بولنے پر مجبور نہ کریں ورنہ ہمیں ای ڈی پر سخت تبصرہ کرنا پڑے گا...... میرا مہاراشٹر کا اپنا تجربہ ہے...... ملک بھر میں سیاسی لڑائیوں کے لئے ای ڈی کا استعمال نہ کریں۔"

چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) بی آر گوائی اور جسٹس کے ونود چندرن کی بنچ نے کہا کہ سیاسی لڑائی عدالت کے باہر لڑی جانی چاہئے۔ بنچ نے یہ بھی پوچھا کہ اس طرح کی لڑائیوں کے لئے ای ڈی اور تفتیشی ایجنسیوں کا استعمال کیوں کیا جارہا ہے۔ایڈیشنل سالیسٹر جنرل (اے ایس جی) ایس وی راجو نے ای ڈی کی طرف سے پیش ہوتے ہوئے کہا،"ٹھیک ہے، ہم اسے واپس لے لیں گے لیکن اسے نظیر نہیں سمجھا جانا چاہئے۔" عدالت نے اس کے بعد درخواست کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ہائی کورٹ کے ایک جج کے سمن کو منسوخ کرنے کے استدلال میں کوئی خامی نہیں ہے۔عدالت نے کہا،"ہمیں واحد جج کے خیال میں اختیار کیے گئے استدلال میں کوئی خامی نہیں ملتی ہے۔عجیب حقائق اور حالات کو دیکھتے ہوئے، ہم اسے مسترد کرتے ہیں۔ہمیں کچھ سخت مشاہدات نہ کرنے کے لیے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل (اے ایس جی) کا شکریہ ادا کرنا چاہیے"۔

دو چار دن پہلے مدراس ہائی کورٹ نے بھی ای ڈی کے اختیارات کو لے کر اہم تبصرہ کیا تھا،عدالت نے ای ڈی کے سلسلے میں کہا کہ یہ کوئی گھومتا ہوا گولا بارود یا ڈرون نہیں ہے، جو اپنے مرضی سے کارروائی کرے، نہ ہی یہ کوئی سوپر کاپ ہے جسے ہر معاملے کی جانچ کرنے کا حق ملا ہے آر کے ایم پی کی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے جسٹس ایم ایس رمیش اور وی لکشمی نارائن کی بینچ نے پی ایم ایل کے تحت ای ڈی کی طاقت کو محدود کرنے کی بات کہی، اس نے آر کے ایم پاور جین پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کی 901 کروڑ روپے کی فکسڈ ڈپازٹ فریز کرنے کے ای ڈی کے حکم کو منسوخ کردیا، عدالت نے صاف کیا ہے کہ پی ایم ایل اے کے تحت کارروائی تبھی شروع کی جاسکتی ہے جب کوئی مقررہ جرم (پریڈیکیٹ آفینس) اور اس سے پیدا ہونے والی جرم کی آمدنی (پروسیڈس آف کرائم) موجود ہو،عدالت کے مطابق جب تک کوئی مجرمانہ سرگرمی نہیں ہوتی جو پی ایم ایل اے کے دائرے میں آئے اور اس سرگرمی سے جرم کی کمائی نہ ہو تب تک ای ڈی کا دائرہ اختیار شروع نہیں ہوتا، مدراس ہائی کورٹ نے اپنے تبصرہ میں ای ڈی کی طاقت کا موازنہ لمپیٹ مائن سے کی جسے کام کرنے کے لیے جہاز کی ضرورت ہوتی ہے، جہاں جہاز پریڈیکیٹ آفینس اور پروسیڈس آف کرائم کی علامت ہے، واضح رہے کہ آر کے ایم پاور جین نے ای ڈی کے 31 جنوری کے فریز حکم کو چیلنج کیا تھا، جسے کمپنی کے سینئر وکیل بی کمار نے سابق عدالتی فیصلوں کی اندیکھی اور نئے شواہد کی کمی میں غیر قانونی بتایا، کمپنی کو 2006 میں فتح پور ایسٹ کول بلاک الاٹ کیا گیا تھا، جسے سپریم کورٹ نے 2014 میں منسوخ کردیا تھا، سی بی آئی نے اس معاملے میں شروع میں ایک ایف آئی آر درج کی تھی لیکن 2017 میں اسے بند کردیا اس کے باوجود ای ڈی نے 2015 میں پی ایم ایل کے تحت جانچ شروع کی اور کمپنی کے کھاتوں کو فریز کردیا، جسے مدراس ہائی کورٹ نے پہلے منسوخ کردیا تھا تازہ فیصلے میں عدالت نے ای ڈی کی کارروائی کو قانونی طور سے ناقابل قبول قرار دیا عدالت نے کہا کہ پی ایم ایل اے کے تحت کارروائی میں قانونی طور سے مقررہ طریقہ کار پر عمل کرنا ضروری ہے، اس طرح مدراس ہائی کورٹ کی جانب سے مرکزی ایجنسی کی سرزنش کی گئی اور معمانی کرنے پر عدالت نے سوال کئے۔

چیف جسٹس بی آر گوائی نے ایک مقدمے میں یہ بھی کہا کہ ہم خبریں یا یوٹیوب انٹرویوز نہیں دیکھتے ان کا یہ بیان ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب ای ڈی پر مسلسل سیاسی جانبداری اور اختیارات کے غلط استعمال کے الزامات لگ رہے ہیں، چیف جسٹس کا یہ دوٹوک موقف ظاہر کرتا ہے کہ عدالت میڈیا کے بیانیوں سے متاثر ہوئے بغیر آئینی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے سنجیدہ اور پرعزم ہے۔

جمہوریت کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ وہ جواب دہی کو محض نعرہ نہیں عمل کا حصہ بناتی ہے مگر جب خود وزیر اعظم ہی اس وقت پارلیمان سے غیر حاضر رہیں جب ملک کے سب سے نازک اور حساس معاملات پر دونوں ایوان میں بحث ہونی ہو تو سوال صرف جمہوریت کے وقار کا نہیں رہ جاتا بلکہ لیڈرشپ کی سنجیدگی اور ترجیحات پر بھی سوالیہ نشان لگتا ہے،وزیر اعظم نریندر مودی 23 سے 26 جولائی تک برطانیہ اور مالدیپ کے سرکاری دورے پر ہیں، گزشتہ کل وہ بیرون ملک دورے پر روانہ ہو گئے،جبکہ پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس 21 جولائی سے جاری ہے، اجلاس میں حکومت نے آپریشن سیندور جیسے نہایت حساس اور بین الاقوامی سطح پر زیر بحث مسئلے پر اپوزیشن کے دباؤ میں آکر بحث کی اجازت تو دی ہے اور یہ محض اتفاق نہیں ہوسکتا کہ جب اپوزیشن حکومت کو قومی سلامتی، خارجہ پالیسی اور عسکری کارروائیوں پر جواب دہ بنانا چاہتی ہے تو ملک کا اعلیٰ ترین منتخب نمائندہ غیر حاضر رہنے کا شیڈول پہلے سے ہی کیونکر بنا چکا ہے اور کیوں وہ اجلاس سے بار بار غیر حاضر رہتا ہے؟ کیا ان کی نظر میں پارلیمنٹ کے اجلاس کی کوئی اہمیت نہیں ہے یا وہ ملک کے تئیں جوابدہ نہیں ہیں؟ پہلگام حملے کے بعد کیا گیا آپریشن سندور ایک ایسا اقدام ہے جس پر نہ صرف اندرون ملک بلکہ عالمی سطح پر بھی نظریں جمی ہوئی ہے۔22 اپریل کو 25 سیاحوں اور ایک مقامی شخص کی دہشت گردانہ حملے میں ہلاکت کے بعد ہندوستانی افواج نے پاکستان کے حدود میں عسکری اہداف پر کاری ضرب لگائی اور اسے جوابی دفاعی کارروائی قرار دیا گیا، اس کے بعد ملک کی فضا میں جس شدت سے سیاسی بیانات اور قومی سلامتی کے معاملات پر بحث چلی اس کا منطقی نتیجہ یہی تھا کہ وزیر اعظم خود ایوان میں موجود رہ کر تمام سوالات کا سامنا کرتے مگر سوال یہ ہے کہ کیا نریندر مودی ایسی جمہوری مکالمے کی فضا میں اپنے آپ کو لاکر غیر متوقع یا ناگوار سوالات کا سامنا کرنا چاہتے ہیں؟ کل جماعتی میٹنگ میں اگرچہ پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے کہا کہ حکومت آپریشن سیندور پر بحث کے لیے تیار ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جب وزیر اعظم موجود ہی نہیں ہوں گے تو بحث کا حاصل کیا ہوگا؟ رجیجو نے خود اپوزیشن سے یہ امید بھی ظاہر کی کہ اجلاس کی کارروائی میں کسی قسم کا خلل نہ ہو گویا بحث ہو بھی تو اس کی سمت، اس کا دائرہ اور اس کے نتائج پہلے ہی طے شدہ ہوں گے یعنی سوال ہو مگر جواب نہ ہو، اس اجلاس میں شامل اپوزیشن اتحاد انڈیا کی 24 جماعتوں نے جو 8 اہم نکات طے کیے ان میں پہلگام حملے، آپریشن سندور، بہار میں ووٹر لسٹوں کی ایس آئی آر، خارجہ پالیسی اور ڈونالڈ ٹرمپ کے متنازعہ جنگ بندی دعوے شامل تھے، ایسے میں اپوزیشن کا یہ تقاضہ کہ ان تمام معاملات پر پارلیمان میں سنجیدہ اور براہ راست مکالمہ ہو بالکل فطری ہے تاہم حکومت نے بادل ناخواستہ صرف ایک نقطہ یعنی آپریشن سیندور پر بحث کی منظوری دی جبکہ انتخابی فہرستوں پر ہونے والی مبینہ ہیرا پھیری اور جعل سازی پر کوئی فیصلہ نہ لے کر واضح کردیا کہ وہ کن موضوعات پر روشنی ڈالنا چاہتی ہے اور کن پر پردہ ڈالنا ہے، کانگرس رہنما پرمود تیواری نے بجا طور پر یہ سوال کیا ہے کہ جب وزیر اعظم کو معلوم تھا کہ وہ ان تاریخوں میں ملک سے باہر ہوں گے تو اجلاس کیوں کر بلایا گیا؟ یہ سچائی اس وقت اور زیادہ سنگین ہوجاتی ہے جب عوام یہ دیکھتے ہیں کہ جو شخص انتخابات کے دوران ہر گلی، ہر اسٹیج، ہر چینل پر دکھائی دیتا ہے میڈیا کے ہر پلیٹ فارم پر وہی شخص چھایا رہتا ہے لیکن جب ملک کے حساس معاملات پر جواب دینے کی نوبت آتی ہے تو پردے کے پیچھے چلا جاتا ہے یہ رویہ نہ صرف افسوسناک ہے بلکہ جمہوری طرز قیادت کے منافی بھی ہے، وزیر اعظم کی غیر موجودگی میں حکومت کی طرف سے بحث میں شرکت کرنے والے وزراء محض نمائشی کردار ادا کریں گے، جبکہ اصل فکری و اخلاقی قیادت کا سوال تشنہ رہے گا، اس سیشن کو اس لیے بھی اہم قرار دیا جارہا ہے کہ یہ پہلا اجلاس ہے جس کے بعد جسٹس ورما کو ہٹانے کی تحریک کو سو سے زائد ارکان کی حمایت حاصل ہوچکی ہے اور ساتھ ہی اپوزیشن نے عدالتی غیر جانبداری، کسانوں کے مسائل، پنجاب میں مبینہ زمین ہتھیانے کے واقعات اور خواتین پر مظالم جیسے مسائل کو بھی ایجنڈے میں شامل رکھا ہے، ایسے میں یہ سوال بار بار ابھر کر سامنے آتا ہے کہ کیا وزیر اعظم خود کو عوامی نمائندوں کے سوالات کے لیے دستیاب سمجھتے ہیں یا ان کی قیادت اب صرف تصویری مواقع، عالمی دوروں اور انتخابی ریلیوں تک محدود ہوچکی ہے، جمہوریت کی روح، سوال اور جواب کے درمیان امانت دارانہ رشتہ ہے اگر وزیر اعظم خود اس رشتے کو غیر حاضر رہ کر توڑ رہے ہیں تو پھر باقی حکومت کی موجودگی میں محض رسمی کارروائی ہے، آپریشن سندور محض ایک عسکری مہم نہیں بلکہ اس کی کامیابی یا ناکامی کا اندازہ صرف میدان جنگ سے نہیں بلکہ پارلیمان میں دیے گئے جوابات سے ہوگا اور جب جواب دینے والا غیر حاضر ہوگا تو یہ کارروائی خود ایک سوال بن جاتی ہے ایسا سوال جس کا جواب ایوان نہیں تو تاریخ ضرور دے گی، یہ بھی سوال کیا جاتا رہا ہے کہ گزشتہ 11 سال میں ایک بھی پریس کانفرنس وزیر اعظم نے نہیں بلائی آخر انہیں میڈیا کے سوالات کا سامنا کرنے کی ہمت کیوں نہیں ہے؟ جواب دہی سے وہ راہ فرار کیوں اختیار کرتے ہیں؟ ملک کے عوام ان سے جواب چاہتے ہیں، بہت سے سنگین مسائل ہیں، عوام جس کا جواب چاہتی ہے، لیکن ایسا لگتا ہے کہ حکومت عوام کو اندھیرے میں رکھکر بے وقوف بنارہی ہے ورنہ سوالات کا سامنا کرنے سے انہیں گھبراہٹ کیوں ہے؟ آپ سوچئے، غور و فکر کیجئے اور اندازہ کیجئے کہ آخر آنے والے دنوں میں اور کیا کچھ ہوسکتا ہے اور ملک کس رخ پر جارہا ہے؟ کیا شاعر کے اس کلام میں سچائی نہیں ہے؟ کہ

سحر کی خوشیاں منانے والو سحر کے تیور بتا رہے ہیں
ابھی تو اتنی گھٹن بڑھے گی کہ سانس لینا عذاب ہوگا
سکوتِ صحرا میں بسنے والو ذرا رتوں کا مزاج سمجھو
جو آج کا دن سکوں سے گزرا تو کل کا موسم خراب ہوگا

sarfarazahmedqasmi@gmail.com

تبلیغی جماعت: انصاف کے پلڑے میں ایمان کی آزمائش

مولانا قاری اسحاق گورا

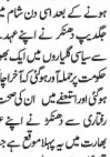

جب ایک مظلوم کی آہ عرشِ الٰہی تک پہنچتی ہے تو بڑے بڑے ایوان لرز جاتے ہیں۔ جب کسی قوم کے خلاف منصوبے زمین پر بنائے جاتے ہیں، اور وہ قوم ربِّ ذوالجلال سے جُڑ کر اپنے مقدمے آسمانوں کی عدالت میں لے جاتی ہے، تو زمینی عدالتیں بھی کچھ لمحوں کے لیے عدل و انصاف کا تاثر دینے پر مجبور ہوجاتی ہیں۔ یہ کوئی معمولی خبر نہیں، بلکہ وقت کے فرعونوں، قارونوں اور ہامانوں کے منہ پر ایک کھلا، زوردار طمانچہ ہے۔ دہلی ہائی کورٹ کا فیصلہ ان تمام الزامات کو رد کرتا ہے جو تبلیغی جماعت اور ان کے میزبان مسلمانوں پر کووڈ وبا کے دوران لگائے گئے تھے۔ یاد کیجیے وہ دن جب ہر چینل پر طوفانِ بدتمیزی برپا تھا۔ اذانیں سنائی دیتی تھیں مگر خبروں میں شور تھا "تبلیغی وائرس"، "کورونا جہاد"، "مسلمان بمقابلہ انسان" جیسے بے شرم اور زہریلے نعرے۔ قوم کے خلاف پوری میڈیا مشینری کو جھوٹ بولنے کی کھلی چھوٹ ملی ہوئی تھی۔ تبلیغی جماعت کے افراد، جو نہ کسی سیاست میں شریک تھے، نہ کسی دشمنی کے قائل، نہ کسی تشدد کے طرفدار ان پر دہشتگردی، قانون شکنی، انسانی جانوں سے کھلواڑ، اور دشمن ممالک کے ایجنٹ ہونے جیسے سنگین الزامات لگائے گئے۔ الزام لگانے والے کون تھے؟ وہی جن کی راتیں ظلم سے اور دن جھوٹ سے روشن ہوتے ہیں۔ وہی جن کے لیے انسانوں کی تذلیل حب الوطنی کی سند بن چکی ہے۔

عدالت کا یہ فیصلہ محض قانونی برأت نہیں، یہ ہندوستانی عدلیہ کا وہ لمحہ ہے جب اس نے اپنے ضمیر کو بیدار کرنے کی کوشش کی ہے۔ عدالت نے کہا: "استغاثہ کے پاس نہ کوئی ثبوت تھا، نہ کوئی عقلی دلیل۔ یہ تمام مقدمات تعصب، نفرت، اور جھوٹ پر مبنی تھے۔" ایک سادہ سوال: اگر یہ مقدمات جھوٹے تھے، تو انہیں قائم کرنے والوں کا احتساب کب ہوگا؟ وہ افسر، وہ سیاستدان، وہ نیوز اینکر، جنہوں نے اس ملک کو ذات پات، مذہب، اور فرقے کے نام پر تقسیم کرنے کی قسم کھا رکھی ہے ان پر کون مقدمہ چلائے گا؟ لیکن آیئے، ہم جذبات سے نکل کر تدبر کی طرف آتے ہیں۔ یہ عدالتی فتح ایک پہلا قدم ہے، لیکن منزل نہیں۔ مسلمانانِ ہند کو اب صرف خوش ہو کر تسبیح نہیں پڑھنی بلکہ سجدہ شکر کے بعد تدبر اور حکمت کے ساتھ اگلے سفر کا آغاز کرنا ہے۔ یہ فیصلہ ہمیں ایک آئینہ تھما رہا ہے، جس میں ہم خود کو دیکھیں کہیں ہماری کوتاہی، سادگی، اور حد سے زیادہ بھروسہ کرنے والی فطرت ہی ہمیں تختۂ مشق تو نہیں بنا رہی؟ مسلمانوں نے اس ملک کو اپنا وطن مانا، اس کے آئین کو تسلیم کیا، اس کے قانون کو اپنا سہارا جانا، مگر جب آزمائش کا وقت آیا تو انہیں "دوسرا درجہ" دینے کی سازش کھلم کھلا سامنے آگئی۔ ہم نے پھر بھی صبر کیا، خاموشی اختیار کی، پرامن رہے اور یہی ہماری سب سے بڑی حکمت تھی۔ لیکن کیا ہر بار خاموش رہنا ہی عقلمندی ہے؟

آج کا مسلمان ہر شعبے میں نمایاں ہے، لیکن اس کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ دستاویزی ثبوت، قانونی تحفظات اور میڈیا کی جنگ میں اکثر بے خبر ہوتا ہے۔ تبلیغی جماعت کے ساتھ جو کچھ ہوا، وہ اس لیے بھی ممکن ہوا کہ ہمارے پاس اپنی صفائی کا فوری اور مؤثر ذریعہ نہیں تھا۔ سوشل میڈیا پر ہماری موجودگی جذباتی ہے، منطقی نہیں۔ ہم تصویریں شیئر کرتے ہیں، غصہ نکالتے ہیں، دل ہلکا کرتے ہیں لیکن بیانیہ نہیں بناتے۔ لہٰذا اب وقت ہے کہ ہم: ہر دینی، تعلیمی اور سماجی سرگرمی کو مکمل قانونی دائرے میں لائیں۔ ہر مسجد، ہر مدرسے، اور ہر تبلیغی مرکز کا ریکارڈ، فنڈنگ، اور سرگرمیوں کی تفصیل محفوظ کریں۔ ہر مظلومانہ واقعہ کی باقاعدہ قانونی دستاویز تیار کریں تاکہ عدالت میں پیش کیا جاسکے۔ میڈیا کی یکطرفہ رپورٹنگ کے خلاف متحد ہو کر قانونی کارروائی کریں۔ مسلمانوں کے نوجوانوں کو قانون، میڈیا، اور سیاست میں بڑھ چڑھ کر شرکت کی ترغیب دیں۔ یہ وہ اقدام ہیں جو محض ہمدردی نہیں، عملاً تحفظ فراہم کریں گے۔ یہ بھی لمحہ ہے کہ ہم ان قوتوں کو پہچانیں جنہیں قرآن "اعداء اللہ" کہتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے پیغام کو مسخ کرتے ہیں، اس کے بندوں کو ذلیل کرتے ہیں، اور زمین پر فساد پھیلانے کو نیکی سمجھتے ہیں۔ آج جو لوگ مسلمانوں کو اس ملک سے الگ کرنا چاہتے ہیں، وہ صرف مسلمانوں سے نہیں بلکہ خدا کے نظام سے دشمنی رکھتے ہیں۔ ان کی اصل لڑائی اسلام سے ہے، قرآن سے ہے، اذان سے ہے۔ ان کا ہدف نماز پڑھنے والا مسلمان نہیں، وہ روحانی نظم ہے جو بندے کو رب کے سامنے جھکاتا ہے۔ یہ فیصلہ اسی رب کی قدرت کا ایک جلوہ ہے۔ جس طرح بدر کے میدان میں تھوڑے سے سچے لوگوں نے بڑی طاقت کو شکست دی، ویسے ہی آج سچ نے جھوٹ کو عدالت کے کٹہرے میں لا کھڑا کیا۔

ہمیں اُن صحافیوں کو یاد دلانا چاہیے جنہوں نے ننگے جھوٹ پر پورے پروگرام نشر کیے۔ انہیں دعوت دینی چاہیے کہ اگر تمہیں خدا کا خوف ہے تو کم از کم توبہ کرلو، ورنہ کل یہی عدالت تمہارے خلاف بھی گواہی دے گی۔ وہ سیاستدان جو مسلمانوں کو "کورونا بم" کہہ کر بدنام کرتے رہے، اُن سے صرف یہ پوچھ لینا کافی ہے: "اب جبکہ عدالت نے تمام الزامات کو رد کردیا، کیا تم اپنی زبان پر تالا لگاؤ گے؟" شاید نہیں۔ کیونکہ جھوٹ ان کا روزگار ہے، اور نفرت ان کی کرسی۔ ہمیں ان سے نفرت نہیں، ہمیں ان کے جھوٹ سے نفرت ہے۔ ہمیں ان کے خبثِ باطن پر ترس آتا ہے۔ کاش وہ جان لیتے کہ مسلمان تو وبا کے دوران بھی ہسپتالوں میں کام کرتا رہا، لوگوں کے جنازے اٹھاتا رہا، راشن تقسیم کرتا رہا اور صبر بھی کرتا رہا۔

اب ضرورت ہے کہ ہم فرقوں، تنظیموں اور فکری اختلافات سے اوپر اٹھ کر ایک امت بنیں۔ جس دن مسلمان صرف "مسلمان" بن کر کھڑا ہوا، اُس دن نہ میڈیا کا جھوٹ چلے گا، نہ سیاست کا دجل۔ اس ملک میں مسلمان کو اپنے تمام مذہبی حقوق کے ساتھ جینے کا حق ہے۔ لیکن یہ حق بغیر قربانی اور جدوجہد کے حاصل نہیں ہوگا۔ یاد رکھیے، اگر عدالت نے آج ہمیں انصاف دیا ہے تو یہ کل چھن بھی سکتا ہے، اگر ہم نے اپنی غفلت نہ چھوڑی۔ جن قوموں کو تاریخ سے سبق نہیں ملتا، وہ تاریخ بن جایا کرتی ہیں۔

عدالت کا یہ فیصلہ بلاشبہ مسلمانوں کے لیے ایک بڑی اخلاقی فتح ہے، لیکن صرف جشن منانے سے کام نہیں چلے گا۔ اس فیصلے کو ہمیں صرف قانونی بریت نہیں، بلکہ ایک اجتماعی تنبیہ سمجھنا چاہیے۔ رب کریم نے ظالموں کی سازش کو رد کیا، ان کے جھوٹ کو بے نقاب کیا، اور ہمیں دنیا کے سامنے سچا ثابت کیا اب سوال یہ ہے کہ ہم اس سچائی کے بعد خود کو کیسا ثابت کریں گے؟

یہ فیصلہ اللہ کی طرف سے ہمیں ایک اور موقع ہے کہ ہم سنبھل جائیں، بیدار ہو جائیں، اور اپنی صفوں کو درست کریں۔ آج جب عدلیہ نے ہم پر لگی تہمتیں ہٹادیں تو ہمیں خود اپنے گریبان میں بھی جھانکنے کی ضرورت ہے۔ ہم کب تک ہر مصیبت کے بعد صرف "ظلم ہوا ہے" کہہ کر بیٹھ جائیں گے؟ کب تک ہم صرف ردِ عمل میں زندہ رہیں گے؟ کیا اب وقت نہیں آچکا کہ ہم منصوبہ بندی، اتحاد، اور عمل کے میدان میں قدم رکھیں؟ یاد رکھیے، اللہ کی مدد اُن کے ساتھ ہوتی ہے جو خود بھی اپنے حال کو بدلنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ قرآن کہتا ہے: "إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ" یعنی اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلے۔

ہمیں اب وہ مسلمان بننا ہے جو صرف نمازی نہیں بلکہ باخبر ہو، جو صرف مدرسے میں نہیں بلکہ عدالت، اسمبلی، صحافت اور سماج میں بھی اپنی موجودگی درج کرائے۔ جس کا کردار دلیل سے لبریز ہو، اور جس کی زبان میں اثر، شائستگی اور حکمت ہو۔ ہمیں وہ مسلمان بننا ہے جو اپنے دشمن کو بھی دلیل سے لاجواب کرے، اور اپنے بھائی کو بھی حکمت سے قریب لائے۔

یہ فیصلہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ظلم کے ایوان ہمیشہ قائم نہیں رہتے، اور نہ ہی جھوٹ کا اندھیرا ہمیشہ چھایا رہتا ہے۔ یہ تاریخ کا قانون ہے کہ سچ بالآخر ظاہر ہوتا ہے، لیکن سچ کے ساتھ کھڑے ہونے کی قیمت بھی ادا کرنی پڑتی ہے۔ تبلیغی جماعت اور ان کے میزبان مسلمانوں نے وہ قیمت چکائی سماجی بائیکاٹ، تھانے کے چکر، میڈیا کی رسوائی، اور معاشی دباؤ۔ لیکن انہوں نے صبر کیا، اور اللہ کی مدد آگئی۔ ہمیں اُن تمام مسلمانوں سے بھی سبق لینا چاہیے جنہوں نے قانونی جنگ میں خاموشی سے کردار ادا کیا۔ اُن وکلاء، صحافیوں، اور سماجی کارکنوں کو دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیے جنہوں نے اس اندھیر نگری میں روشنی کا چراغ جلایا۔ اور ہمیں ان تنظیموں کو بھی احتیاط سے پرکھنا ہوگا جو قوم کے نام پر صرف اپنی دکان چمکاتی ہیں مگر اصل مسائل سے غائب رہتی ہیں۔ اب ہمیں چھوٹے چھوٹے اختلافات سے اوپر اٹھ کر یہ سمجھنا ہوگا کہ ہمیں اجتماعی دانش کی ضرورت ہے۔ مسجد کا امام ہو یا کالج کا طالب علم، تاجر ہو یا مزدور، سب ایک مشترکہ حکمتِ عملی کا حصہ بنیں۔ ہر فرد، اپنی سطح پر ایک چراغ بنے روشنی کا، فہم کا، ہمت کا۔

ہمیں قوم کے اندر وہ مزاج پیدا کرنا ہے جو ہر الزام پر بکھرنے کے بجائے، ثبوت، دلیل اور اتحاد سے جواب دے۔ ہمیں سیکھنا ہے کہ میڈیا کی جنگ صرف جذبات سے نہیں جیتی جاسکتی، بلکہ دلیل، مہارت اور صبر سے جیتی جاتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر، ہمیں یاد رکھنا ہے کہ اگر آج عدلیہ نے سچائی کا ساتھ دیا ہے تو یہ اللہ کا فضل ہے۔ یہ ہم پر اس کا کرم ہے، اس کا احسان ہے۔ اب اس احسان کا شکر صرف زبان سے نہیں، بلکہ عمل سے ادا کرنا ہوگا۔ لہٰذا آج کا دن صرف جشن کا نہیں، تجدید عہد کا دن ہے۔ آیئے، ہم عہد کریں کہ آئندہ ہر موقع پر ہم صرف ردِ عمل میں نہیں، بلکہ حکمت اور بصیرت کے ساتھ پیش آئیں گے۔ ہم صرف جذباتی نہیں، ذمہ دار مسلمان بنیں گے۔ اور ہم اپنے رب پر اعتماد کے ساتھ، اپنے دین کے وقار کو سنبھالنے کی پوری کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اتحاد، فہم، اور صحیح حکمتِ عملی کے ساتھ جینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

فلسفہ و مقصد قیام سید الشہداءؑ اور ہمارا کردار و عمل

ڈاکٹر شجاعت حسین

شہید کی اپنی ایک خاص شان ہے۔ وہ سپریم عزیز ترین متاع یعنی زندگی کا نذرانہ دے کر مذہب وملت کی بقا کا سامان پیدا کرتا ہے۔ اس کا لہو قوم کی رگوں دوڑ کر اسے حیات نو بخشتا ہے۔ یہی ایسی زندہ حقیقت ہے جس کی تائید تاریخ انسانیت قدم قدم اور ہمیشہ کرتی ہے۔

اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق وہی شخص شہید کا رتبہ حاصل کرتا ہے جس کی شہادت اسلام کے مقرر کردہ معیارات کے مطابق انجام پائے یعنی شہادت کا اعزاز اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو بلند ترین اسلامی مقاصد کے حصول کی کوشش کرتے ہوئے قتل ہو جائے اور یہ عظیم قربانی پیش کرنے سے اس کا مقصد صحیح انسانی اقدار کی حفاظت کرنا ہو۔

قرآن کریم اور احادیث میں شہداء کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا اس سے اس لفظ کے صحیح و مناسب مفہوم کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اسے کیوں اس قدر محترم ومقدس سمجھتے ہیں۔

قرآن حکیم شہید کے سلسلے میں فرماتا ہے: "اور تم گمان بھی نہ کرو کہ کشتگان راہ خدا مردہ ہیں۔نہیں، وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے رزق پاتے ہیں۔"سورۃ آل عمران، آیت169)

شہید کی مثال ایک شمع کی مانند ہے جس کا کام دوسروں کو روشنی مہیا کرنے کی خاطر جلنا اور بجھ جانا ہے۔ شہداء عالم انسانیت کی شمعیں ہیں وہ بنی نوع انسان کو روشنی مہیا کرنے کے لئے اپنے آپ کو جلا کر خاکستر کر دیتے ہیں۔ اگر وہ اپنی روشنی نہ پھیلائیں تو کوئی انسانی معاشرہ نہ تو اپنے کام کا آغاز کر سکتا ہے اور نہ ہی اسے جاری رکھ سکتا ہے۔

مولانا روم، سورۃ روم کی آیت کریمہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

خواند مزمل نبی را زین سبب
کہ برون آی از گلیم ای بوالھرب
ہمیں قم اللیل کہ شمعی ای ہمام
شمع، دائم شب بود اندر قیام

فلسفہ اور مقصد قیام امام حسین علیہ السلام ابوالآئمہ حضرت علیؑ وسیدہ النساء حضرت فاطمۃ الزہرٰا کے فرزند اور پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ و جناب خدیجۃ الکبریٰ کے نواسے، شہید مظلوم امام حسنؑ کے قوت بازو اور امت کے نوجوانان جنت کے سردارؑ کے عزادار کا مختصر تعرف، تعریف و شناخت ضروری ہے۔ عزادار کی پہچان عشق مقصد پیغام کربلا، عشق آشنائی فلسفۂ شہادت کربلا، مقصد قیام حسینؑ سے روشن خیالی، عشق پاک تر و بیباک تر، عشق میدانِ عمل کا مردِ میدان، عشق روح عمل کی علامت، یقین محکم و پختہ عزم کا نشان، عشق آباد کرنے کی خاطر خود کو ویران کرنے کا روشن منارہ، عشق کامیاب اور گراں بہا، عشق چون وچند سے آزاد، عشق امتحان کے لیے سدا آمادہ، کامیاب و کامران، عشق فضل خدا سے اپنا احتساب خود کرنے والا، عشق بندۂ الٰہی اور مظہر کربلا، علم و دانش، حلم وعمل، سخاوت وذہانت، زہد وتقویٰ، صبر وشکر اور ایثار وقربانی میں بے مثل۔ کربلا عشق کے لیے حریت ہی آرامِ جاں اور حریت ہی سواری کی ساربان، عشق پیغام کربلا میں حالت جنگ و نبرد آزمائی کیونکہ سید الشہداء عاشقوں کا امام، وہ بتولؑ کا جگر بند جو رسالت مآب کے باغ خاسرِ و آزاد ہے، اللہ اللہ پدر، بسم اللہ کی ب کا نقطہ ہے اور پسر خود آیہ ذبح عظیم کی حقیقت وتفسیر ہے(سورۃ الصفت 37، آیت107):

اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر
معنیٔ ذبح عظیم آمد پسر

حسینؑ کے لیے رسول اکرمؐ کی حدیث حسین منی وانا منل حسین ※ امتوں میں بہترین امت کے اس شہزادے کے لیے رسالت مآب کا دوش بہترین سواری بنے، ان کے لہو سے عشق غیور سرخ رُو ہے اور اس کے مضمون سے اس مصرع کی رنگینی ہے، آپؑ کا مقام ومرتبہ اس امت کے درمیان ایسا ہی ہے جیسا قرآن میں قل ھواللہ ہے۔ عزاداران سید الشہداؑ کو زیر نظر رکھنا چاہیے کہ موسیٰ فرعون، شبیرؑ ویزید اور حق و باطل دو ایسی قوتیں ہیں جو ابتداء سے متواتر چلی آرہی ہیں۔ آج جو حق زندہ ہے وہ قوتِ حسینؑ سے زندہ ہے، سردار خیر الامم سے ٹکرایا جس سے بارانِ رحمت ہوئی۔ یوں کہا جائے کربلا کی زمین کو اپنے لہو سے چمن بنایا، جلا بخشی، آپؑ نے قطعِ استبداد، ظلم وستم کی جڑیں کاٹ دیں اور آپ کے لہو کی موج نے چمن کی آبیاری کی اور حق کی بقا کی خاطر اپنی شہادت پیش کی اور کلمہ طیبہ کی محکم بنیاد بن گیا:

بہر حق در خاک وخوں غلطیدہ است
پس بنائے لاالہ گردیدہ است

امام حسینؑ کا مقصد نہ تو تخت وتاج کا حصول تھا اور نہ ہی دولت و طاقت پر قبضہ کرنا تھا۔ یہ سب ان کے قدموں کی دھول تھی۔ آپؑ کا مقصد قیام وشہادت مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنا اور اسلامی اقدار کو اجاگر کرنا تھا۔ امام حسینؑ کے قیام کا مقصد کلمۂ توحید کی بقا، شریعتِ محمدیؐ کا تحفظ، قرآن کی بالادستی، انسانی اقدار کی بحالی، مساوات قائم کرنا، غلامی سے آزادی دلانا تھا جس کی وضاحت سبطِ اصغرؑ نے مدینہ سے کربلا تک قدم قدم پر فرماتے رہے۔ شہیدِ اکبرؑ کی شہادت وقیام کا مقصد اسلام کی صحیح تصویر سامنے لانا تھی اور ایک ایسا انقلاب پیدا کرنا تھا کی یزیدیت کی اصلی شکل اور پسِ پردہ چہرے سامنے آجائیں اور نانا کا دین تاقیامت زندۂ جاوید ہو جائے۔

سید الشہداؑء کا ہدف واجباتِ دین پر عمل کرنا اور تمام مسلمانوں سے عمل کرانا تھا، اس کے لیے یزیدی حکومت کو ختم کرنے کے بجائے یزیدیت کو ختم کرنے کے اہداف کو اپنایا۔ یزیدیت کی نابودی کے لیے ایثار وقربانی، صبر وشکر کی ضرورت تھی۔ لہٰذا حضرت امام حسین علیہ السلام نے اسلامی اور اخلاقی راہ اختیار کی اور اپنی و اپنے خاندان کی قربانیاں پیش کر کے اسلام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جلا بخشی دی:

تیغ بہر عزت دین است وبس
مقصد اُو حفظ آئین است وبس

مقدس ہستیوں کا قیام، الٰہی قیام ہوتا ہے اور ان کا ہدف ومقاصد بندگانِ خدا کو ظلم کے پنجوں سے نجات دلانا، غاصبوں سے مستحقین کو حق دلوانا، لوگوں کو شریعتِ الٰہی کی تعلیم دینا اور اس کا نفاذ کرنا ہوتا ہے۔ یہ مقدس ہستیاں خواہ بندگانِ خدا کی نجات کے لیے قیام کریں یا شریعت الٰہی کے قائم وحفاظت کے لیے کریں دونوں صورتوں میں ان کا ہدف اور مقصد صرف اور صرف رضائے الٰہی ہوتا ہے جس کے لیے وہ اپنی جان کی قربانی دیتے ہیں یہاں تک کہ اپنے عزیز ترین جگر گوشوں کو بھی اس راہ میں قربان کر دیتے ہیں۔ صرف خالص خوشنودیٔ خدا کے لیے شہادتیں پیش کرنا وقیام کرتے ہیں۔

سید الشہداؑء کی وہ آواز ھل من ناصر ینصرنا ہے کوئی جو میری مدد کرے دنیا میں گونج رہی ہے۔ اس صدا کا مقصد اسلامی اقدار کو زندہ کرنا اور قائم رکھنا ہے خواہ کتنے ہی مصائب برداشت کرنے ہوں اور کتنی ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ دنیا گواہ ہے کہ ظلم کے پہاڑ ٹوٹ گئے لیکن اس کوہ عزم واستقلال سے ٹکرا کر خود پلٹ گئے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زبان پر ذیل شعر جاری رہا "اگر میرے نانا کا دین برقرار نہیں رہ سکتا جب تک کہ میری رگِ حیات قطع نہیں ہو جاتی تو اے تلوارو! آؤ، یہ جسم حاضر ہے۔"

حضرت امام حسینؑ اور ان کے تمام دوست واحباب گویا سبھی ساتھیوں کے ذہنوں میں سورۃ العصر کے معنی و مطالب ان کی تعلیمات پر پیہم عمل پیرا رہے۔ والعصر ان الا نسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت وتواصوا بالحق وتوا صوا بالصبر (سورۃ العصر 103) قسم زمانے کی یقینی طور پر انسان خسارے میں ہے، سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی ہدایت اور صبر وتحمل کی تلقین کرتے رہے۔

متوجہ ہوں۔ اب ایک واقعہ۔ آیت اللہ العظمیٰ سید علی الحسینی سیستانی دام ظلہ کا ایک آفاقی سوال جو صوبہ یوپی، ہندوستان کے عالم ومعلم، جو کربلا کے روضہ مقدسات کی زیارت کی غرض سے زائرین کے طور پر عراق گئے ہوئے تھے، نجف الاشرف بھی وارد وصادر ہوئے۔ یہ سوال علماء کرام، ذاکرین، مقررین، بانیانِ مجالس، شعراء کرام، نوحہ خواں، سوز خواں، مرثیہ خواں، ماتمی دستہ، مدرسین، حوزہ علمیہ، منتظمین مجالس، انجمنوں کے سکریٹریز اور متولیان نے اوقاف سے بھی منسلک ہے۔ جب عالمِ دین ومعلم کو مرجع تقلید، سید علی سیستانی دام ظلہ الوارف سے یہ کہہ کر ملاوایا گیا کہ ہندوستان سے ایک بڑے عالم آئے ہیں جو آپ سے ملاقات کی خواہش رکھتے ہیں۔ ملاقات کے دوران سب سے پہلے دریافت کیا کہ آپ نے ابتک کتنے لوگوں کو شیعہ بنایا ہے؟ جن عالم سے یہ اہم سوال کیا گیا تھا ان عالم دین نے خود راقم الحروف کو دوران ملاقات بتایا۔ دل شگاف امر تو یہ ہے کہ شیعہ بنانا تو دور کی بات اب خود میں شیعوں کی صفات ہے بھی یا کہ نہیں؟

تعلیمات کربلا تعلیمات قرآن ہے۔ سید الشہداؑء کا سر اقدس سجدۂ معبود میں ہوا اور جب سر اقدس نیزے پر بلند ہوا تو تلاوت قرآن کرتا ہوا نظر آیا۔ آواز خدا آئی "اے نفس مطمئن اپنے رب کی طرف اس حال میں چل کہ تو خوش ہو اور پسندیدہ قرار پائے۔ پس! میرے بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری جنت میں چلا جا۔" (سورۃ الفجر، آیت نمبر 27-30)۔

پانچ دفعہ کا پارلیمنٹیرین اور بیرسٹر، اسدالدین اویسی نے اعتراف حق کرتے ہوئے سامعین کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں امام حسین علیہ السلام کے روضہ اقدس کی زیارت کے لیے کربلائے مولا گیا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا وہاں پر زندگی ہے، زندگی نظر آرہی ہے۔ کربلا کہ میدان کو دیکھا، آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اسی مقام پر امام حسینؑ نے اسلام کی تبلیغ وبقا کے لیے سب کچھ قربان کر دیا۔ زور دیکر یہ بھی کہا کہ یزیدوں کا ساتھ کبھی بھی کسی بھی حالت میں مت دینا۔

کافی نہیں ہے صرف عقیدت حسینؑ کی
کردار مانگتی ہے محبت حسینؑ کی

المختصر، کربلا کو الفاظ سے خراج عقیدت پیش کرنے کا نہیں یعنی مجلس وماتم، ذکر وتقریر، شعر وشاعری اور نذر وتبرک ہی کافی نہیں بلکہ اپنے عمل و کردار سے فلسفہ، اور مقصد شہادت و قیام امام حسین علیہ السلام کو زندہ رکھنے وفروغ دینے کا نام ہے یہی خوشنودیٔ خدا، رسول اکرمؐ، علی مرتضیٰ، فاطمۃ الزہرٰا، حسن مجتبیٰ اور خود سید الشہداء ہے۔ جنھوں نے قیام امام حسین علیہ السلام کو اپنایا انھیں باقر الصدر ان کی ہمشیرہ، سید خمینی رح، سید علی سیستانی دام ظلہ الوارف، رہبر معظم سید علی خامنہ ای، سید حسن نصر اللہ، شہید مطہری، شہید بہشتی، مفتی سید محمد عباس صاحب قبلہ طاب ثراہ جو جن و انس میں یکساں مقبول رہے، علامہ سید غلام عسکری صاحب طاب ثراہ، علامہ سید ذیشان حیدر جوادی طاب ثراہ، باقر النمر، ذک زاکی حفظہ الوارف، شہید قاسم سلیمانی، شہید ابو مہندس، شہید خدمت سید ابراہیم رئیسی طاب ثراہ اور آج بھی جو میدان کارزار جیسے ایران، عراق، شام، یمن، لبنان اور فلسطین وغیرہ جہاں محاذ جنگ پر دل میں قیام کربلا لیے وقت کے یزید سے نبرد آزمائی کے لیے اپنی زندگی قربان کرنے کے لیے آمادہ ہیں۔

علی گڑھ، موبائل7060888223

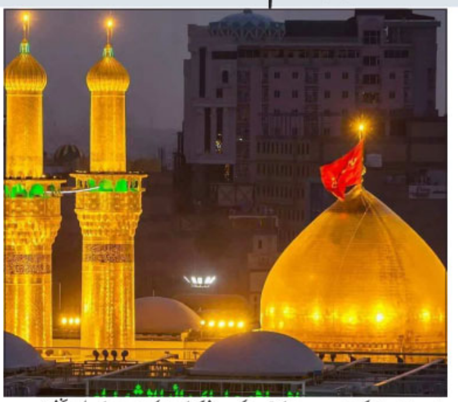

تذکرہ سیدنا حسین عَلَیہِ السَّلام

حافظ میر ابراہیم سلفی

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

يا آل بيت رسول الله حبكم
فرض من الله في القرآن أنزله
يكفيكم من عظيم الفخر أنكم
من لم يصل عليكم لا صلاة له

ترجمہ: "اے اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپکی محبت ہم پر رب نے قرآن میں فرض کر دی ہے۔ آپکی شان کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس شخص کی نماز، نماز نہیں جو آپ پر درود نہ پڑھے"۔

نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناکب پر قرآن وسنت سے قطعی نصوص کی لمبی فہرست ملتی ہے۔ عشرہ محرم کے دس دنوں کی نسبت سے راقم اس مضمون میں دس نقاط قلمبند کرے گا تا کہ شہید کربلا کی معرفت ہو سکے اور ان کے مدمقابل آنے والوں کی بدبختی واضح ہو سکے۔

سردار جنت

اللہ تعالیٰ نے حسنین کریمین کو یہ سعادت عطا کی ہے کہ انہیں جنت کے نوجوانوں کا سردار منتخب کیا، چونکہ جنت میں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا، جس کا واضح مطلب ہے کہ سیدنا ابو تراب کے یہ دو مبارک پھول تمام جنتیوں کے سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کو حسنین کریمین کی میراث قرار دی ہے اور یہ جنت کے حقیقی وارث ہیں۔ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ، ترجمہ: "حسن وحسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں، اور ان کے والدان سے بہتر ہیں"۔ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث 118، صحیح) ذخیرہ حدیث میں اس روایت کے ایک سو سے زیادہ طرق موجود ہیں۔

امام الانبیاء کی نسبت خاص

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "حسین مني وانا من حسين، احب الله من احب حسينا، حسين سبط من الاسباط"۔ ترجمہ: "حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں اللہ اس شخص سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے، حسین قبائل میں سے ایک قبیلہ ہیں" (مسند احمد، حسن) قاضی عیاض حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ "اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم من جانب اللہ مطلع کر دیئے گئے تھے کہ کچھ لوگ حسین سے بغض رکھیں گے اس لیے آپ نے پیشگی بیان کر دیا کہ حسین سے محبت مجھ سے محبت ہے، اور حسین سے دشمنی مجھ سے دشمنی ہے کیونکہ ہم دونوں ایک ہی ہیں"۔ حدیث سے واضح ہے کہ سیدنا حسین وآل حسین کو کربلا میں شہید کرنے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے۔

رب العزت نے شہید کربلا کی پاکی بیان کی

قرآن مقدس کے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 33 آیت تطہیر کے نام سے معروف ہے۔ یہ آیت مبارکہ خصوصاً آل علی کی عظمت میں نازل ہوئی۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ اہل البیت میں آل علی کو تخصیص عطا کی گئی۔ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آیت تطہیر نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا، اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک وصاف کر دے۔ (سنن ترمذی، صحیح) جن کی تطہیر رب کائنات نے قرآن میں بیان فرمائی ہو، ان کے مدمقابل آنے والا نجس اور پلید ہی ہو سکتا ہے۔

آیت مباہلہ کے مصداق

سورہ آل عمران کی آیت نمبر 61 ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا نجران کے عیسائیوں کے ساتھ پیش آنے والا مشہور واقعہ یعنی واقعۂ مباہلہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے ساتھ نجران کے نصاریٰ کے مناظرے کی طرف اشارہ کرتی ہے؛ کیونکہ نصاریٰ کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تین اقانیم میں سے ایک اقنوم ہے، وہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قرآن کریم کی وحیانی توصیف سے متفق نہیں تھے جو انہیں خدا کا پارسا بندہ اور نبی سمجھتا ہے، حتیٰ کہ آپؐ نے انہیں للکارتے ہوئے مباہلے کی دعوت دی۔ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ، "چنانچہ اب آپ کو علم پہنچنے کے بعد، جو بھی اس کے بارے میں آپ سے کٹ حجتی کرے، تو کہہ دیجیے کہ آؤ! ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں، اور اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں، اور اپنے نفسوں کو اور تمہارے نفسوں کو، بلالیں، پھر التجا کریں اور اللہ کی لعنت قرار دیں جھوٹوں پر"۔ (القرآن) جب یہ آیت اتری، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ، اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں"۔ (صحیح مسلم)

حدیث ثقلین کے مصداق

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ، "قریب ہے کہ میرے رب کا بھیجا ہوا قاصد پیغام اجل لائے اور میں قبول کر لوں۔ میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ پہلے تو اللہ کی کتاب ہے اور اس میں ہدایت ہے اور نور ہے۔ تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو۔ غرض کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب کی طرف رغبت دلائی۔ پھر فرمایا کہ دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ یاد دلاتا ہوں، تین بار فرمایا"۔ (صحیح مسلم، معجم طبرانی) لیکن امت نے اس وصیت کا خیال نہ رکھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے چلے ہوئے 50 سال بھی نہیں ہوئے تھے کہ ظالموں نے آپ کے اولادوں کو ذبح کر دیا۔

خوشبوئے رسالت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل بیت اطہار بالخصوص حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے شدید محبت فرماتے تھے۔ ارشاد فرمایا، "هما ريحانتاي من الدنيا"۔ ترجمہ: "گلشن دنیا میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں"۔ (جامع ترمذی) مسند احمد کی روایت ہے کہ، "**من أحبهما فقد أحبني ومن أبغضهما فقد ابغضني و من آذاهما فقد آذاني**"۔ ترجمہ: "جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میری ذات کے ساتھ بغض رکھا اور جس نے ان کو اذیت دی اس نے میری جان کو اذیت دی"۔

کائنات کے عظیم شہسوار

شداد بن ہاد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر یا عصر میں سے کسی نماز کے لئے باہر تشریف لائے تو سیدنا امام حسن یا امام حسین کو اٹھائے ہوئے تھے آگے بڑھ کر انہیں ایک طرف بٹھا دیا اور نماز کے لئے تکبیر کہہ کر نماز شروع کر دی سجدے میں گئے تو اسے خوب طویل کیا میں نے درمیان میں سر اٹھا کر دیکھا تو بچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر سوار تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے میں یہ دیکھ کر دوبارہ سجدے میں چلا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج تو آپ نے اس نماز میں بہت لمبا سجدہ کیا ہم تو سمجھے کہ شاید کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے یا آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے کچھ بھی نہیں ہوا البتہ میرا یہ بیٹا میرے اوپر سوار ہو گیا تھا میں نے اسے اپنی خواہش کی تکمیل سے پہلے جلدی میں مبتلا کرنا اچھا نہ سمجھا۔ (مسند احمد، صحیح) جس مبارک ذات کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ طویل فرمایا کہ شہزادہ زمین پر گر نہ جائے، اسی مقدس ہستی کے جسد اطہر کو کائنات کے ملعون ترین شقی گروہ نے کربلا کے میدان میں بے حرمتی کی۔

تا قیامت ذکر سے روشن رہے گی یہ زمیں
ظلمتوں کی شام میں اک روشنی ہے کربلا

اهل البیت سے محبت عین ایمان هے

ابو سعید خدری رضی اللہ بیان فرماتے ہیں کہ عہد نبوی میں ہم جس شخص میں بغض علی پاتے اسے منافق سمجھتے تھے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا مولی علی سے فرمایا تھا کہ مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور کوئی منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔ اسی طرح سیدۃ النساء العالمین کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا کہ "فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس سے فاطمہ کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا"۔ فرمان ربانی ہے کہ "اے نبی ان لوگوں سے فرما دو کہ میں اس کام پر تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں، البتہ قرابت کی محبت ضرور چاہتا ہوں، جو کوئی بھلائی کرے گا ہم اس کی بھلائی میں اور اضافہ کر دیں گے بے شک اللہ بڑا درگزر کرنے والا اور قدر دان ہے"۔ (سورہ شوری آیت نمبر 23) اس آیت مبارکہ کو آیت مودت کا نام دیا گیا ہے۔

نبوی زبان سے شہادت کی خبر

صاحب مشکاۃ نے روایت نقل کی جسے امام حاکم نیسا پوری رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا۔

ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے رات ایک عجیب سا خواب دیکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "وہ کیا ہے؟" انہوں نے عرض کیا: وہ بہت شدید ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "وہ کیا ہے؟" انہوں نے عرض کیا: میں نے دیکھا کہ گویا گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو آپ کے جسم اطہر سے کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم نے خیر دیکھی ہے، ان شاء اللہ فاطمہ بچے کو جنم دیں گی اور وہ تمہاری گود میں ہوگا۔" فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسین رضی اللہ عنہ کو جنم دیا اور وہ میری گود میں تھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر میں کسی اور طرف متوجہ ہو گئی، اچانک دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! میرے والدین آپ پر قربان ہوں! آپ کو کیا ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جبریل میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت عنقریب میرے اس بیٹے کو شہید کر دے گی۔ میں نے کہا حسین کو؟ انہوں نے کہا ہاں! اور انہوں نے مجھے اس جگہ کی سرخ مٹی لا کر دی۔" (مستدرک حاکم، مشکاۃ المصابیح) اس روایت کے متعدد شواہد بھی موجود ہیں جن سے یہ روایت قوی بن جاتی ہے۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں کہ دو پہر کا وقت تھا میں لیٹا ہوا تھا۔ خواب دیکھتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں، پریشان حال ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں ایک شیشی ہے، اس شیشی میں خون ہے میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ خون کیسا ہے فرمایا! ابن عباس! ابھی ابھی مقتل حسین سے آیا ہوں یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، آج سارا دن کربلا میں گزرا۔ کربلا کے شہیدوں کا خون اس شیشی میں جمع کرتا رہا ہوں۔

یہ فقط عظمت کردار کے ڈھب ہوتے ہیں
فیصلے جنگ کے تلوار سے کب ہوتے ہیں
جھوٹ تعداد میں کتنا ہی زیادہ ہو سلیمؔ
اہل حق ہوں تو بہتر بھی غضب ہوتے ہیں

قاتلین حسین اور راقم کا منهج

عزیز قارئین کرام! قاتلین حسین کی بدبختی اور زندیقیت کا اندازہ اس بات سے لگائے کہ وہ اتنے اندھے ہو چکے تھے کہ انہیں اس پیغمبر کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد نظر نہ آئی جس کا کلمہ پڑھ کر وہ بھی دعویٰ اسلام کر رہے تھے۔ وہ اتنے حد سے تجاوز کر چکے تھے کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں پر ترس نہ آیا، وہ اس قدر حیوانیت کی سرحد پار کر چکے تھے کہ انہیں معصوم بچوں کی پیاس دکھائی نہ دی، معصوم گلابوں کی چیخ و پکار سنائی نہ دی۔

وہ اس قدر کفر ونفاق میں ڈوب چکے تھے کہ نواسہ رسول کا سر مبارک قلم کرتے وقت ان کے پلید ہاتھ نہ کانپے۔ کیسے کوئی زندہ دل انسان قاتلین کی حمایت کرے؟ بلاشک یہ خسارے کا سودا ہوگا۔ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں، "**من قتل الحسين، أو أعان على قتله، أو رضي بذلك، فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين؛ لا يقبل الله منه صرفًا ولا عدلًا**"۔ ترجمہ: "جس نے سیدنا حسین کو قتل کیا، یا قتل میں معاونت کی یا قتل حسین پر راضی ہوا تو اس پر اللہ کی لعنت، ملائکہ کی لعنت اور پوری انسانیت کی لعنت، اللہ نہ اسکا فرض قبول کرے نہ نفل"۔ فرمان ربانی ہے کہ، "**إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا**"۔ ترجمہ: "بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے اُن کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے"۔ (القرآن)

حق ہو ستیزہ کار تو باطل ہو سرنگوں
دم بھر میں تار تار ہو شیرازۂ فسوں
دکھلا دیا حسین نے اپنا بہا کے خوں
کرتے ہیں دیکھ سینۂ باطل کو چاک یوں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے دلوں میں اہل بیت کی محبت ڈال دے۔ رب العزت ہمیں اہل بیت کی معرفت عطا کرے۔ اللہ ہمیں ناصبیت کی ضلالت سے محفوظ رکھے۔۔۔۔آمین۔

رابطہ:6005465614

بہار حکومت کسی بھی درست ووٹر کا نام فہرست سے نہیں ہٹنے دے گی

حکومت اور اپوزیشن دونوں کی نیت ایک ہے: وجے کمار چودھری

پٹنہ، 24 جولائی (یو این آئی) بہار کے پارلیمانی امور کے وزیر وجے کمار چودھری نے آج اسمبلی میں نتیش کمار کی قیادت والی ریاستی حکومت کی جانب سے یقین دلایا کہ حکومت یہی چاہتی ہے کہ کسی بھی اہل اور درست ووٹر کا نام ووٹر لسٹ سے نہ ہٹایا جائے۔ جمعرات کو اسمبلی میں اپوزیشن کی طرف سے خصوصی نظر ثانی کے عمل سے متعلق اٹھائے گئے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر چودھری نے کہا کہ حکومت اور اپوزیشن دونوں کی نیت ایک ہے۔ ہر کوئی چاہتا ہے کہ فہرست میں صحیح ووٹروں کے نام رہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس بات کو یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کرے گی کہ کوئی بھی درست ووٹر فہرست سے باہر نہ ہو۔ اس معاملے پر حکومت اور اپوزیشن کو یکساں تشویش ہے۔ مسٹر چودھری نے کہا کہ الیکشن کمیشن نے 18 لاکھ فوت شدہ اور 26 لاکھ تارکین وطن کی شناخت کی ہے۔ انہوں نے اپوزیشن سے جاننا چاہا کہ کیا ان لوگوں کے نام فہرست میں رہنے چاہئیں، جو لوگ اب زندہ نہیں ہیں یا مستقل طور پر باہر چلے گئے ہیں، کیا ان کے نام بھی رہنے دیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن یکم اگست کو ڈرافٹ ووٹر لسٹ شائع کرے گا، جس کے بعد شہریوں کو اعتراضات دائر کرنے، نام شامل کرنے یا حذف کرنے کے لیے ایک ماہ کا وقت ملے گا۔ اپوزیشن کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر چودھری نے کہا کہ ووٹر نظر ثانی پر بحث کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے کیونکہ یہ معاملہ سپریم کورٹ میں ہے۔ ہم نے ایوان کو چلانے کی سہولت کے لیے اس معاملے پر تمام جماعتوں کے قائدین کی رائے لینے کی تجویز پر اعتراض نہیں کیا۔

مسٹر چودھری نے ووٹروں کی نظر ثانی کی مدت کے بارے میں کہا کہ 2003 میں بھی جب خصوصی نظر ثانی کی گئی تھی تو 15 جولائی سے 14 اگست تک صرف ایک ماہ کا وقت دیا گیا تھا۔ اس بار بھی اتنا ہی وقت دیا گیا ہے۔ سال 2023 میں بہار میں کرائے گئے ذات کے سروے کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس وقت کی مہاگٹھ بندھن کی نتیش حکومت جس میں آر جے ڈی بھی شامل تھی، نے 7 جنوری سے 21 جنوری کے درمیان صرف 15 دنوں میں گھروں کی فہرست تیار کی تھی۔ مسٹر چودھری نے کہا کہ اس بار ووٹروں کی نظر ثانی 20-25 سال بعد کی جا رہی ہے اور یہ گھر گھر جا کر کی جا رہی ہے جو کہ عام نظر ثانی سے مختلف ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن اس عمل میں مکمل شفافیت کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ بہار حکومت چاہتی ہے کہ بہار کا کوئی ووٹر فہرست سے باہر نہ جائے۔ ووٹر نظر ثانی کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ اس کے لیے بھی ایک عمل ہے۔ ہر الیکشن سے پہلے ووٹرز کی نظر ثانی کی جاتی ہے۔ تقریباً 20-25 سال کے بعد ووٹروں کی ایک خاص گہری نظر ثانی کی جا رہی ہے، جو عام عمل سے مختلف ہے۔ سال 2003 میں ہونے والے سخت عمل میں بھی صرف ایک ماہ کا وقت دیا گیا تھا۔

مسٹر چودھری نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے کہا تھا کہ وہ ووٹر ریویژن کے خلاف نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی طرف سے وہ بہار کے تمام ووٹروں کو یقین دلاتے ہیں کہ ووٹر لسٹ سے کوئی بھی صحیح اور جائز ووٹر باہر نہیں کیا جائے گا۔ تیجسوی یادو کے بیان پر بحث کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے کہا کہ سال 1992 میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ لالو پرساد یادو نے خود ایوان میں کہا تھا کہ دراندازوں کو بہار سے باہر کرنا ہے۔ سال 2005 میں اس وقت کی ایم پی ممتا بنرجی نے بھی یہی کہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ووٹر ریویژن میں تقریباً 18 لاکھ لوگ مردہ پائے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی 26 لاکھ لوگ باہر گئے ہیں، ان کی بھی شناخت ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2005 میں 11 فیصد لوگ بہار سے ہجرت کرتے تھے جن کی تعداد اب صرف دو فیصد رہ گئی ہے۔ جیسے ہی نائب وزیر اعلیٰ نے یہ کہا تیجسوی یادو نے اس پر سخت اعتراض کیا اور کھڑے ہو کر اپنا احتجاج درج کرایا۔ تیجسوی یادو کہنے لگے، جھوٹ پر جھوٹ بولو۔ اس کے بعد ایوان میں ہنگامہ ہوا۔ ایوان میں ووٹر لسٹ پر نظر ثانی پر بحث میں اسمبلی اسپیکر نند کشور یادو نے سب سے پہلے اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو کو بات کرنے کا موقع دیا، جن کی تقریر بدھ کو ادھوری رہ گئی تھی۔ بحث میں حصہ لیتے ہوئے تیجسوی یادو نے کہا کہ اپوزیشن صرف یہ چاہتی ہے کہ کوئی بھی جائز بہاری ووٹر لسٹ سے محروم نہ رہے۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ جنتا دل یونائیٹڈ کے ایم پی نے بھی ووٹر لسٹ پر نظر ثانی پر ان کے حق میں بات کی ہے۔ قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کے حلیف چندرابابو نائیڈو نے بھی الیکشن کمیشن کو ایسی ہی تجویز دی ہے۔ تیجسوی یادو نے ایوان میں کہا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو یقین دلانا چاہئے کہ وہ ایک بھی بہاری کا نام ووٹر لسٹ سے حذف نہیں ہونے دیں گے۔ ذات پات کی بنیاد پر مردم شماری پر بحث کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسے مکمل کرنے میں 9 سے 10 ماہ لگے۔ اس وقت بھارتیہ جنتا پارٹی کے لوگ سروے کرنے والوں پر ان کے پاس نہ پہنچنے کا الزام لگاتے تھے۔ اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ ایسی صورتحال میں نظر ثانی کارکنوں کے لیے صرف 25 دنوں میں آٹھ کروڑ لوگوں تک پہنچنا ممکن نہیں۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ الیکشن کمیشن نے سپریم کورٹ میں جو حلف نامہ دیا ہے اس میں کسی بھی غیر ملکی نیپالی، بنگلہ دیشی، میانمار کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ بی جے پی کے بوتھ لیول ایجنٹس نے بھی ایسا کوئی اعتراض نہیں اٹھایا۔ دراندازی آئے ہیں تو حکومت خود اپنے اوپر سوال اٹھا رہی ہے۔ سال 2003 میں مرکز میں واجپائی کی حکومت تھی اور بہار میں رابڑی دیوی وزیر اعلیٰ تھیں۔ اس کے بعد سے نتیش کمار اقتدار میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نریندر مودی 11 سال سے مرکز میں برسر اقتدار ہیں، ایسے میں دراندازی کی باتیں حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کرتی ہیں۔ اگر دراندازی آئے ہیں تو قصور حکومت کا ہے۔ بڑا سوال یہ ہے کہ ایک بھی بہاری کا نام ووٹر لسٹ سے حذف نہ کیا جائے، الیکشن کمیشن غیر جانبداری سے کام کرے۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کل اسمبلی میں ٹھیک کہہ رہے تھے کہ اب تو الیکشن میں جانا ہے۔ کون آئے گا اور کون نہیں اس کا فیصلہ عوام کرے گی لیکن اہم بات یہ ہے کہ عوام کا نام حذف نہ کیا جائے۔ اس سے پہلے اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے ایوان میں معافی مانگی۔ انہوں نے کہا، ہم سب ایک ہی مقصد کے ساتھ آتے ہیں کہ بہار کی ترقی ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ آخری سیشن ہے، اگر ہم سے یا ہماری جماعت سے پانچ سال میں کوئی غلطی ہوئی ہے یا کسی کو تکلیف ہوئی ہے تو ہم معافی چاہتے ہیں، لیکن یہ کام دونوں طرف سے ہونا چاہیے۔

تیجسوی نے کہا، الیکشن کمیشن کا کام منصفانہ انتخابات کرانا ہے اور سپریم کورٹ میں کمیشن کی طرف سے دیئے گئے 700 صفحات کے حلف نامہ میں بھی کہیں بھی غیر ملکی لفظ کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ اگر کوئی غیر ملکی آیا ہے تو قصور مرکزی حکومت کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسائل سے بھٹکانے والی چیزوں پر بات کرنے کے بجائے وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ کسی بھی ووٹر کا نام فہرست سے حذف نہ کیا جائے اور انہوں نے اس معاملے میں وزیر اعلیٰ سے یقین دہانی کا مطالبہ کیا۔ کانگریس ایم ایل اے شکیل احمد نے ووٹر لسٹ کی تصدیق کو سیاسی طور پر محرک قرار دیا اور کہا کہ حکومت کے اندرونی سروے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بہار حکومت ہار رہی ہے۔ کانگریس ایم ایل اے نے اپنے خطاب میں شاعری کے انداز میں کچھ باتیں کہیں۔

چیف الیکٹورل آفس کو زیادہ اختیارات کی ہدایات

ممتا حکومت لے رہی ہے قانونی مشورہ

کولکتہ، 24 جولائی (یو این آئی) مغربی بنگال میں ریاستی حکومت اور الیکشن کمیشن (ای سی آئی) کے درمیان تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ ریاستی حکومت مبینہ طور پر ای سی آئی کی حالیہ ہدایات کو چیلنج کرنے کے لیے قانونی اختیارات پر غور کر رہی ہے، جو چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) کے دفتر کو مکمل مالی اور انتظامی خود مختاری فراہم کرنے کے حق میں ہے۔ ایک سینئر افسر نے بدھ کو اس بات کی تصدیق کی کہ ترنمول کانگریس کی قیادت والی حکومت ای سی آئی کی ہدایت کو سیاسی طور پر محرک سمجھتی ہے اور اس کے آئینی جواز کا جائزہ لے رہی ہے۔ اہلکار نے کہا "حالانکہ الیکشن کمیشن ایک آزاد آئینی ادارہ ہے، لیکن یہ ریاست کے قائم کردہ انتظامی ڈھانچے کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اس طرح کی یکطرفہ ہدایات ریاستی انتظامیہ میں مداخلت کے مترادف ہیں۔ اگلے قدم کے لیے قانونی مشورہ لیا جا رہا ہے۔" الیکشن کمیشن نے 17 جولائی کو مغربی بنگال کے چیف سکریٹری منوج پنت کو ایک خط لکھ کر ایک مکمل خود مختار انتخابی محکمہ تشکیل دینے کا مطالبہ کیا تھا، جسے محکمہ داخلہ اور پہاڑی امور سے الگ کر دیا جائے گا۔ اس وقت یہ محکمہ سی ای او آفس کے ماتحت ہے۔ کمیشن نے کہا کہ سی ای او آفس کے پاس مالی اختیارات محدود ہیں، وہ محکمہ خزانہ کی جانب سے معمولی مستقل پیشگی پر منحصر ہے اور سی ای او منوج کمار اگروال ایڈیشنل چیف سکریٹری کے عہدے پر ہونے کے باوجود آپریشنل خود مختاری کا فقدان ہے۔ ای سی نے کہا "اس انتظام میں، سی ای او کو سابقہ ایڈیشنل چیف سکریٹری، داخلہ اور پہاڑی امور (انتخابات) مقرر کیا جاتا ہے لیکن اس میں حقیقی آزادی کا فقدان ہے۔" کمیشن نے زور دیکر کہا کہ اس طرح کا ساختی انحصار انتخابی عمل کی شفافیت سے سمجھوتہ کرتا ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے، ای سی نے ایک علیحدہ انتخابی محکمہ قائم کرنے کی سفارش کی ہے جس میں ایک وقف بجٹ سربراہ ہو، اس کے ساتھ اعلیٰ ریاستی اہلکاروں کے برابر مالی اختیارات بھی ہوں۔ ای سی آئی نے ریاستی حکومت سے آئندہ ریاستی اسمبلی انتخابات سے قبل کمیشن کی مشاورت سے سی ای او آفس میں چار اہم اسامیوں ایڈیشنل، جوائنٹ اور ڈپٹی چیف الیکٹورل آفیسر کو بھرنے کے لئے بھی کہا ہے۔

مشرقی ریلوے نے کولکتہ-جموں توی ایکسپریس میں ایک اضافی اے سی-3 ٹائر کوچ کا کیا اضافہ

کولکتہ، 24 جولائی (یو این آئی) مشرقی ریلوے نے کولکتہ-جموں توی ایکسپریس میں ایک اضافی اے سی-3 ٹائر کوچ کو عارضی طور پر شامل کرنے کا اعلان کیا ہے، جس سے ایکسپریس ٹرین میں ہر پھیرے میں 72 برتھیں دستیاب ہوں گی۔ ریلوے نے ایک ریلیز میں کہا کہ اس اقدام کا مقصد زیادہ سے زیادہ مسافروں کو سہولت فراہم کرنا اور مصروف اوقات میں انہیں زیادہ آرام دہ سفر فراہم کرنا ہے، اس طرح مسافروں کے سفر کو مزید ہموار بنایا جائے گا۔ اس اضافی اے سی-3 ٹائر کوچ کو کولکتہ سے 23 جولائی اور 09 اگست کے درمیان روانہ ہونے والی کولکتہ-جموں توی-کولکتہ ایکسپریس میں شامل کیا گیا ہے اور اسے 25 جولائی اور 11 اگست 2025 کے درمیان جموں توی سے روانہ ہونے والی کولکتہ-جموں توی-کولکتہ ایکسپریس میں شامل کیا جائے گا۔

باگڑے نے نیٹ میں کامیاب ہوئے شرون کمار کو اعزاز سے نوازا

بالوترا، 24 جولائی (یو این آئی) راجستھان کے گورنر ہری بھاؤ کشن راؤ باگڑے نے بالوترا ضلع کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے تعلق رکھنے والے شرون کمار کو نیٹ امتحان 2025 میں کامیاب ہونے پر جمعرات کو اعزاز سے نوازا۔ اس موقع پر جناب باگڑے نے کہا کہ شرون کمار کی کامیابی صرف ایک امتحان میں کامیابی نہیں بلکہ غربت اور جدوجہد کے باوجود حاصل کی گئی ایک غیر معمولی فتح ہے۔ گورنر نے اس کی تعریف کرتے ہوئے اسے دوسروں کے لیے مثال قرار دیا۔ مسٹر باگڑے نے کلکٹریٹ سبھاگار میں شرون کمار کو شال اوڑھا کر یادگار نشانی سے نوازا۔ انہوں نے ضلع انتظامیہ کو ہدایت دی کہ شرون اور اس کے خاندان کو ہر ممکن مدد فراہم کی جائے اور انہیں اہلیت کے مطابق عوامی فلاحی اسکیموں سے مستفید کیا جائے۔ گورنر نے امید ظاہر کی کہ شرون کمار مستقبل میں ایک کامیاب ڈاکٹر بن کر معاشرے کی خدمت کریں گے۔

'ایف ٹی اے سے پہلے بھگوڑا سمجھوتہ ضروری!'

وزیر اعظم مودی کے برطانوی دورے پر کانگریس کا طنز

نئی دہلی: برطانیہ کے ساتھ مجوزہ آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) پر دستخط سے چند گھنٹے قبل کانگریس نے جمعرات کو مودی حکومت پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ اس معاہدے سے پہلے ہندوستان کو ایک 'بھگوڑا منتقلی سمجھوتہ' (فیوجیٹیو ٹرانسفر اگریمنٹ) بھی کرنا چاہیے تاکہ وجے مالیا، نیرو مودی اور للت مودی جیسے اقتصادی مجرموں کو وطن واپس لایا جا سکے۔ کانگریس کے سینئر رہنما اور پارٹی کے مواصلاتی انچارج جے رام رمیش نے ایک طنزیہ پوسٹ میں لکھا، "وزیر اعظم نریندر مودی کی موجودگی میں آج لندن میں ہند-برطانیہ ایف ٹی اے پر دستخط ہوں گے لیکن ہندوستان کو برطانیہ سے ایک اور بھی زیادہ ضروری ایف ٹی اے کرنا چاہیے اور وہ ہے فیوجیٹیو ٹرانسفر اگریمنٹ۔" انہوں نے مزید کہا، "آخر کار،

مودی ماڈل کی 'بھگوڑا نومکس' کے تین بڑے ستارے، وجے مالیا، نیرو مودی اور للت مودی، اب بھی اپنی گھر واپسی کا انتظار کر رہے ہیں اور ممکن ہے اس فہرست میں کچھ نئے نام بھی جلد جڑ جائیں" کانگریس کا یہ بیان ایسے وقت آیا ہے جب وزیر اعظم مودی برطانیہ اور مالدیپ کے دورے پر ہیں اور لندن میں ایف ٹی اے پر دستخط کے لیے موجود ہیں۔ پارٹی نے الزام لگایا ہے کہ حکومت اس معاہدے کو اپنی بڑی کامیابی کے طور پر پیش کر رہی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے ملک کے چھوٹے کاروباروں، مقامی صنعتوں اور روزگار پر شدید منفی اثر پڑے گا۔ کانگریس نے کہا ہے کہ یہ ایف ٹی اے برطانوی کمپنیوں کو ہندوستانی سرکاری خریداری کے شعبے میں رسائی دے گا، جس کا تخمینہ تقریباً 600 ارب ڈالر ہے۔ اب تک ہندوستان نے اپنی پبلک پروکیورمنٹ پالیسی کو ایسے معاہدوں سے باہر رکھا تھا تاکہ مقامی صنعتوں کو تحفظ فراہم کیا جا سکے لیکن یہ پالیسی اب خطرے میں ہے۔ کانگریس نے خبردار کیا کہ کاروں پر درآمدی ڈیوٹی 100 فیصد سے گھٹا کر صرف 10 فیصد کرنا 'میک ان انڈیا' کے تصور کو زک پہنچائے گا اور ہندوستانی آٹو انڈسٹری کو نقصان دے گا، خاص طور پر ایسے وقت میں جب الیکٹرک وہیکل کی انقلابی تبدیلی کا موقع سامنے ہے۔ پارٹی نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اس ایف ٹی اے کے تحت ہندوستان نے پہلی بار دوا سازی کے شعبے میں ایسے پیٹنٹ اصول تسلیم کیے ہیں جو ڈبلیو ٹی او کے طے شدہ معیار سے آگے ہیں، جس سے سستی دواؤں کی دستیابی پر منفی اثر پڑے گا۔ جے رام رمیش نے اپنی سابقہ پوسٹ میں وزیر اعظم کو 'سپر پریمیم فریکوینٹ فلائر' قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ ہر دورے پر صرف کچھ بڑے کارپوریٹ گھرانوں کے فائدے کے معاہدے کرتے ہیں، جبکہ چھوٹے کاروباروں کو مسلسل نظر انداز کیا جاتا ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ یہ ایف ٹی اے نہ صرف ہندوستانی صنعتوں بلکہ مستقبل کے بین الاقوامی معاہدوں پر بھی منفی اثر ڈالے گا۔

حکومت ہند اور عالمی طاقتیں غزہ میں جاری نسل کشی روکنے کیلئے فوری مداخلت کریں

اسرائیل کے مسلسل حملوں کو فوری طور پر روکنے کے لیے عملی اقدامات کریں: امیر جماعت کی اپیل

نئی دہلی، 24 جولائی (یو این آئی) جماعت اسلامی ہند (جے آئی ایچ) کے امیر سید سعادت اللہ حسینی نے غزہ میں جاری نسل کشی اور انسانی بحران کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت ہند سمیت عالمی طاقتوں اور دنیا بھر کے باضمیر شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ غزہ میں ہونے والے مظالم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ میڈیا کے لیے جاری اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ ساتھ ہی اسرائیل کے مسلسل حملوں کو فوری طور پر روکنے کے لیے عملی اقدامات کریں۔ انہوں نے کہا کہ غزہ میں 21 لاکھ سے زائد فلسطینی جن میں 11 لاکھ سے زائد بچے شامل ہیں مسلسل محاصرے اور شدید بمباری کی زد میں ہیں۔ 18 مارچ 2025 کو جنگ بندی کے خاتمے کے بعد اسرائیل نے اپنی فوجی جارحیت کو مزید تیز کر دیا ہے اور بنیادی ضروریات اور امداد پر مکمل پابندی عائد کر رکھی ہے۔ غزہ کے عوام بھوک سے مر رہے ہیں۔ ان کے گھر تباہ ہو چکے ہیں اور ان کی آوازیں خاموش کر دی گئی ہیں۔ غزہ کی صورت حال انتہائی نازک ہے اور فوری توجہ کی مستحق ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیلی حکومت غزہ کے عوام کو مکمل طور پر ختم کرنے کا منصوبہ بنا چکی ہے۔ اب یہ عالمی برادری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس المیے کو روکنے کے لیے فوری اقدامات کرے۔ انہوں نے کہا کہ اطلاعات کے مطابق غزہ کے 90 فیصد طبی مراکز تباہ یا ناکارہ ہو چکے ہیں۔ پورے غزہ میں صرف چند غذائی مراکز کام کر رہے ہیں جبکہ ہزاروں ٹن خوراک اور دوائیں کئی مہینوں سے سرحدی راستوں پر رکی ہوئی ہیں۔ صفائی، پینے کے صاف پانی اور طبی سہولیات کی تباہی کے باعث اسہال، ہیپاٹائٹس اے اور سانس کی بیماریاں تیزی سے پھیل رہی ہیں۔ یونیسیف کے مطابق 6 لاکھ 60 ہزار بچے

اسکولوں سے محروم ہیں اور 17 ہزار سے زائد بچے یتیم یا اکیلے رہ گئے ہیں۔ اگر غزہ کا محاصرہ ختم نہ ہوا تو ستمبر 2025 تک مکمل قحط پڑنے کا خطرہ ہے۔ انہوں نے عالمی برادری سے فیصلہ کن اقدام کا مطالبہ کیا اور کہا کہ یہ عالمی نظام کے لیے ایک سخت آزمائش کا وقت ہے۔ ہم تمام ممالک سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اسرائیل سے فوجی اور معاشی تعلقات ختم کریں۔ نیتن یاہو کے خلاف آئی سی سی کے وارنٹ کی پاسداری کریں اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی جانب سے ناجائز قبضے کے خاتمے کی قراردادوں کی حمایت کریں۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کے تعلق سے امیر اور طاقتور ممالک بالخصوص امریکہ کی دوہری پالیسی کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کو رسمی بیانات سے آگے بڑھ کر امن اور انصاف کے بنیادی اصولوں پر عمل کرنا چاہیے جن کا وہ دعویٰ کرتے ہیں۔ سید سعادت اللہ حسینی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنا تاریخی اور اخلاقی فریضہ ادا کرے۔ ہندوستان نے ہمیشہ فلسطین کے جائز موقف کی حمایت کی ہے۔ اس نازک وقت میں ہماری آواز پہلے سے زیادہ بلند اور واضح ہونی چاہیے۔ حکومت کو اسرائیلی مظالم کی کھل کر مذمت کرنی چاہیے۔

غلام نبی آزاد نے نائب صدر کے عہدے کے لیے امیدوار بننے کی قیاس آرائیوں کو مسترد کیا

جموں، 24 جولائی (یو این آئی) جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ اور ڈیموکریٹک پروگریسو آزاد پارٹی (ڈی پی اے پی) کے سربراہ غلام نبی آزاد نے نائب صدر کے عہدے کے لیے اپنی ممکنہ امیدواری سے متعلق پھیلائی جا رہی قیاس آرائیوں کو قطعی طور پر مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان افواہوں میں کوئی صداقت نہیں اور عوام کو ان پر دھیان نہیں دینا چاہیے۔ ان باتوں کا اظہار موصوف نے ریاسی میں نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا، 'میری سب سے التجا ہے کہ ان افواہوں پر توجہ مرکوز نہ کریں۔ یہاں اصل مسئلہ بے روزگاری اور بیکاری کا ہے، جس پر فوری طور پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسے وقت میں ان غیر ضروری باتوں میں وقت ضائع کرنا عوامی مسائل سے توجہ ہٹانے کے مترادف ہے۔' غلام نبی آزاد نے کہا کہ دفعہ 370 اور ریاستی درجے کی بحالی دو الگ الگ معاملات ہیں۔ ان کے مطابق 'میں نے پارلیمنٹ میں دفعہ 370 کے سلسلے میں اپنا موقف کھل کر رکھا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ یا تو وزیر اعظم نریندر مودی اس کے لیے دوبارہ بل لائیں یا اسے سپریم کورٹ کے ذریعے بحال کیا جائے۔ بدقسمتی سے دونوں میں سے کچھ نہیں ہوا۔' انہوں نے زور دے کر کہا کہ جموں و کشمیر میں امن، ترقی اور عوامی اعتماد کی بحالی کے لیے ریاستی درجہ بحال کرنا انتہائی ضروری ہے۔ یہ صرف میری نہیں بلکہ ہر سیاسی جماعت کی مانگ ہے کہ جموں و کشمیر کو مکمل ریاست کا درجہ دوبارہ دیا جائے۔ ڈی پی اے پی چیئرمین نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے تین مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو ریاست میں تبدیل ہوتے دیکھا ہے، لیکن ایسا پہلی بار ہوا کہ ایک ریاست کو مرکز کے زیر انتظام علاقہ بنایا گیا، یہ ایک انہونی تھی۔ مجھے پوری امید ہے کہ مرکزی حکومت جلد ہی اس تاریخی غلطی کو درست کرے گی اور اب وقت آ چکا ہے کہ ریاستی درجہ بحال کیا جائے۔ غلام نبی آزاد نے کہا کہ ان کی سیاسی جدوجہد کا محور جموں و کشمیر کے عوام کی بہتری، نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع اور امن و ترقی کا قیام ہے اور وہ ان ہی مسائل پر توجہ مرکوز رکھے ہوئے ہیں۔

اسمبلی میں اردو ٹی ای ٹی پرایم ایل سی نول کیشور سے ملاقات

حاجی پور (محمد آصف عطا) پورے بہار کے اردو بنگلہ ٹی ای ٹی امیدوار تین دن سے اپنے رزلٹ کے مطالبات میں پٹنہ میں ڈٹے ہوئے ہیں اور تمام مسلم ایم ایل سی اور ایم ایل اے سے ملاقات کر رہے ہیں آج اسمبلی میں اردو بنگلہ ٹی ای ٹی کے ریاستی صدر مفتی حسن رضا امجدی کو لے جایا گیا جہاں چند سرکار کے اراکین اسمبلی سے ملاقات کروائی گئی اسمبلی میں ایم ایل سی نول کشور یادو سے امیدواروں نے اپنی پوری بات کہی کہ 10 سالوں میں ایک اردو ٹی ای ٹی کا رزلٹ حکومت نے جاری نہیں کیا جبکہ محکمہ تعلیم نے لیگل اوپینین منگوایا جو امیدواروں کے حق میں آیا اسی لیگل اوپینین کو دیکھتے ہوئے محکمہ تعلیم نے پانچ فیصد کٹ آف مارکس کم کر کے رزلٹ جاری کرنے کا ایک لیٹر 2019 ہی میں نکالا پھر بھی محکمہ تعلیم اور بہار بورڈ نے 10 سالوں میں ایک اردو ٹی ای ٹی کا رزلٹ جاری نہیں کیا درجنوں بار وزیر اعلیٰ نے یقین دہانی کرایا کے جلد ساری دقتوں کو دور کر کے رزلٹ نکالا جائے گا ہندی جنرل ٹی ای ٹی کا کٹ آف مارکس 50 فیصد رکھا گیا جبکہ اردو ٹی ای ٹی کا 60 فیصد پورے بہار کا سب سے بڑا مسئلہ ہے پورے بہار کے اقلیتوں کی نظر اردو ٹی ای ٹی کے انصاف پر ٹکی ہے درجنوں دھرنے ریلیاں اور مظاہرے ہوئے پولیس کی لاٹھیاں چارج ہوئی پھر بھی حکومت کا ہم 12 ہزار اردو ٹی ای ٹی امیدواروں پر رحم نہیں آیا وزیر اعلیٰ سے ہمیں پوری امید ہے کہ وہ الیکشن سے پہلے پہلے ضرور اردو ٹی ای ٹی امیدواروں کا رزلٹ جاری کریں گے آج نول کیشور یادو نے امیدواروں کو بھروسہ دلایا کہ ضرور رزلٹ جاری ہوگا ہم اس مسئلہ پر ضرور وزیر اعلیٰ سے بات کریں گے انہوں نے کہا کہ پاس کر کے فیل کر دینا غلط اور جرم ہے۔

دہلی میں سیلاب کا خطرہ، جمنا کی آبی سطح میں تیزی سے اضافہ

ہریانہ سے لے کر کیرالہ تک شدید بارش کا الرٹ

دہلی۔ ملک میں مانسون پوری طرح فعال ہو چکا ہے۔ کشمیر سے چنئی تک بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ ماہی گیروں کو بحیرہ عرب کے کنارے گجرات، کونکن، گوا، کرناٹک اور کیرالہ کے ساحلوں پر نہ جانے کی صلاح دی گئی ہے۔ ملک میں مانسون تقریباً ہر جگہ فعال ہو چکا ہے۔ کشمیر سے چنئی تک بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ کئی ریاستوں کے لیے مانسون کی بارش مصیبت بن گئی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق اگلے 24 گھنٹوں میں ہریانہ، دہلی، بہار، مشرقی اتر پردیش، مہاراشٹر، سوراشٹر-کچھ، مغربی راجستھان، رائل سیما اور تمل ناڈو، کیرالہ میں ہلکی سے درمیانی بارش کا امکان ہے۔ ساحلی کرناٹک، جنوبی کونکن و گوا، جنوبی چھتیس گڑھ، تلنگانہ، ودربھ اور شمالی پنجاب کے حصوں میں بھی درمیانی سے بھاری بارش ہو سکتی ہے۔ وہیں دہلی میں سیلاب کا خطرہ منڈلانے لگا ہے۔ گزشتہ کچھ دنوں میں جمنا کی آبی سطح تیزی سے بڑھی ہے۔ حالانکہ ابھی خطرے کے نشان سے نیچے ہے، لیکن ہتھنی کنڈ بیراج سے 67 ہزار کیوسک پانی دہلی کی طرف چھوڑ دیا گیا ہے اور 2 دن میں یہ راجدھانی پہنچ سکتا ہے۔ ساتھ ہی دہلی میں آج بھی اچھی بارش ہونے کے آثار ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق جمعرات (24 جولائی) کو دہلی میں عام طور پر بادل چھائے رہیں گے اور درمیانی بارش ہوگی۔ دہلی حکومت کے سیلاب کنٹرول منصوبہ کے مطابق پہلی وارننگ باضابطہ طور پر تبھی جاری کی جاتی ہے جب ہتھنی کنڈ سے پانی کا بہاؤ ایک لاکھ کیوسک سے زیادہ ہو جاتا ہے جو ابھی کافی دور ہے۔ آبپاشی اور سیلاب کنٹرول محکمہ کے اس سال کے حکم کے مطابق ایک بار یہ سرحد پار ہو جانے پر سیکٹر لیول کے کنٹرول روم فعال ہو جائیں گے، کشتیاں تعینات کی جائیں گی اور حساس علاقوں پر نگرانی رکھی جائے گی۔ ادھر ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ میں تیز بارش کی وجہ سے لینڈ سلائڈ اور بادل پھٹنے کے واقعات سامنے آئے ہیں۔ کئی اسکول بند کر دیے گئے ہیں اور 385 سے زیادہ سڑکیں متاثر ہوئی ہیں۔ منڈی اور سرمور ضلع میں دو قومی شاہراہیں بند پڑے ہیں۔

سری ہرمندر صاحب کو مل رہی دھمکیوں کے خلاف کانگریس کے ارکان پارلیمنٹ کا احتجاج

نئی دہلی/ چنڈی گڑھ، 24 جولائی (یو این آئی) پنجاب، ہریانہ اور چنڈی گڑھ کے کانگریس ممبران پارلیمنٹ نے جمعرات کو پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر احتجاج کیا اور امرتسر میں سری ہرمندر صاحب کو مل رہی دھمکیوں کے سلسلے میں فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر احتجاج میں امریندر سنگھ راجہ واڑنگ، چرنجیت سنگھ چنی، ڈاکٹر امر سنگھ، سکھجند رسنگھ رندھاوا، ڈاکٹر دھرم ویر گاندھی، منیش تیواری، کماری سیلجا، شیر سنگھ گھوبایا اور گرجیت سنگھ اوجلا موجود تھے۔ بعد میں صحافیوں کو معلومات فراہم کراتے ہوئے ریاستی کانگریس صدر اور لدھیانہ کے رکن پارلیمنٹ واڑنگ نے کہا کہ سری ہرمندر صاحب کو مسلسل دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب حکومت نے ایک ملزم کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے تاہم بعد میں کہا گیا کہ وہ دھمکیاں دینے میں ملوث نہیں ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ مرکزی حکومت اور مرکزی وزارت داخلہ کو ان دھمکیوں کو سنجیدگی سے لینا چاہئے اور مجرموں کی شناخت کر کے انہیں انصاف کے دائرے میں لانا چاہئے۔

صحت کی تمام سہولیات آروگیہ مندروں میں دستیاب ہوں گی: ریکھا

نئی دہلی، 24 جولائی (یو این آئی) دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے کہا ہے کہ سابقہ حکومت کے محلہ کلینکوں میں کسی قسم کی طبی سہولت نہیں تھی اور اب جو آروگیہ مندر بنائے جا رہے ہیں ان میں ہر طرح کی سہولیات اور چیک اپ کے انتظامات ہیں۔ محترمہ ریکھا گپتا نے 34 آروگیہ مندر اور آٹھ جن اوشدھی کیندروں کا افتتاح کرنے کے بعد، آج کہا کہ دہلی میں سات سپر اسپیشلٹی اسپتال بنائے جائیں گے جن میں خاص بیماریوں کے لیے خصوصی انتظامات ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ صحت کی سہولیات کو مزید بڑھانے کے لیے کام کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت دہلی کے لوگوں کو ان کا حق دلانے کے لئے محنت کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہر اسمبلی میں پندرہ آروگیہ مندر بنائے جائیں گے اور یہ اسمبلی کے لوگوں کی لائف لائن بنیں گے۔ آروگیہ مندر دن رات لوگوں کی خدمت کریں گے اور صرف ایمرجنسی کی صورت میں ہی سپر اسپیشلٹی اسپتال جانے کی ضرورت پڑے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے تعاون سے دارالحکومت وکست دلی کی سمت میں آگے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی آگے بڑھے گا تو ملک بھی آگے بڑھے گا۔

بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ اسکیم کے تحت ضلع مجسٹریٹ ندھی گپتا وتس کے احکامات کی تعمیل

ایک دادی اور پوتی مکالمے کا پروگرام منعقد

امروہہ (ڈاکٹر مہتاب امروہوی) بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ اسکیم کے تحت ضلع مجسٹریٹ ندھی گپتا وتس کے احکامات کی تعمیل چیف ڈیولپمنٹ آفیسر اشونی کمار مشرا اور ضلع پروبیشن آفیسر راکیش سنگھ کی ہدایت کے مطابق بدھ کے روز قریبی گاؤں جلال پور عمر، بلاک جویا میں ایک دادی-پوتی مکالمے کا پروگرام منعقد کیا گیا، جس کی صدارت ضلع پسماندہ طبقات محکمے کی افسر الکا چودھری نے کی

اس پروگرام کے دوران دادی اور پوتی کے درمیان مکالمہ ہوا جس میں دادی وکاس وتی نے کہا کہ میری پانچ پوتیاں اور ایک پوتا ہے۔ میں اپنے پوتے سے زیادہ پانچوں پوتیوں سے پیار کرتی ہوں۔ میں نے ان کی پیدائش کو اتنی ہی خوشی اور جشن منایا جتنا لوگ پوتے کی پیدائش پر مناتے ہیں، جس میں میری دو پوتیاں خاتون پولیس اہلکار ہیں اور دو پوتیاں دہلی کی ایک کمپنی میں کام کر رہی ہیں۔ دادی وکاس وتی کی ایک پوتی نے کہا کہ میری دادی مجھ سے بہت پیار کرتی تھیں اور میری دادی نے پوتی اور پوتے میں کبھی تفریق نہیں کی۔ دادی انیتا نے کہا کہ میری صرف دو پوتیاں ہیں اور کوئی پوتا نہیں۔ میں اپنی دونوں پوتیوں سے اپنے پوتے سے زیادہ پیار کرتی ہوں۔ میرے لیے پوتا اور پوتی دونوں برابر ہیں۔ دادی انیتا کی پوتیوں نے کہا کہ ہماری دادی ہم دونوں بہنوں کا ہماری ماں سے زیادہ خیال رکھتی ہیں۔ دوسری دادیوں نے بھی کہا کہ میرے لیے پوتا اور پوتی دونوں برابر ہیں۔ ہم نے پوتی کی پیدائش کو اسی خوشی اور جشن کے ساتھ منایا جیسے لوگ پوتے کی پیدائش پر مناتے ہیں۔ اس موقع پر الکا چودھری ضلع پسماندہ طبقے کی بہبود افسر نے کہا کہ بیٹیاں بیٹوں سے زیادہ جذباتی ہوتی ہیں۔ خاندان کو چلانے کے ساتھ سب کو بھی آگے بڑھاتے ہیں۔ اس لیے بیٹیوں کو بھی خاندان کی خوشیوں کا حصہ سمجھنا چاہیے۔ ہمارا ملک خواتین کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ ہماری حکومت خواتین کے حوالے سے بہت سنجیدہ ہے۔ قبل از پیدائش کی تشخیص (قبل از پیدائش کی تشخیص) ایکٹ، ۱۹۹٤ ہندوستان کی پارلیمنٹ نے خواتین کے جنین قتل اور گھٹتے ہوئے جنسی تناسب کو ختم کرنے کے لیے منظور کیا تھا۔ یہ قانون قبل از پیدائش جنس کے تعین پر پابندی لگاتا ہے۔ اس ایکٹ کا بنیادی مقصد حاملہ ہونے سے پہلے یا بعد میں جنسی انتخاب کی تکنیکوں کے استعمال پر پابندی لگانا اور جنسی انتخابی اسقاط حمل کے لیے قبل از پیدائش تشخیصی تکنیک کے غلط استعمال کو روکنا ہے۔ راکیش سنگھ ضلع پروبیشن آفیسر نے کہا کہ بیٹیاں کسی بھی میدان میں پیچھے نہیں ہیں۔ ہر جگہ بیٹیاں بیٹوں کے برابر ترقی کر رہی ہیں یا ان سے بھی آگے۔ آج کل بیٹیاں ہر میدان میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہی ہیں۔ تعلیم کا میدان ہو یا سیاست کا یا کھیل کا میدان، وہ ہر جگہ شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ معاشرے میں خواتین کے بارے میں سوچ میں تبدیلی آ رہی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ہم بیٹیوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں اور انہیں ہر میدان میں آگے بڑھنے کی ترغیب دیتے رہیں۔ خواتین اور بیٹیوں کو تعلیم، صحت اور تحفظ جیسی بنیادی سہولتیں ملنی چاہئیں۔ ہمیں اس بات کو بھی یقینی بنانا چاہیے کہ معاشرے میں خواتین کے تئیں منفی سوچ بدل جائے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ بیٹیاں بیٹوں کے برابر ہیں اور انہیں بھی یکساں مواقع ملنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ مکھیہ منتری کنیا سمنگلا کے تحت اسکیم کی بڑھی ہوئی رقم، اسپانسر شپ اسکیم، بے سہارا پنشن اسکیم اور ون اسٹاپ سینٹر اور چائلڈ ہیلپ لائن کے کام اور وہاں دستیاب خدمات کے بارے میں تفصیل سے جانکاری دی۔ اس کے ساتھ ساتھ ۱۸ سال سے کم عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں کے خلاف جنسی تشدد سے بچنے اور ان کی شکایت کرنے اور کھل کر بات کرنے اور ان کے حقوق کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ حکومت کے زیر انتظام ہیلپ لائن نمبروں کی جانکاری بھی دی

اس موقع پر گجیندر چوہان جونیئر اسسٹنٹ، ممتا دوبے سنٹر منیجر، او ایس سی محمد عادل، کونسلر ایچ ایل کرونا ندھی، سائیکولوجیکل کونسلر او ایس سی، انورادھا بھارتی، پیرا میڈیکل سواتی سنگھ، کیس ورکر نریندر پال وغیرہ موجود تھے۔

عرسِ مخدوم اشرفؒ میں عقیدت، روحانیت اور تاریخ کا حسین سنگم

حضرت محی الدین اشرف کی خرقہ پوشی کے بعد روحانی جلوس، ریاستی وزیر دانش آزاد انصاری نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) 639ویں سالانہ عرسِ مخدوم اشرفؒ کے موقع پر کچھوچھہ شریف عقیدت، روحانیت اور تاریخ کے حسین سنگم کا منظر پیش کر رہا ہے۔ سجادہ نشین حضرت مولانا سید شاہ محی الدین اشرف الاشرفی الجیلانی نے خرقۂ مبارک زیب تن فرما کر خانقاہ معلی سے آستانۂ مقدس تک باوقار جلوس کی قیادت کی جس دوران نعرۂ تکبیر سے علاقہ گونج اٹھا۔ تفصیلات کے مطابق درگاہ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ میں جاری 639ویں عرس کی تقریبات اپنے عروج پر ہیں۔ عرس کے خصوصی دن 28 محرم الحرام مطابق 24 جولائی جمعرات کے روز ایک روحانی منظر نے دلوں کو چھولیا۔ جب سجادہ نشین و متولی حضرت مولانا محی الدین اشرف الاشرفی الجیلانی نے حضرت مخدوم اشرفؒ کا قدیمی خرقہ زیب تن کیا اور خانقاہ معلیٰ، لحد خانہ سے آستانہ عالیہ تک جلوس کی شکل میں روحانی سفر طے کیا۔ اس روحانی قافلے میں حضرت مولانا سید شاہ فخر الدین اشرف الاشرفی الجیلانیؒ کے جانشین ممتاز عالم دین حضرت مولانا سید شاہ محامد اشرف الاشرفی الجیلانی اور خانوادۂ اشرفیہ کے کئی جلیل القدر ارکان بھی شامل تھے۔ آستانۂ مقدس پر پہنچنے پر سجادہ نشین کا پُرتپاک استقبال کیا گیا اور فضا اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھی۔ اس موقع پر حضرت محی الدین اشرف الاشرفی الجیلانی نے عرس کی روایتی اور روحانی رسومات ادا کرتے ہوئے سلسلۂ اشرفیہ کی قدیم روایات کو تازہ کیا۔ عرس کے اس بابرکت موقع پر اتر پردیش کے ریاستی وزیر برائے اقلیتی بہبود جناب دانش آزاد انصاری نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ ان کی آمد پر استقبال کیا گیا اور انہوں نے سجادہ نشین و خانوادہ اشرفیہ سے ملاقات کرتے ہوئے عرس کے تقدس سلسلۂ اشرفیہ کی تعلیمات اور سماجی ہم آہنگی پر اظہار خیال بھی کیا۔ حضرت محامد اشرف الاشرفی الجیلانی نے اس موقع پر ملک میں امن و آشتی، عوامی فلاح، بیماریوں سے نجات اور عقیدت مندوں کی مرادوں کی تکمیل کے لیے گہرے روحانی جذبات کے ساتھ دعائیں کیں۔ اس سے قبل آستانۂ مخدوم پر منعقدہ جلسۂ دستار فضیلت کی صدارت بھی حضرت محامد اشرف الاشرفی الجیلانی نے فرمائی۔ جس میں علم و روحانیت سے لبریز بیانات پیش کیے گئے۔ جو عقیدت مندوں کے لیے نصیحت، ہدایت اور ایمانی جذبے کا ذریعہ بنے۔ یہ عظیم روحانی اجتماع کچھوچھہ شریف کو ایک بار پھر تصوف، محبت اور عقیدت کے مرکز میں بدلتا ہوا نظر آیا۔ جہاں ہر آنکھ پرنم اور ہر دل متاثر دکھائی دیا۔ اس موقع پر سید فیضان اشرف عرف چاند میاں، سید معراج الدین کچھوچھوی، سید معراج اشرف ایڈوکیٹ، سید خلیق اشرف، سید علی اشرف، سید سراج اشرف، سید فہد اشرف، سید آصف اشرف، سید یحییٰ اشرف، سید حمزہ اشرف سید سمیت پولیس و انتظامیہ کے تمام افسران موجود رہے۔

ٹانڈہ میں ہونہار طلبہ و طالبات کے اعزاز میں شاندار تقریب

نمایاں کارکردگی دکھانے والوں کو انعامات سے نوازا گیا

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ٹانڈہ شہر میں ایک خوبصورت اور حوصلہ افزا تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں تعلیم کے میدان میں شاندار کارکردگی دکھانے والے طلبہ و طالبات کو اعزازات سے نوازا گیا۔ یہ پروگرام مرحوم محمد ایاز عرف گلو میموریل ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام ہقانی میرج لان، تکلوہ پار نزد آستانہ ہقانی شاہؒ میں منعقد ہوا۔ اس پروگرام کا انعقاد سوشل میڈیا گروپ کے متحرک نوجوان اراکین نے کیا۔ تقریب میں شہر کے مختلف اسکولوں کے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے ان طلبہ و طالبات کو میڈل، ٹرافی، اسناد اور تحفے دیے گئے۔ جنہوں نے اپنے اداروں میں ٹاپ کیا یا نیٹ کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ پروگرام کی مہمانِ خصوصی ٹانڈہ نگر پالیکا کی چیئرپرسن محترمہ شبانہ ناز تھیں۔ جو مرحوم محمد ایاز عرف گلو انصاری کی اہلیہ ہیں۔ انہیں یادگار نشان اور گلدستہ دے کر عزت دی گئی۔ اس موقع پر ٹانڈہ کے رکنِ اسمبلی رام مورتی ورما نے مہمانِ ذی وقار کی حیثیت سے شرکت کی اور طلبہ و طالبات کو انعام دے کر ان کو مبارکباد پیش کی۔ پروگرام میں علاقے کی کئی معروف شخصیات جیسے حاجی اشفاق احمد منیجر دار العلوم منظر حق، بنکر لیڈر حاجی اشتیاق احمد انصاری، حاجی نبی احمد، ڈاکٹر طارق منظور اور حاجی قیصر عالم نے بھی شرکت کی اور طلبہ و طالبات کو مبارکباد دی۔ اس تقریب کو عوام نے بہت پسند کیا اور کہا کہ ایسی تقریبات سے بچوں کا حوصلہ بڑھتا ہے اور وہ آگے بڑھنے کا جذبہ پاتے ہیں۔

کرنیل گنج، گونڈہ: ادبی تنظیم 'بزمِ شامِ غزل'

سالانہ غیر طرحی مُسالمہ صغیر احمد صدیقی کی میزبانی میں مُنعقد

کرنیل گنج، گونڈہ: ادبی تنظیم 'بزمِ شامِ غزل' کا سالانہ غیر طرحی مُسالمہ محلہ بالو گنج حاجی یٰسین منزل میں صغیر احمد صدیقی کی بہتر میزبانی میں مُنعقد ہوا۔ مُسالمہ کی صدارت محمد غفور چشتی نے کی اور نظامت کے فرائض محمد یعقوب عزمؔ گونڈوی نے ادا کیے۔ بطور مہمانِ خصوصی اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن مظفر نگر کے صدر الطاف الرحمٰن کلیمؔ تیاگی صاحب نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز حافظ نظام الدین شمسؔ نے تلاوتِ قرآن سے کیا بعدہٗ عرفانؔ مسعودی نے نعت اور صغیر صدیقی نے سابق صدر مرحوم الحاج شبیر شبنمؔ کا سلام پیش کیا۔ جنرل سکریٹری مُجیب احمد صدیقی نے افتتاحیہ کلمات میں کہا کہ بلا امتیاز مذہب و ملت نظم و نثر میں حضرت امام حسین اور کربلا پر لکھا گیا اور لکھا جا رہا ہے، شاید ہی کسی اور واقعے پر اس کثرت سے لکھا گیا ہو۔ سرپرست گنیش تیواری نیشؔ نے خلافتِ راشدہ سے کربلا تک جستہ جستہ واقعات بیان کیے۔ سرپرست عبدالغفار ٹھیکیدار نے کہا کہ کلیمؔ تیاگی صاحب کے تشریف لانے سے ہماری محفل میں چار چاند لگ گئے۔ مہمانِ خصوصی کلیمؔ تیاگی نے اصغرؔ اور جگرؔ کے دیار میں قائم ادبی تنظیم 'بزمِ شامِ غزل' کی خدمات کو بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا۔ بطور مہمان شعراء منظورؔ بہرائچی اور نظرؔ بہرائچی پروگرام میں شریک ہوئے۔ اراکینِ بزم نے مہمانانِ گرامی اور صدرِ نشست کا استقبال کیا۔ میزبان صغیر صدیقی نے کلماتِ تشکر پیش کیے۔ مسالمہ کے منتخب اشعار حسبِ ذیل ہیں۔

کریم ایسے کہ دشمن کو بھی کیا سیراب۔
رحیم ایسے کہ رحمت کا سلسلہ ہیں حسین ۔
مُجیبؔ احمد صدیقی

شہید ہو کے زمانے پہ چھا گئے ہیں حُسین۔
گئے نہیں ہیں زمانے سے آ گئے ہیں حُسین ۔
انیسؔ خاں عارفی

غموں سے چور ہیں خود کو مگر سنبھالے ہیں۔
غزہ کے لوگ یقیناً حُسین والے ہیں ۔
منظورؔ بہرائچی

اب اور کیا بیان کروں اُن کی شخصیت۔
بس ایک اپنی ذات میں دنیا حسین ہیں۔
نظرؔ بہرائچی

ہیں جری عباس یوں شاہِ ہدا کے سامنے۔
بھگت کوئی جس طرح ہو دیوتا کے سامنے۔
ویریندر تیواری بیچکؔ

کوفے میں جو زینب کی خطابت نہیں ہوتی۔
شبیر کے مقصد کی حفاظت نہیں ہوتی ۔
حسانؔ جلال پوری

ساتھ ہی الحاج نیاز قمرؔ، مبین منصوری، کوثر سلمانی، صابر علی عزیزی، سلیم بیدل، یعقوب عزمؔ گونڈوی، حافظ شمسؔ، یٰسین راجو انصاری، ماسٹر علیمؔ جرولی، ایڈوکیٹ عبدالحق بہرائچی، عمران مسعودی، ابھشیک شری واستو اور الحاج گونڈوی نے کلام پیش کیے۔ اس موقع پر ماسٹر محمد رضا، عبدالقیوم صدیقی، حاجی وسیم احمد، ہریش شکلا، حافظ حسام الدین، ماسٹر شفیق، توقیر راجو، مشتاق احمد، خورشید عالم، انیس قریشی، عادل اسلم، دانش انصاری، محمد اختر، حافظ رضوان، اشرف صدیقی سمیت دیگر موجود رہے۔ صلوٰۃ و سلام اور دُعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

رام مورتی ورما نے عرسِ مبارک میں عقیدت کا اظہار کیا، درگاہ مخدوم اشرفؒ پر چادر چڑھائی

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانیؒ کے 639ویں سالانہ عرسِ مبارک کے خصوصی دن جمعرات کے موقع پر ریاست اتر پردیش کے سابق وزیر اور ٹانڈہ کے رکن اسمبلی رام مورتی ورما نے درگاہ مخدوم اشرف پر سماج وادی پارٹی کی جانب سے نہایت عقیدت کے ساتھ چادر پیش کی۔ ٹانڈہ ایم ایل اے رام مورتی ورما نے درگاہ پر حاضری سے قبل گزشتہ دنوں سجادہ نشین حضرت علامہ سید شاہ معین الدین اشرف الاشرفی الجیلانی المعروف (معین میاں) سے خصوصی ملاقات کی تھی۔ جب کہ جمعرات کے دن انہوں نے سجادہ نشین حضرت مولانا سید محی الدین اشرف الاشرفی الجیلانی المعروف سے بھی خانقاہِ اشرفیہ میں ملاقات کی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ سماج وادی پارٹی کے مقامی لیڈر فیضان احمد خان کی رہائش گاہ سے جلوس کی شکل میں آستانۂ عالیہ پہنچے رام مورتی ورما نے اپنے سر پر چادر رکھ کر روایتی انداز میں حضرت مخدوم اشرفؒ کی بارگاہ میں چادر پیش کی۔ اس موقع پر ان کا پرتپاک استقبال کرتے ہوئے خانقاہی روایت کے مطابق انہیں شرف دستار بندی (پگڑی) سے نوازا گیا۔ انہوں نے اس موقع پر کہا کہ حضرت مخدوم اشرفؒ ایک ایسے عظیم صوفی بزرگ ہیں جن کی عقیدت میں ہر مذہب، ذات اور طبقے کے لوگ حاضر ہو کر دعائیں کرتے ہیں۔ اُن کے آستانے سے روحانی سکون حاصل ہوتا ہے۔ اس موقع پر سجادہ نشین حضرت مولانا سید محی الدین اشرف الاشرفی الجیلانی المعروف سے ملاقات کے دوران سید فیضان اشرف عرف چاند میاں، سید ظفر اقبال (غازی پور)، سید بدیع الدین اشرف عرف بدّو میاں، غفور شاہ، توسیف اشرف سمیت کئی معزز افراد موجود رہے۔

کوریئر کمپنی پر ادویات کی ڈلیوری نہ کرنے کا الزام

دیوبند 24 جولائی (فیروز خان) اتر پردیش لگھو ادیوگ ویاپار منڈل کے صدر و بی جے پی لیڈر تتن گپتا نے ایک مشہور کوریئر کمپنی کی دیوبند شاخ پر غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرنے اور جان بچانے والی دوائیں وقت پر نہ پہنچانے کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے کوریئر کمپنی کے ہیڈ آفس کو ایک مکتوب ارسال کر مذکورہ برانچ کو بند کیے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ تتن گپتا نے کوریئر کمپنی کے جنرل منیجر کو ارسال کردہ مکتوب میں بتایا ہے کہ گزشتہ 16 جولائی کو انہوں نے ہریانہ کے روہتک سے جان بچانے والی دوائیں منگوائی تھیں۔ الزام ہے کہ قیمتی ادویات پانچ دن کے بعد دیوبند پہنچیں لیکن کوریئر کمپنی کے ڈلیوری مین نے مذکورہ مقام پر دوائیں پہنچانے سے انکار کر دیا۔ الزام ہے کہ جب انہوں نے دیوبند برانچ کے ذمہ داروں سے اس کی شکایت کی تو انہوں نے ان سے دفتر آ کر ڈلیوری لینے کی بات کی ساتھ ہی بتایا کہ وہ ڈلیوری لینے کے لئے اگر ایک گھنٹے میں دفتر نہیں پہنچے تو ایک گھنٹے کے بعد ان کا پارسل واپس بھیج دیا جائیگا۔ تتن گپتا نے الزام لگایا کہ اس سے قبل بھی مذکورہ برانچ کے خلاف مختلف شکایات سامنے آئی ہیں۔ مکتوب میں دار العلوم کے علاقہ میں واقع برانچ آفس کو بند کرنے اور شہر کے مرکزی بازار میں دفتر کھولے جانے کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے تاکہ لوگ پریشانی سے بچ سکیں۔

پانچ بچوں کی ماں اپنے عاشق کے ساتھ فرار

دیوبند 24 جولائی (فیروز خان) حلہیڑی بزرگ گاؤں کی باشندہ شادی شدہ خاتون اپنے عاشق کے ساتھ فرار ہو گئی۔ فرار ہونے والی خاتون کے پانچ اور اس کے عاشق کے دو بچے ہیں، مذکورہ خاتون نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو بیان جاری کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنے عاشق کے ساتھ گئی ہے اس لئے اس کو تلاش نہ کیا جائے اب اس کا اپنے شوہر سے کوئی تعلق نہیں باقی نہیں رہا ہے۔ وہیں متاثرہ شوہر نے گاؤں کے لوگوں اور اپنے بچوں کے ساتھ تھانہ دیوبند پہنچ کر پولیس کو تحریری شکایت دی جس میں بتایا گیا ہے کہ اس کی بیوی گزشتہ ایک سال سے گاؤں کے ہی ایک شادی شدہ شخص کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھتی چلی آ رہی تھی کافی سمجھانے کے بعد بھی اس کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور وہ اپنے بچوں کو شوہر کے پاس چھوڑ کر عاشق کے ساتھ فرار ہو گئی۔ متاثرہ شوہر نے فرار بیوی سے کسی بھی طرح کا تعلق نہ رکھنے اور ہر رشتہ کو ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ اس کی اہلیہ گھر سے سونے چاندی کے زیورات اور 90 ہزار روپے کی نقدی بھی لیکر گئی ہے، متاثرہ شوہر نے کہا کہ اب اسے اپنی بیوی سے جان کا بھی خطرہ ہے وہ گھر واپس آ کر اسے اور بچوں کو زہر بھی دے سکتی ہے، متاثرہ شوہر نے پولیس سے انصاف کی فریاد کی ہے۔ وہیں پولیس کا کہنا ہے کہ معاملہ کی جانچ کی جا رہی۔

زراعت میں آئی رائز یوتھ اسکلنگ پروگرام کا اے ایم یو میں آغاز

علی گڑھ، 24 جولائی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ پلانٹ پروٹیکشن، فیکلٹی آف ایگریکلچرل سائنسز نے سنجیوا فاؤنڈیشن انڈیا کے اشتراک سے "آئی رائز یوتھ اسکلنگ پروگرام فار ایگریکلچر" کا اہتمام کیا ہے جس کا باضابطہ افتتاح اے ایم یو کے سابق وائس چانسلر پروفیسر محمد گلریز نے کیا۔ یہ پروگرام دیہی پس منظر رکھنے والے نوجوانوں کو جدید زرعی مہارتوں سے آراستہ کرنے کے مقصد سے شروع کیا گیا ہے۔ دسویں جماعت کی اہلیت رکھنے والے پچاس طلبہ کو اس پروگرام کے تحت منتخب کیا گیا ہے، جنھیں ایک ماہ تک اے ایم یو میں کلاس روم میں تربیت دی جائے گی اور اس کے بعد دو ماہ کی عملی تربیت سنجیوا سینٹر میں دی جائے گی۔ یہ پروگرام سنجیوا انڈیا، پونے کے مالی تعاون سے منعقد کیا گیا ہے، جو تربیت کے دوران طلبہ کے قیام و طعام کا انتظام بھی کر رہا ہے۔ افتتاحی تقریب میں 150 سے زائد شرکاء موجود تھے۔ کورس ڈائریکٹر پروفیسر مجیب الرحمٰن خان نے مہمانِ خصوصی پروفیسر محمد گلریز اور دیگر معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا، جن میں ڈاکٹر شرون کمار (جوائنٹ ڈائریکٹر، ایگریکلچر، علی گڑھ)، مسٹر ستیش ملک (ڈپٹی ڈائریکٹر، پلانٹ پروٹیکشن، علی گڑھ)، مسٹر دھیریندر سنگھ (ضلع زرعی افسر، علی گڑھ)، مسٹر دیپک کمار (ڈویژنل مارکیٹنگ منیجر، سنجیوا)، اور مسٹر بھگوان سنگھ (ریجنل منیجر، سنجیوا) شامل تھے۔ مسٹر سشیل کمار، منیجنگ ڈائریکٹر، سنجیوا انڈیا آن لائن طور سے پروگرام میں شریک ہوئے۔ اپنے خطاب میں پروفیسر گلریز نے اس اقدام کو تعلیمی و صنعتی اشتراک کی عمدہ مثال قرار دیا اور زراعت کو تہذیب کی بنیاد قرار دیتے ہوئے اس پروگرام کے انعقاد پر شعبہ پلانٹ پروٹیکشن، کورس ڈائریکٹر پروفیسر مجیب الرحمٰن خان، اور کورس کوآرڈینیٹر ڈاکٹر ضیاء الحق کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ دیگر شعبہ جات بھی اس طرز کے پروگرامز کا اہتمام کریں گے۔ فیکلٹی آف ایگریکلچرل سائنسز کے ڈین پروفیسر آر یو خان نے پائیدار زراعت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے پروگرام کو سراہا۔ ڈاکٹر شرون کمار نے کیڑوں اور بیماریوں کے مربوط انتظام کی اہمیت پر روشنی ڈالی، جبکہ مسٹر دھیریندر سنگھ نے کھادوں اور کیمیکل ادویات کے حد سے زیادہ استعمال سے خبردار کیا۔ مسٹر دیپک کمار نے ٹکنالوجی سے علم کے ارتباط کو زرعی ترقی کے لیے ضروری قرار دیا۔ پروفیسر مجیب الرحمٰن خان نے تربیتی پروگرام کے خدوخال بیان کرتے ہوئے شرکاء کو جدید زرعی طریقے سیکھنے اور اپنانے کی ترغیب دی۔ افتتاحی تقریب کا اختتام شعبہ ایگریکلچرل اکنامکس و بزنس مینجمنٹ کے صدر پروفیسر اکرم احمد خان کے کلمات تشکر پر ہوا۔ ڈاکٹر ضیاء الحق نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔

اڑان اکیڈمی میں "اسٹوڈنٹ آف دی منتھ" کی پروقار تقریب

ہونہار طلبہ و طالبات کو اعزازات سے نوازا گیا

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): اڑان اکیڈمی کی جانب سے HAF سوسائٹی کے اشتراک سے انعقاد علی اپارٹمنٹ میں کیا گیا، جس میں جماعت مختلف درجات کے ہونہار طلبہ و طالبات کو امتیازی کارکردگی کی بنیاد پر انعامات سے نوازا گیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی شہر علم و ادب کے ممتاز شخصیت اور علم و ہنر کے میدان میں فعال، جناب حیدر علی خان تھے، وہ چار ITI، انوپ شہر روڈ علی گڑھ کے فاؤنڈر و ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے طلبہ کو مسلسل محنت، وقت کی پابندی اور خود اعتمادی کے ساتھ آگے بڑھنے کی ترغیب دی۔ مہمانِ ذی وقار کی حیثیت سے معروف صحافی، شاعر، نقاد و مصنف ڈاکٹر شجاعت حسین نے طلبہ و طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ آپ کے لیے جاننا ضروری ہے علم کیا ہے۔ اس کی فضیلت و عظمت کیا ہے۔ مستقبل روشن کے لیے قوت فیصلہ لازمی ہے۔ علاوہ ازیں، اُن کے لیے مفید مشورے پیش کیے۔ تقریب میں اسلم مہدی (سکریٹری، HAF سوسائٹی) کی خصوصی شرکت رہی، جنہوں نے اس پروگرام کی سرپرستی کی اور بھرپور تعاون کیا۔ جماعت دہم کے کامیاب طلبہ کے نام ہیں یاسر عباد (پہلا انعام)، عبدالحنان ابراہیم (دوسرا انعام) اور انس رضا (تیسرا انعام)۔ وہیں جماعت نہم میں رقیہ رضا کو پہلا، محمد حمزہ کو دوسرا، اور نبیل احمد کو تیسرا انعام دیا گیا۔ اس پرنور اعزازی تقریب کی نظامت عربیہ فاطمہ (بی کام آنرز، جامعہ ملیہ اسلامیہ) نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دی۔ پروگرام کی مکمل ترتیب و تنظیم میں نادر حسین، عمران علی اور محمد یوسف نے کلیدی کردار ادا کیا۔ تقریب میں موجود دیگر معزز شخصیات میں ابو انور زیدی، شاہد حسین، شفقت حسین، تصویر فاطمہ، ہدا کاظمی اور فرزاہرا شامل تھیں، جن کی موجودگی نے پروگرام کی وقار میں اضافہ کیا۔ اڑان اکیڈمی کا مقصد ہمیشہ سے طلبہ کی حوصلہ افزائی، ان کی کارکردگی کو سراہنا اور انہیں مستقبل کی راہ پر گامزن کرنا رہا ہے۔

شہید کامریڈ چندر شیکھر آزاد کو خراج عقیدت پیش کیا گیا

دیوبند 24 جولائی (فیروز خان) شہید کامریڈ چندر شیکھر آزاد کے یوم پیدائش کے موقع پر برہمن سماج کی جانب سے ایک پروگرام کا انعقاد شری تریپورہ بالا سندری دیوی مندر احاطے میں کیا گیا جس میں بی جے پی کے ضلع نائب صدر سندیپ شرما نے چندر شیکھر آزاد کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ شہید کامریڈ چندر شیکھر آزاد ایک نڈر اور پر عزم انقلابی تھے، جنہوں نے ملک کی آزادی کے لئے اپنی زندگی کی قربانی دے دی۔ انہوں نے کہا کہ چندر شیکھر آزاد 23 جولائی کو پیدا ہوئے تھے۔ آزاد نے ہندوستان کی معروف انقلابی ہندوستان سوشلسٹ ریپبلکن آرمی کی کمان اس وقت سنبھالی جب رام پرساد بسمل، اشفاق اللہ، روشن سنگھ اور راجندر لہری کو گرفتار کر لیا گیا تھا اور اعلیٰ انگریز حکام ایچ ایس آرا ے کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے تھے۔ روہت کوشک نے کہا کہ آزاد نے 27 فروری 1931 کو الہ آباد کے الفریڈ پارک میں خود کو گولی مار کر ملک کے لیے قربان کر دیا تھا۔ اس دوران مہنت سنت شرما، شبھم وتس، آچاریہ سوریانش، آچاریہ واسودیو بھاردواج، موہت پنڈت، منگل، آکاش، سدھراج کوشک، آشیش شرما اور تشار شرما وغیرہ موجود تھے۔

اے ایم یو کے گیس صارفین کے لیے ای کے وائی سی کیمپ 3 اگست سے

علی گڑھ، 24 جولائی: انڈین آئل کارپوریشن لمیٹڈ کی ہدایات کی تعمیل میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی گیس ایجنسی نے تمام ایل پی جی صارفین سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی ای کے وائی سی مکمل کر لیں تاکہ گیس کی فراہمی بلا تعطل جاری رہ سکے۔ اس حوالے سے یہ آخری انتباہ ہے۔ صارفین کی سہولت کے لیے ایک ای کے وائی سی کیمپ 3 اگست 2025 سے اے ایم یو ٹیچنگ اسٹاف کلب میں منعقد کیا جائے گا، جو جمعہ اور اتوار کے سوا سبھی دفتری ایام میں روزانہ صبح 9:30 سے دوپہر ایک بجے تک جاری رہے گا۔ ایسے تمام صارفین کی فہرست جنہوں نے تاحال ای کے وائی سی مکمل نہیں کی ہے، اے ایم یو گیس ایجنسی کی ویب سائٹ کے "نوٹسز" سیکشن میں اپلوڈ کر دی گئی ہے۔ فہرست میں شامل صارفین کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے آدھار کارڈ اور کنزیومر نمبر کی فوٹو کاپی کے ساتھ کیمپ میں حاضر ہوں۔ اے ایم یو گیس ایجنسی کے انچارج پروفیسر ریاض احمد نے بتایا کہ یہ ای کے وائی سی مکمل کرنے کا آخری موقع ہے۔ معمر افراد یا کسی معقول وجہ سے کیمپ میں آنے سے قاصر صارفین کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔ ایسے افراد ایجنسی کے ایکسٹینشن نمبر 1277 پر فون کر کے ہوم وزٹ کی درخواست دے سکتے ہیں یا پھر معقول وجہ بیان کرتے ہوئے میل آئی ڈی gmail.comamugas01 پر ای میل بھیج سکتے ہیں۔ پروفیسر احمد نے واضح کیا کہ جن صارفین کے نام فہرست میں شامل نہیں ہیں، انہیں دوبارہ ای کے وائی سی کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے تمام متعلقہ صارفین سے اپیل کی کہ وہ بلا تاخیر یہ لازمی کارروائی مکمل کریں تاکہ ان کی ایل پی جی سروس میں کوئی تعطل نہ پیدا ہو۔

عوامی نمائندوں کی تجویز پر سڑکوں کی تعمیر ہونی چاہئے: یوگی

شہری علاقوں کی سڑکوں کو سی ایم گرڈ اسکیم میں شامل کرکے ترقی دی جائے

گورکھپور: 24 جولائی (یو این آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعرات کو عوامی نمائندوں (ایم پیز-ایم ایل اے) اور سینئر عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی اور گورکھپور اور بستی ڈویژن کے تمام اسمبلی حلقوں کے لئے آنے والے پروجیکٹوں/تجاویز کے بارے میں جانکاری لی۔ اس موقع پر انہوں نے دونوں ڈویژنوں کے عوامی نمائندوں سے اسمبلی وار اپنے علاقوں کی سڑکوں کی ضروریات پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ علاقے کے مسائل کے حل اور علاقے کے عوام کی امنگوں کے مطابق سڑکوں کے نئے منصوبوں کی تجاویز حکومت کو فراہم کی جائیں۔ ان تجاویز پر ترجیحی بنیادوں پر فوری کارروائی کی جائے گی۔ اینکسی بھون آڈیٹوریم میں منعقدہ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ نے سب سے پہلے گورکھپور-بستی ڈویژن کے تمام اسمبلی حلقوں میں آنے والے سڑکوں کی تعمیر کے منصوبوں اور تجاویز کی ڈیجیٹل پیشکش کو دیکھا۔ محکمہ تعمیرات عامہ کے سینئر افسران نے آنے والی تجاویز سے آگاہ کیا۔ ہر اسمبلی حلقہ میں مستقبل کے سڑکوں کے پروجیکٹوں کی حالت جاننے کے بعد، وزیر اعلیٰ نے عوامی نمائندوں سے ان کے علاقے میں سڑکوں کی مستقبل کی ضرورت کے لیے ایکشن پلان پر تبادلہ خیال کیا اور اس کے مطابق محکمہ تعمیرات عامہ کے افسران کو ہدایات دیں۔ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ حکومت نے بین ریاستی رابطہ اور چار لین کنیکٹوٹی کی سمت میں قابل ذکر کام کیا ہے۔ اس کا فائدہ گورکھپور-بستی ڈویژن کو بھی مل رہا ہے۔ سڑکوں کے رابطے کو مسلسل مضبوط بنانے پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ محکمہ تعمیرات عامہ کو سڑکوں کے حوالے سے عوامی نمائندوں کی جانب سے موصول ہونے والی تجاویز کو سنجیدگی سے لینا چاہیے۔ موصول ہونے والی تمام تجاویز کی ترجیح عوامی نمائندوں کی رضامندی سے طے کی جائے۔ جن سڑکوں کو نمائندے ترجیح دیں ان کا تخمینہ پہلے بنایا جائے اور سنگ بنیاد رکھنے کے بعد تعمیراتی کام شروع کیا جائے۔ اس کے بعد دوسری سڑکیں بھی مرحلہ وار بنائی جائیں۔ ان سڑکوں کو پہلے ترجیح دی جائے جس سے ایک بڑی آبادی کو فائدہ پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ شہری علاقوں کی سڑکوں کو سی ایم گرڈ اسکیم میں شامل کرکے ترقی دی جائے۔ اس دوران وزیر اعلیٰ نے سڑکوں کی تعمیر کے منصوبوں کو مقررہ مدت میں مکمل کرنے اور معیار پر کوئی سمجھوتہ نہ کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ عوامی نمائندے اپنے اپنے علاقوں میں سڑکوں کے تعمیراتی کام کی نگرانی کرتے رہیں تاکہ معیاری کام تیز رفتاری سے جاری رہے۔ معیار پر سوال نہیں اٹھانا چاہیے۔ اجلاس کے دوران کچھ عوامی نمائندوں نے سیلاب کے دوران کچھ سڑکوں کے ٹوٹنے کا معاملہ اٹھایا۔ اس پر وزیر اعلیٰ نے محکمہ تعمیرات عامہ کے افسران سے کہا کہ وہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں سڑکوں کو مضبوط بنانے کے لیے خصوصی ایکشن پلان تیار کریں۔ انہوں نے ضرورت پڑنے پر اس کے لیے ڈیزاسٹر ریلیف فنڈ استعمال کرنے کی بھی ہدایت دی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گورکھپور اور بستی ڈویژن ترقی کی ایک نئی شناخت کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ترقی ایک مسلسل عمل ہے اور عوامی نمائندے اپنے اپنے علاقوں میں ترقی کے برانڈ ایمبیسڈر ہوتے ہیں۔ عوامی نمائندوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کے درمیان رہیں اور ترقیاتی کاموں پر تبادلہ خیال کریں، ترقی کے حوالے سے ان کی امنگوں کو جانیں اور اس کے مطابق حکومت کو تجاویز دیں۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ لوگوں کی سہولت، تحفظ اور خوشحالی حکومت کی پالیسیوں کا مرکز ہے، اس لیے عوامی نمائندوں کو اپنے علاقے میں چلائے جارہے ترقیاتی پروجیکٹوں کا معائنہ کرتے رہنا چاہیے۔ یہ اسکیمیں مقامی عوامی نمائندوں کا امیج بنانے میں معاون ہیں۔ اگر کسی ترقیاتی کام میں کوئی رکاوٹ ہو تو عوامی نمائندے عہدیداروں کی مشاورت سے اسے حل کریں۔

یوگی نے روی کشن کو اشاروں میں دیا انتباہ

لکھنؤ/گورکھپور: 24 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنے گورکھپور دورے کے دوسرے دن جمعرات کو ایم پی روی کشن پر طنز کیا اور کہا کہ انہوں نے نالے پر تجاوزات کر رکھے ہیں۔ اگر نالہ بند ہوا تو کارروائی یقینی ہے۔ گورکھپور میں ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے یوگی نے کہا کہ لوگ نالیوں پر تجاوزات کرتے ہیں اور غیر قانونی تعمیرات کرتے ہیں، لیکن اب ایسی ٹیکنالوجی آگئی ہے کہ فوری طور پر پتہ چل جاتا ہے کہ نالے پر تعمیر ہو چکی ہے اور نالہ بھر گیا ہے، اب بٹن دبا کر نالے کی صفائی کی جائے گی۔ یوگی نے ایم پی روی کشن کو مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ رام گڑھ تال علاقے میں کئی جگہوں پر تجاوزات ہیں۔ رکن پارلیمان نے بھی اپنا گھر بھی بنالیا ہے۔ یوگی نے اشاروں ہی اشاروں میں کہا کہ اگر نالیوں پر غیر قانونی تعمیرات کی وجہ سے کوئی مسئلہ ہے تو کارروائی یقینی ہے۔ اگر نالہ بند ہوا تو میونسپل کارپوریشن ایک بٹن دبائے گا اور نالے کی صفائی ہو جائے گی۔ قابل ذکر ہے کہ یوگی نے جمعرات کو گورکھپور میونسپل کارپوریشن میں منعقد ایک پروگرام میں 250 کروڑ روپے کے منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھا اور افتتاح کیا۔

زمین قبضہ سے پاک کرائیں، متاثرین کو حق دلائیں

وزیر اعلیٰ یوگی کا حکم، 200 افراد کی شکایات سنیں

گورکھپور۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ ریاستی حکومت کسی غریب کے ساتھ ناانصافی برداشت نہیں کرے گی۔ اگر کسی نے غریب کی زمین پر ناجائز قبضہ کیا ہے تو اسے فوراً خالی کرایا جائے اور دبنگ عناصر کو سبق سکھایا جائے۔ زمین کا معاملہ اگر کسی خاندان کے درمیان ہے تو دونوں فریقوں کے درمیان بات چیت کر کے مسئلہ کا منصفانہ حل نکالا جائے۔ وزیر اعلیٰ جمعرات کی صبح اپنے گورکھپور دورے کے دوران گورکھ ناتھ مندر میں منعقدہ "جنتا درشن" میں لوگوں کی شکایات سن رہے تھے۔ مندر احاطے کے مہنت دگوجے ناتھ سمرتی بھون کے سامنے کرسیوں پر بٹھائے گئے افراد تک وزیر اعلیٰ خود پہنچے اور ایک ایک فرد سے براہ راست ملاقات کر کے ان کی بات سنی۔ اس موقع پر تقریباً 200 افراد سے ملاقات کرتے ہوئے انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ ان کی موجودگی میں کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے موقع پر موجود افسران کو ہدایت دی کہ زمین سے متعلق شکایات پر فوری کارروائی کی جائے اور یہ یقینی بنایا جائے کہ کوئی بھی دبنگ کسی غریب کی زمین پر قبضہ نہ کر پائے۔ ایک خاتون کی جانب سے زمین پر قبضہ کی شکایت پر وزیر اعلیٰ نے موقع پر موجود پولیس اور انتظامیہ کے افسران کو ہدایت دی کہ فوری طور پر کارروائی کی جائے اور متاثرہ خاتون کو اس کی زمین واپس دلائی جائے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت ہر مظلوم کو اس کا حق دلانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ لوگوں کی طرف سے پیش کیے گئے تمام درخواست نامے متعلقہ محکموں تک پہنچا کر ان کا فوری اور تسلی بخش حل نکالا جائے۔ جنتا درشن میں کئی افراد علاج کے لیے مالی امداد کی درخواست لے کر پہنچے تھے۔ وزیر اعلیٰ نے انہیں یقین دلایا کہ حکومت علاج کے لیے ہر ممکن مدد فراہم کرے گی۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ علاج سے متعلق تخمینہ تیار کر کے جلد از جلد حکومت کو بھیجا جائے تاکہ بروقت امداد دی جا سکے۔ ریونیو اور پولیس سے جڑے معاملات پر وزیر اعلیٰ نے شفاف اور غیر جانب دارانہ کارروائی کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ ہر متاثرہ شخص کے ساتھ ہمدردانہ رویہ اپنایا جائے اور اسے انصاف دلایا جائے۔ جنتا درشن میں بعض خواتین اپنے بچوں کے ساتھ بھی پہنچی تھیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے بچوں کو شفقت سے پیار دیا، ان کے نام اور اسکول کے بارے میں دریافت کیا، اپنے ہاتھوں سے چاکلیٹ دی اور خوب پڑھنے کی تلقین بھی کی۔

ایکنا اسٹیڈیم کے قریب زیر تعمیر بحریہ بہادری میوزیم کی تعمیر کیلئے 5 کروڑ روپے کی رقم جاری

یہ میوزیم قومی اور بین الاقوامی سطح پر اتر پردیش کے ثقافتی ورثے کو ایک نئی شناخت دے گا: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 24 جولائی۔ راجدھانی لکھنؤ میں قائم ہونے والا ملک کا پہلا بحریہ بہادری میوزیم دوسرے مرحلے میں داخل ہو گیا ہے۔ اتر پردیش حکومت نے اس مرحلے کے کاموں کے لیے 5 کروڑ روپے کی رقم منظور کی ہے۔ یہ میوزیم ملک کا پہلا مستقل میوزیم ہوگا جس میں ہندوستانی بحریہ کی شاندار تاریخ کو دکھایا جائے گا، جسے اتر پردیش کے محکمہ سیاحت اور ہندوستانی بحریہ کی مشترکہ کوششوں سے تیار کیا جا رہا ہے۔ یہ میوزیم نوجوان نسل کو ہندوستانی بحریہ کی بہادری، شجاعت، قربانی اور شہادت کا گواہ بنائے گا اور نوجوانوں میں حب الوطنی کا جذبہ بھی بیدار کرے گا۔ ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے زیر تعمیر میوزیم کا معائنہ کیا۔ اس دوران انہوں نے میوزیم کے کام کے معیار، بروقت اور مستقبل کی افادیت کے بارے میں عہدیداروں سے تفصیلی معلومات حاصل کی اور ضروری ہدایات دیں۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ کے مشیر جناب اونیش کمار اوستھی، پرنسپل سکریٹری سیاحت و ثقافت جناب مکیش کمار میشرام، ڈائرکٹر ٹورازم اور مینیجنگ ڈائرکٹر یو پی ایس ٹی ڈی سی، ایشا پریہ سیاحت کے مشیر مسٹر جے پی سنگھ، ایم ڈی یو پی پی سی ایل مسٹر ایس کے سنگھ اور لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے افسران موجود تھے۔ یہ میوزیم لکھنؤ میں بھارت رتن سابق وزیر اعظم آنجہانی اٹل بہاری واجپائی ایکنا اسٹیڈیم کے قریب 8 ایکڑ اراضی پر بنایا جا رہا ہے۔ اس کا سنگ بنیاد اکتوبر 2023 میں رکھا گیا تھا اور اس کے بعد سے مرحلہ وار تعمیراتی کام جاری ہے۔ میوزیم میں وادی سندھ کی تہذیب سے جدید ہندوستانی بحریہ کے جنگی جہاز تک کے سمندری سفر کو دلچسپ انداز میں پیش کیا جائے گا۔ یہ قدیم ہندوستانی جہاز سازی کی ٹیکنالوجی، تاریخی بحری جنگوں اور چولا اور مراٹھا بحریہ اور جدید فوجی سازوسامان سے متعلق معلومات کو ظاہر کرے گا۔ میوزیم کی اصل توجہ کا مرکز ریٹائرڈ آئی این ایس گومتی جنگی جہاز ہوگا، جس کے ساتھ میزائل، تارپیڈو اور بحری بندوقوں جیسے اصلی آلات کو بھی ڈسپلے کیا جائے گا، ساتھ ہی بحریہ کے کردار، تاریخ اور ارتقاء کو ایک جدید ترین ڈیجیٹل انٹرپریٹیشن سینٹر کے ذریعے انٹرایکٹو انداز میں پیش کیا جائے گا۔ متعلقہ حکام کو میوزیم کے کام کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے، جیویر سنگھ نے کہا، "یہ میوزیم ہندوستانی بحریہ کی بہادری کو خراج تحسین پیش کرنے کی ایک تاریخی کوشش ہے۔

عوامی مسائل سے بی جے پی حکومت کا کوئی سروکار نہیں: اکھلیش

لکھنؤ: 24 جولائی (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت کے وزیر محکمہ جاتی کاموں کے بجائے اپنی سیاسی خواہشات کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ ان کو عوام کے مسائل اور عوامی مفاد سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ یادو نے جمعرات کو جاری بیان میں کہا کہ اتر پردیش میں محکمہ صحت کا بہت برا حال ہے۔ اسپتالوں میں مریضوں کو علاج نہیں مل پا رہا ہے۔ اسپتالوں اور میڈیکل کالجوں میں وسائل کی کمی ہے۔ مختلف اداروں میں پہلے سے ہی پروفیسر، ڈاکٹر دیگر میڈیکل اور تکنیکی اسٹاف کی کمی ہے۔ میڈیکل کالجوں میں ڈاکٹر آئے دن استعفیٰ دے رہے ہیں۔ اس حکومت میں غریبوں کے صحت اور علاج کی کوئی فکر نہیں ہے۔ لاپرواہی شباب پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے محکمہ صحت کی عمارت اور اسپتالوں میں کتے گھومتے دکھائی دیتے ہیں۔ سرکاری اسپتالوں میں علاج کی کمی میں مریض پرائیویٹ اسپتالوں میں جانے پر مجبور ہیں۔ جہاں علاج کے نام پر ان کے ساتھ لوٹ ہو رہی ہے۔ کئی بار لاپرواہی کی وجہ مریضوں کی جان چلی گئی ہے۔ ریاست میں محکمہ صحت کی بدحالی کے لئے سیدھے طور پر حکومت اور محکمہ صحت کے وزیر کی ذمہ داری ہے۔ یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی صحت، بجلی، تعلیم اور خراب نظم و نسق کو لگاتار اٹھا رہی ہے لیکن متکبر بی جے پی حکومت کو اقتدار کے مد میں سچائی نہیں دکھ رہی ہے۔ گذشتہ دنوں بجلی وزیر کا جب ریاست کی عوام نے جگہ جگہ گھیراؤ کیا تب انہیں زمینی سچائی کا پتہ چلا۔ تب تک بجلی وزیر آنکھیں بند کیوں رہیں۔ لیکن اب بہت دیر ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے نو سال کے میعاد کار میں اتر پردیش کو ہر شعبے میں بدحالی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔ ریاست ہر شعبے میں پچھڑتی جا رہی ہے۔ یہ حکومت اسکول بند کر رہی ہے۔ شراب کی دوکانیں کھول رہی ہے۔ بی جے پی غریبوں کو تعلیم سے دور کرنا چاہتی ہے کیونکہ تعلیم بیداری لاتی ہے۔ جبکہ شراب مدہوش کرتی ہے۔ بی جے پی کو بیدار سماج نہیں چاہئے۔ بی جے پی سماج کو پھر سے تاریک دور میں لے جانا چاہتی ہے۔

نوجوان نسل کو اپنے ہیروز کی قربانیوں سے واقف کرانے کی ضرورت: پروفیسر اجے تنیجا

خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں ایک قومی سیمینار کا کامیاب انعقاد

لکھنؤ، 24 جولائی 2025: کارگل فتح ہفتہ کے موقع پر ملک بھر میں منعقد کیے جا رہے مختلف پروگراموں کے سلسلے میں خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں ایک قومی سیمینار "پنچ تبدیلی کے ذریعے سماجی تبدیلی" کے موضوع پر منعقد کیا گیا۔ اس اہم علمی و فکری پروگرام کا اہتمام یونیورسٹی کی انتظامی عمارت میں کیا گیا۔ اس موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے صدارت کرتے ہوئے سیمینار کے موضوع کی گہرائی اور قومی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے انھوں نے کہا کہ یوم فتح کارگل نہ صرف ہماری فوج کی عظیم قربانیوں کی یاد دلاتا ہے بلکہ یہ دن ہمیں اجتماعی سطح پر اپنی قومی ذمہ داریوں کو یاد دلانے کا بھی موقع فراہم کرتا ہے اور لینگویج یونیورسٹی اپنے طلبہ میں نہ صرف تعلیمی قابلیت بلکہ قومی شعور اور خدمت خلق کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ پنچ پریورتن جیسے نظریات دراصل نئی نسل کے لیے رہنمائی کا ایک جامع خاکہ ہیں۔ خاص طور پر کارگل جیسے تاریخی موقع پر اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی نوجوان نسل کو اپنے ہیروز کی قربانیوں سے واقف کرائیں اور انہیں عملی اقدامات کے لیے تیار کریں۔ اس سیمینار کے مہمان خصوصی ریٹائرڈ کرنل بی ایس تومر نے کارگل وجے ہفتہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ملک کی سلامتی پر ہمیں اپنے فوجیوں پر مکمل اعتماد ہے۔ اس کے ساتھ نائیک کملیش اگنی ہوتری نے اپنی فوجی زندگی کی یادیں تازہ کرتے ہوئے نوجوانوں کو قوم کے لیے خود کو وقف کرنے کا پیغام دیا۔ اسی تسلسل میں صوبیدار کتا سنگھ نے بھی ایک سپاہی کے طور پر اپنے جذباتی تجربات سامعین سے شیئر کیے۔ پوروانچل یونیورسٹی کے معروف دانشور ڈاکٹر جگدیش چندر نے جنگِ کارگل کے ہیرو ویر عبدالحمید کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ قوم کی خدمت کا جذبہ ہمیں اپنے سپاہیوں سے سیکھنا چاہیے۔ سیمینار کے کلیدی مقرر سنجے نے اپنی بصیرت افروز تقریر میں شہید فوجیوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے (پنچ پریورتن) پانچ تبدیلیوں کے تصور کی وضاحت کی۔ انھوں نے کہا کہ پنچ پریورتن محض ایک نظریہ نہیں بلکہ معاشرتی شعور اور قومی تعمیر کے لیے ایک عملی لائحہ عمل ہے، جس کے تحت پانچ اہم ستونوں پر عمل ضروری ہے۔ انھوں نے خاندانی روشن خیالی سماجی، ہم آہنگی، ماحولیاتی تحفظ، سودیشی سماج اور قوم کی تعمیر پر زور دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ان پانچ نکات کو صرف تقریبات تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ انہیں نچلی سطح پر پائیدار سماجی تبدیلی کے لیے سال بھر نافذ العمل رکھا جائے۔ سیمینار کی نظامت اور تعارفی کلمات ڈاکٹر نلنی مشرا نے ادا کیے اور شکریے کی رسم لیفٹیننٹ ڈاکٹر بشریٰ الویرا نے انجام دی۔ اس سیمینار کے انعقاد میں ڈاکٹر نلنی مشرا، ڈاکٹر بشریٰ الویرہ اور ڈاکٹر رام داس نے اہم کردار ادا کیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے اساتذہ، این سی سی کیڈٹس، این ایس ایس رضا کاروں کے ساتھ دیگر طلبہ بھی موجود تھے۔

علم حاصل کرنا ہر مرد عورت پر فرض ہے: مفتی ابوالعرفان

فری کوچنگ وسلائی سینٹر کا افتتاح قیصر باغ میں ہوا

لکھنؤ 24 جولائی (پریس ریلیز) آل انڈیا محمدی مشن اور اے ایم یو۔ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن (اموبا) لکھنؤ کے مشترکہ زیر اہتمام مدرسہ ستاریہ رضویہ مچھلی محال، قیصر باغ میں مفت کوچنگ وسلائی سینٹر کا آغاز مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی کی سرپرستی میں کیا گیا۔ سینٹر کا افتتاح مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی نے کیا خاص طور سے موجود لوگوں میں اموبا کے سرپرست ڈاکٹر سہیل احمد فاروقی، صدر سید محمد شعیب، سکریٹری شہلا حق، خزانچی قیس مجیب وعلاقہ کی معروف شخصیت سلیم ازاد عرف مکی موجود رہے۔ اس موقع پر مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی نے کہا کہ علم حاصل کرنا ہر مرد عورت پر فرض ہے تاکہ آپ اپنی زندگی اللہ کے بتائے ہوئے حکم کے مطابق گزار سکیں تعلیم یافتہ ہوں گے تب ہی صحیح غلط حرام حلال کا فرق کر سکیں گے جس سے آپ کی زندگی بھی کامیاب ہوگی اور آخرت بھی روشن ہوگی لہذا علم حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور دوسروں کی مدد کریں جس سے ہمارے ساتھ ساتھ ہمارا ملک بھی ترقی کر سکے۔ سید محمد شعیب صدر اموبا لکھنؤ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایسوسی ایشن پوری طاقت سے اس طرح کے کاموں سے عوام الناس کی خدمت کے لئے کوشاں ہے جس میں خصوصی طور پر تعلیم اور طبی سہولیات کو مقدم رکھا گیا ہے۔ جس سے ہمارا سماج پڑھا لکھا اور صحت مند رہ کر قوم وملت کی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکتا ہے۔ شہلا حق اعزازی سکریٹری علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن لکھنؤ نے بتایا کہ فری کوچنگ سینٹر میں ضرورت مند بچوں کے لیے ہندی انگلش میتھ سائنس کی کوچنگ فری کی جائے گی ساتھ ہی ساتھ سلائی سینٹر میں بھی فری کٹنگ، سلائی کا پورا کورس فری کرایا جائے گا۔ ضرورت مند بچے صبح 10.30 سے 12.30 کے درمیان سینٹر پر پہنچ کر فارم حاصل کر لیں اور اپنا ایڈمیشن کرا لیں۔ شہلا حق نے مزید کہا کہ ایسوسی ایشن مختلف شعبوں میں اپنی خدمات انجام دے رہی ہے جس میں خصوصی طور پر خواتین کو روزگار اور تعلیم سے آراستہ کرنا ہے نیز اپنے اس عہد کی ترویج وترقی کے لئے کوشاں ہے تاکہ خواتین اپنے گھروں کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی تعلیم وترقی میں خصوصی تعاون پیش کر سکیں۔ آنے والی نسلیں ہماری قوم کے ساتھ ملک کی تعمیر وترقی میں اپنا نمایاں کردار نبھائیں، اس کے لئے پر عزم کوششیں ضروری ہیں۔ اس موقع پر ایڈوکیٹ فیضان فرنگی محلی صدر محمدی مشن (یوتھ) نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہر انسان سے اس کی زندگی کے بارے میں آخرت میں سوال ہوگا کہ تم نے اپنی زندگی سے کتنے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور دنیا میں کیا کارگزاریاں انجام دیں۔ لہذا ہر انسان کو چاہیئے کہ اپنی صلاحیت کے بقدر انسانی مخلوق کی خدمت وقت رہتے اپنے اوپر لازم سمجھے تاکہ اس سے خود کی دنیا اور آخرت دونوں روشن ہو سکیں۔ انتظامیہ کمیٹی کے صدر محمد سلیم آزاد عرف مکی وسکریٹری محمد رضوان نے تمام مہمانوں کا گلدستہ پیش کر کے خیر مقدم کیا اور تمام خدمات پر اموبا لکھنؤ کے تمام ذمہ داران کا فری کوچنگ و سلائی سینٹر پر اظہار تشکر پیش کرتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ پروگرام میں شرکت کرنے والے دیگر افراد میں فرح دیبا، محمد خالد، مولانا افروز عالم، مولانا قصاص الوارث، محمد خالد، محمد نوشاد، ایڈوکیٹ فیضان فرنگی محلی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

یوپی: تلہن کے رقبے میں تقریباً سوا گنا اضافہ

لکھنؤ: 24 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش میں تلہن کے رقبہ میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 25.1 گنا اضافہ اس فصل کی طرف کسانوں کے بڑھتے ہوئے جھکاؤ کو ظاہر کرتا ہے۔ محکمہ زراعت سے موصول ہونے والے اعداد و شمار کے مطابق رواں خریف سیزن میں 21 جولائی تک تل، مونگ پھلی اور سویابین جیسی تمام اہم تیل دار فصلوں کی بوائی کے رقبے میں گزشتہ سیزن کے مقابلے میں تقریباً سوا گنا اضافہ ہوا ہے۔ سال 2024 میں ان فصلوں کی بوائی کا کل رقبہ 250.432 ہزار ہیکٹر تھا جو سال 2025 میں بڑھ کر 144.547 ہزار ہیکٹر ہو گیا۔ اس میں تل کے رقبہ میں ڈیڑھ گنا سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ سال تل کا رقبہ 26.180 ہزار ہیکٹر تھا جو رواں سال بڑھ کر 303 ہزار ہیکٹر ہو گیا ہے۔ ایک سال میں رقبہ میں یہ اضافہ اپنے آپ میں بے مثال ہے۔ اسی طرح اس سیزن کی دیگر دو تلہن کی فصلوں مونگ پھلی اور سویابین کے زیر کاشت رقبہ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اسی عرصے کے دوران سویابین کا رقبہ 12.34 ہزار ہیکٹر سے بڑھ کر 40 ہزار ہیکٹر تک پہنچ گیا۔ مونگ پھلی کا رقبہ بھی 204 ہزار ہیکٹر سے بڑھ کر 218 ہزار ہیکٹر ہو گیا۔ جہاں تک دالوں کی فصلوں کا تعلق ہے تو خریف سیزن کی اہم فصل ارہر ہے۔ یہ سب سے زیادہ پسند کی جانے والی دال بھی ہے۔ اب اس کی بوائی کا وقت ہے۔ کچھ قسمیں ستمبر تک بوئی جاتی ہیں۔ اس لیے اس کا رقبہ مزید بڑھ سکتا ہے۔ اب تک کے اعداد و شمار کے مطابق مقابلے کی مدت میں ارہر کی بوائی کا رقبہ 184 ہزار ہیکٹر سے بڑھ کر 273 ہزار ہیکٹر تک پہنچ گیا ہے۔ مونگ بھی 30 سے بڑھ کر 32 ہزار ہیکٹر تک پہنچ گئی۔ ارود پیچھے ہے۔ خریف کی دیگر اہم فصلوں دھان اور مکئی کی بوائی کا رقبہ بھی بڑھ گیا ہے۔ دھان کا رقبہ 4193 ہزار ہیکٹر سے بڑھ کر 5546 اور مکئی کا رقبہ 636 ہزار ہیکٹر سے بڑھ کر 701 ہزار ہیکٹر ہو گیا ہے۔ کپاس کی طرف اتر پردیش کے کسانوں کی دلچسپی بھی بڑھ گئی ہے۔ اس کا رقبہ سات ہزار ہیکٹر سے بڑھ کر 18 ہزار ہو گیا ہے۔ اگر خریف کی فصلوں کے کل رقبہ کی بات کریں تو گزشتہ سال یہ تقریباً 6574 ہزار ہیکٹر تھا جو رواں سیزن میں بڑھ کر 8262 ہزار ہیکٹر ہو گیا ہے۔

بجلی ملازمین توانائی وزیر کے بیان پر برہم: بجلی عوامی خدمت ہے، دکان نہیں

لکھنؤ۔ اتر پردیش میں بجلی محکمہ کی نجکاری اور ملازمین کے ساتھ ناانصافی کے خلاف "مشترکہ جدوجہد کمیٹی برائے برقی ملازمین" کا ریاست گیر احتجاج آج 239ویں روز بھی جاری رہا۔ کمیٹی نے توانائی کے وزیر اروند کمار شرما کے اُس بیان کی حمایت کی ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ بجلی کا محکمہ ایک عوامی خدمت ہے، دکان نہیں۔ تاہم، کمیٹی نے اسی بیان پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ اگر واقعی بجلی ایک عوامی خدمت ہے تو پھر اس کی نجکاری کے ذریعے اسے دکان کیوں بنایا جا رہا ہے؟ میرٹھ میں آج سیکڑوں بجلی ملازمین نے مینیجنگ ڈائریکٹر کے دفتر کا گھیراؤ کیا اور شدید نعرے بازی کے ساتھ احتجاج درج کرایا۔ یہ مظاہرہ تنخواہیں روکنے، من مانے معطلی کے فیصلوں اور فیشیل اٹینڈنس کے نام پر کی جا رہی زیادتیوں کے خلاف تھا۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ بغیر جانچ کے محض 10 منٹ کی بجلی کٹوتی پر جونیئر انجینئر سے لے کر چیف انجینئر تک کو معطل کرنے کے احکامات فوراً منسوخ کیے جائیں۔ نیز، فیشیل اٹینڈنس کے باعث جن ہزاروں ملازمین کی تنخواہیں روک دی گئی ہیں، انہیں فوراً جاری کیا جائے اور بجلی ملازمین کے سرکاری مکانات میں اسمارٹ میٹر نصب کرنے کا عمل بند کیا جائے۔

کمیٹی نے نجکاری کے ناکام تجربات کی مثالیں دیتے ہوئے کہا کہ آگرہ میں ٹورنٹ پاور کمپنی 2 کلوواٹ کے کنکشن کے لیے 9 لاکھ روپے تک وصول کر رہی ہے۔ اسی طرح، گریٹر نوئیڈا میں نجکاری کے بعد کسانوں کو مفت بجلی نہیں دی جا رہی ہے، جب کہ سرکاری ڈسٹری بیوشن کمپنیاں مفت بجلی فراہم کرتی ہیں۔ کمیٹی نے بجلی ریگولیٹری کمیشن کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ گریٹر نوئیڈا میں نجی کمپنی کسانوں اور گھریلو صارفین کو زیادہ لوڈ شیڈنگ کا سامنا کراتی ہے کیونکہ یہ شعبے نقصان دہ سمجھے جاتے ہیں، جب کہ صنعتی وتجارتی صارفین کو چوبیس گھنٹے بجلی دی جاتی ہے کیونکہ وہ منافع بخش ہیں۔ کمیٹی نے بتایا کہ حال ہی میں، 15 جولائی کو اوڈیشہ کے بجلی ریگولیٹری کمیشن نے ٹاٹا پاور کی چار کمپنیوں کو نوٹس جاری کرتے ہوئے غریب اور چھوٹے گھریلو صارفین کو طویل عرصے تک کنکشن نہ دینے پر برہمی کا اظہار کیا ہے۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ نجکاری کے بعد چھوٹے صارفین نجی کمپنیوں کے رحم و کرم پر ہیں۔ کمیشن نے کمپنیوں کی ناقص کارکردگی پر عوامی سماعت کا بھی حکم دیا ہے۔ کمیٹی نے یاد دلایا کہ فروری 2015 میں بھی ناقص کارکردگی کی بنیاد پر ریگولیٹری کمیشن نے ریلائنس پاور کے تمام ڈسٹری بیوشن لائسنس منسوخ کر دیے تھے۔ ایسے میں یہ سوال اہم ہو جاتا ہے کہ ایسے ناکام تجربات اتر پردیش پر کیوں تھوپے جا رہے ہیں؟

"مشترکہ جدوجہد کمیٹی برائے برقی ملازمین" نے واضح کیا ہے کہ "منافع کی نجکاری اور خسارے کا قومی کاری کسی صورت قبول نہیں۔" کمیٹی نے توانائی وزیر سے اپیل کی ہے کہ چونکہ وہ خود بھی بجلی کو عوامی خدمت تسلیم کر چکے ہیں، اس لیے فوری طور پر پوروانچل اور دکشناچل برقی تقسیم کار کمپنیوں کی نجکاری کے فیصلے کو واپس لیا جائے، تاکہ محکمہ توانائی میں ایک صحت مند اور محفوظ کام کا ماحول قائم ہو سکے۔